

عرسِ مظہر اعلیٰ حضرت حضور شیر بیشۂ اہلِ سنت کے گولڈن جبلی کے حسین موقع پر
دار العلوم ضیائے خواجہ اجمیر شریف مسلمانانِ اہلسنت کو مبارکباد پیش کرتا ہے





الصوارم الہندیۃ

علیٰ

مکر شیاطین الدیوبندیۃ

مع

انشراح ہدایت







ناصر الاسلام شیر بیشۂ اہل سنت
حضرت مولانا حافظ و قاری مفتی مناظر شاہ ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان
قادری رضوی لکھنوی دام مجدہم العالی



فہرست مضامین

☆☆☆☆☆

عرض ناشر

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ حِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

اللہ اور اس کے رسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم کا کرم ہوا کہ اجمیر معلیٰ میں سلطان الہند، معینِ بے کساں، خواجۂ خواجگاں، نائب رسول اللہ فی الہند، سیدی، مرشدی، ماوائی، ملجائی، کنزی، زخری، السید، الملقب معین الدین الحسن، چشتی سجزی، اجمیری المعروف ''غریب نواز'' رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورضی عنہ کے پاکیزہ مشرب اور اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجددِ دین وملت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے مقدس مسلک کی ترویج وتبلیغ کی سعادت نصیب میں آئی۔ دار العلوم رضائے خواجہ کے مخلصین ومعاونین کی کوششوں کا ثمرہ اس دیارِ محبت میں خدا ورسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم کے کرم سے ۱۵؍ ذی الحجہ ۱۴۲۷ھ نبوی مطابق ۷؍ دسمبر ۲۰۰۶ء بروز پنجشنبہ کم وبیش ۱۴؍ ہزار مربع گز زمین کی صورت میں حاصل ہوا۔

الحمد للہ رب العالمین اس عاجز وناتواں غلامِ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مفتیٔ اعظمِ ہند رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی رائے سے برادرانِ طریقت حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب، بھیلواڑہ، حضرت مولانا فیاض صاحب، مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ ''ماہِ طیبہ'' ہندی جودھپور، حضرت مولانا شمس الدین صاحب، مہتمم نجم العلوم مکرانہ، حضرت مفتی عبد الستار صاحب، مہتمم دار العلوم رضویہ، گھاٹ گیٹ، جے پور، حضرت مولانا قاری ذاکر حسین صاحب مرادآبادی اشرفی، حال ساکن اجمیر شریف راجستھان نے اتفاق کرتے ہوئے تعمیرِ مکان سے زیادہ تحفظِ ایمان پر زور دیتے ہوئے ''الصوارم الہندیہ علیٰ مکر الشیاطین الدیوبندیہ'' کی دوبارہ نشر واشاعت کے لئے دار العلوم رضائے خواجہ کے شعبۂ نشر اشاعت کو منتخب کیا۔ اس موقعہ پر ان

بزرگوں کی خدمت میں ہدیۂ تشکر پیش کرنا بھی ضروری ہے۔ جنہوں نے اپنے اس چھوٹے گدائے خواجہ ارشاد احمد مغربی کی ہر طرح حوصلہ افزائی فرمائی۔

صاحبزادہ جناب سید محمد فضل المتین صاحب چشتی، گدی نشین درگاہ حضور غریب نواز اجمیر شریف، اور شیخِ مشائخِ اعاظم فی زماننا حضرت العلام السید محمد جیلانی اشرف کچھوچھوی بانی وامیر صوفی فاؤنڈیشن، حضرت العلام شاہد رضا صاحب اشرفی دامت ظلہم العالی نے اپنے اپنے مضامین عطا فرما کر موجودہ و آئندہ علماءِ اہلِ سنت کے لئے حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین کی مزید تصدیق و تائید کا سلسلہ جاری کرتے ہوئے نسلاً بعد نسلٍ قیامِ قیامت تک بنیادیں استوار فرمادیں تاکہ حسام الحرمین شریف کا سلسلۂ رواۃ ختم نہ ہونے پائے۔ یہاں ان قدسی صفات حضرات کا ذکر بھی ضروری ہے۔ جن کا تعلق شیر بیشۂ اہلِ سنت، حضرت العلام مفتی حشمت علی خاں المعروف ابوالفتح عبید الرضا مظہرِ اعلیٰ حضرت سے ہے۔ مفتیِ اعظم پیلی بھیت حضرت علامہ محمد معصوم الرضا خاں صاحب قبلہ کے کتب خانہ سے حضرت علامہ محمد ادریس رضا خاں صاحب قبلہ المعروف شیرِ اہلِ سنت والجماعت ہندوستان کے توسط سے کتابِ مستطاب ''الصوارم الہندیہ'' کی زیراکس کاپی نشر و اشاعت کرنے کی اجازت کے ساتھ حاصل ہوئی۔

الحمد للہ رب العالمین، دار العلوم رضائے خواجہ کے شعبۂ نشر و اشاعت کی یہ پہلی کڑی ''الصوارم الہندیہ'' مؤلفہ حضرت العلام، عبید الرضا ابوالفتح محمد حشمت علی خاں لکھنوی پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ السرمدی، اور کتاب حضرت سیدنا خواجہ بندہ نواز، تذکرۂ سیدنا خواجہ احمد فخر الدین چشتی ابن سیدی خواجہ معین الدین چشتی علیہم الرحمۃ والرضون سرواڑ شریف مؤلفہ سید فضل المتین صاحب چشتی دام ظلہم العالی یہ مذکورہ کتب اس یقین کے ساتھ ناظرین کی خدمت میں پیش ہیں کہ الصوارم الہندیہ کا خود مطالعہ فرما کر اپنے احباب کو اس کتاب کے مطالعہ کی رغبت دلائیں گے۔

محبت میں ضرور تقسیم فرمائیں گے۔

اللہ اور اس کے رسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہے کہ الصوارم الہندیہ کے ساتھ ساتھ کتابِ ھٰذا سے پہلے حضرت العلام الحاج محمد بدرالدین المعروف اوگھٹ شاہ صاحب قبلہ وارثی علیہ الرحمۃ الباری کی تصنیفِ لطیف ''شہابِ ثاقب ردکفر'' سے حسام الحرمین شریف کی تصدیق وتائید کے طور پر چند اقتباسات شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ جن کا آستانہ بچھرایوں نواحِ گجرولہ، جے پی نگر یوپی میں آج بھی مرجعِ خلائق ہے۔اسی کتاب پر حضرتِ بے دم وارثی علیہ الرحمۃ السرمدی کی تحریر بھی ثبت ہے۔

الحمدللہ حضور سیدی وارثِ پاک اور انکے تمام وابستہ غلاموں کا موقف واضح ہو گیا۔اسی کے ساتھ ساتھ دارالعلوم معینیہ عثمانیہ واقع درگاہ معلّٰی، حضور غریب نواز کے صدرالمدرسین حضرت علامہ معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ کی وہ تصدیق و تائید بھی شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے جو حضور سیدی حجۃ الاسلام، شہزادہ سرکارِ اعلیٰ حضرت علیہما الرحمۃ کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ بطفیلِ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین رحمتِ رحمۃ للعالمین معین الحق والملۃ والدین رضائے خواجہ اجمیر شریف کے معاونین ومخلصین کو دونوں جہاں میں دن دونا سعادتوں اور ترقیوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم۔

انشاء المولیٰ تعالیٰ ثم شاء الرسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم حضرتِ والا تبار صاحبزادہ سید محمد فضل المتین صاحب چشتی دام ظلہ العالی کے توسط سے عنقریب نایاب وکمیاب مخطوطات ومطبوعات شائع کرنے کی سعیِ مسعود کرتا رہوں گا۔ اس لئے کہ حضرت کے دیرینہ کرم و گراں قدر احسانات وتربیت سے یہ فقیر مالا مال رہا ہے اور انشاء اللہ مالا مال رہے گا۔ کتبِ مذکور کی رسمِ اجرا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۷رصفر المظفر ۱۴۲۸ھ بمطابق ۸رمارچ ۲۰۰۷ء کو اس

سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ عنہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے گا۔اس کتاب کو جدید پیرائے میں لانے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے۔اگر کہیں سہو یا اور کوئی بات نظر میں آئے تو براہِ کرم دیئے گئے پتہ پر مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔تاکہ آئندہ طباعت کے وقت اس کا خیال رکھا جائے۔

سائلِ دعا

گدائے خواجہ،سگِ بارگاہِ رضویت

ارشاد احمد مغربی رضوی قادری چشتی

مقیم حال دار العلوم رضائے خواجہ مسجد بڑی ہتائی

امام باڑہ روڈ،محلہ شورگران،دار الخیر اجمیر شریف راجستھان پن ۳۰۵۰۰۱

فون:0145-2623012موبائل09414355399

حرف چند

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا. لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُکْرَةً وَّ اَصِیْلاً.

ترجمہ: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر اور خوشی اور ڈر سناتا، تا کہ اے لوگو تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ، اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔ اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔

اللہ کی رحمت ہو، ان پاک نفوس پر جنہوں نے اللہ کے فضل سے اس کے دیئے ہوئے علم سے ''دین'' کی بنیادیں مستحکم کیں۔ اور دیدہ وری کے ساتھ ہوشمندی سے اسلامی معاشرہ میں پیدا ہونے والے مسائل کا حل امکانی طور پر قرآنِ حکیم اور حدیث شریف سے تلاش کیا۔ یہ ہی ہمارے اصل رہنما ہیں اور ان سے کماحقہٗ واقفیت ہی اپنی اپنی فہم کے مطابق وہ راستے دکھاتی ہے جنہیں اسلام کا اصلِ اصول کہا جاتا ہے۔ اور کبھی اپنی فہم کی گمراہی ''اصل اصول'' سے دور لے جاتی ہے۔ اور اس دوری اور گمراہی کی روک تھام کے لئے ان علماء کو آگے آنا ہی ہوتا ہے۔ جو اپنا فرضِ منصبی جانتے اور پہچانتے ہیں۔

مولانا حشمت علی نوّر اللہ مرقدہٗ کا شمار دینِ اسلام کے اپنے وقت کے ان علماء میں ہوتا ہے جو دین کی خدمت کا سچا جذبہ اور کھرا دینی شعور رکھتے تھے۔ وہ ایک اچھے ناظمِ مدرسہ، استاد، مفسر، محدث، فقیہ اور صاحبِ مناظرہ تھے۔ انھیں مظہرِ اعلیٰ حضرت، شیر بیشۂ اہلِ سنت کہا جاتا تھا۔ وہ اپنے پیشرو، مسلکِ اہلِ سنت کے داعی کی کتابوں کے کامیاب ناشر و مبلغ تھے۔ وہ طبعاً راست گو تھے۔ اس ''ناصرِ اسلام'' کی اپنے مسلک کے لئے خدمات یادگار،

پائیدار، بے مثال اور لازوال ہیں۔ انھوں نے اہلِ سنت سے مختلف عقائد رکھنے والے افراد اور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے دینِ اسلام کو اپنا ایک نیا دین بنانے والے گمراہوں سے کھل کر اور جم کر مناظرے کئے۔ اور دینِ حق کی حقانیت کے پرچم لہرائے۔

بحمد اللہ انھوں نے اللہ کے فضل سے ہر مناظرہ میں کامیابی اور سرخروئی حاصل کی۔ ان میں حمیّتِ اسلام اور جرأتِ ایمانی کا جوش غضب ناک حد تک تھا اور اپنے اس جذبہ کے لئے وہ منفرد تھے۔

انھوں نے مشہورِ عالم کتابِ مستطاب ''حسام الحرمین'' کے لئے علماء وقت سے استفسار کیا، فتاویٰ حاصل کئے اور انھیں شائع کیا۔ یہ کسی ایک عالم کے نہیں ہیں۔ ہندوستان کے گوشہ شمال وجنوب اور مشرق ومغرب اور بیرونِ ہند کے معتبر علماء کے اظہارِ رائے، تائید، تصدیق پر مشتمل ہیں۔

ہر وقت مسائل پیدا ہوتے ہیں اور انکا حل تلاش کیا جاتا ہے۔ یہ تو عام بات ہے لیکن دینِ اسلام کے بنیادی امور سے انحراف اور اسکی بیخ کنی کرنے والے عقیدہ کو حامیانِ ''دینِ متین'' نے کبھی برداشت نہیں کیا ہے اور اسکے خلاف مؤثر اور مضبوط آواز اٹھائی ہے اور صف آرا ہوئے ہیں۔ اور فتح ہمیشہ باطل پر حق ہی کو ملی ہے۔

مرزائی، قادیانی، وہابی اور دیوبندی جیسے حضرات نے دینِ اسلام میں جو مسائل پیدا کئے اور عالمِ اسلام میں انتشار اور خلفشار ہوا اور تفرقہ پڑا وہ صورتِ حال یقیناً ناقابلِ برداشت تھی اور اس نقاب کا اٹھانا ضروری تھا۔ جو گمراہوں کے چہرہ پر پڑا تھا۔

مافی الضمیر کی کج روی کے سبب الفاظ کے گورکھ دھندوں سے جو گمراہی عام کی جارہی تھی۔ اس کے خاتمہ کے لئے قرآن وحدیث کے علاوہ کسی اور کو رہنما نہیں بنایا جاسکتا تھا۔ اسلئے خالص اسلامی طریقہ، دینی فتاویٰ ہی ضروری تھے اور وہ بھی اس کتابِ مستطاب پر جو داعیِ اہلِ سنت اپنے وقت کی عبقری شخصیت حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب کی تصنیف ہے اور ایسی تصنیف ہے کہ جو اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک لاجواب اور مدلل کتاب ہے۔

جہاں ترتیب واشاعت سے مولانا حشمت علی صاحب نے اپنی ذمہ داری نبھائی ہے۔ وہاں اہلِ اسلام کو یہ معلوم ہوا کہ تمام علماء نے متفق اللفظ، ایک زبان ہو کر ''حسام الحرمین''

کی تائیدوتوثیق اور تصدیق کی ہے۔

امام مسلکِ اہلِ سنت مولانا احمد رضا خاں صاحب کے لئے ہمیشہ یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ وہ عالم تھے، فقیہ تھے اور قرآن وحدیث ان کے علم وآگہی کی روشنی تھی۔ انہوں نے جس مسئلہ پر قلم اٹھایا، موضوع سے انصاف کیا۔ موضوع سے متعلق تمام امور پر نظر رکھی اور اپنی بات مضبوط، مستند اسناد کے حوالہ سے کہی اور دلیل وشہادت سے ایسی بات کہی جو نا قابلِ تردید رہی ہے۔

ابھی امام مسلکِ اہلِ سنت پر کام ہی کہاں ہوا ہے۔ انکی خدمات پردۂ خفا میں ہیں۔ جیسے جیسے وقت گذرے گا۔ وہ سامنے آئیں گی اور انکے علم وفضل کی روشنی جگمگائے گی۔ اللہ تعالیٰ ''الصوارم الہندیہ علیٰ مکر شیاطین الدیوبندیہ'' کے مصنف پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور انکی راہ چلنے والوں سے وہ کام لیتا رہے۔ جسکا آغاز انکے پیشرو نے کیا تھا اور مجھ سے نا اہل کو بھی انکی راہ کا آشنا بنائے رکھے۔ آمین، بجاہِ معین الحق والدین علیہ الرحمۃ والرضوان۔

سید محمد فضل المتین صاحب چشتی
گدی نشین، درگاہ معلیٰ اجمیر شریف

چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

آفرینش سے رہتی دنیا تک شرارِ بولہبی سے چراغِ مصطفوی کی نبرد آزمائی نظامِ قدرت کا ہی سلسلہ ہے جو ہر دور وصدی میں جاری تھا اور جاری رہیگا۔

شرارِ بولہبی نے نت نئی اجتماعی قوت کے ساتھ جب جب خیر امت کو بکھیرنے کے لیے پیر پھیلائے حجة الله البالغه

کے پیارے و نیارے روپ میں احمد رضا آیا۔ جس نے رضائے مولیٰ، ورضائے احمد کے چراغ روشن کر کے قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۔ بے شک خوب جدا ہوگئی ہے نیک راہ گمراہی سے۔ البقرۃ الآیۃ ۲۵۵) کی بخشیدۂ الٰہی ڈیوٹی کو اخلاص بھرے جذبے سے انجام دیا۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ سلسلۂ قدس انبیاءِ کرام کے وجودِ مسعود سے انجام پذیر ہوتا رہا۔ باب نبوت بند ہو جانے کے بعد اس کار ہدایت کو انجام دینے کے لیے علماءِ ربانیین واولیاءِ صالحین آتے رہے۔

اپنی بات کو قریب لانے کے لیے عرض ہے کہ شرارِ بولہبی چودھویں صدی ہجری میں وہابیہ ودیابنہ کی شکل میں نمودار ہوا۔

عرب وعجم میں امتِ مرحومہ نئے فتنہ وبلا میں مبتلا نظر آنے لگی۔ مگر عادتِ الٰہی نے کرم گستری کی۔ رضائے مولیٰ نے رحم فرمایا اور احمد رضا کو چراغِ مصطفوی کی روشن لو کو روشن رکھنے کے لئے منتخب کیا گیا۔

فقیر اشرفی نے لفظ منتخب کو غلو واندھی عقیدت کی بنیاد پر نہیں لکھا ہے۔ بلکہ چودھویں صدی ہجری میں سوادِ اعظم کی عبقری ونابغۂ روزگار شخصیتوں کی جلو میں صرف اور صرف احمد رضا ہی آگے بڑھتے نظر آرہے ہیں۔ سب جانے دیں۔ خود بریلی میں بڑا باپ نقی علی خاں موجود ہے، عظیم دادا رضا علی خاں ہیں۔ مگر چراغِ مصطفوی کی امانت کی حفاظت وصیانت،

تجدید واحیاء کے لئے نہ باپ، نہ دادا، بلکہ بیٹا احمد رضا ہی منتخب ہوئے۔ تقریباً ایک صدی ہونے کو آئی ہے۔ چراغ سے چراغ جلتے رہے۔ نورِ خدا فروغ پاتا رہا اور ظلمات کی غارت گری سے خیرِ امت بچی رہی۔

مجھے یاد آتا ہے کہ ۱۹۷۶ء میں جب "المیزان" کا "امام احمد رضا نمبر" شائع ہوا تھا تو میرے اداریہ "دو دو باتیں" جس کا عنوان "آج دنیا کو احمد رضا چاہئے" اور جس میں فقیر اشرفی نے بالکل انوکھے اور نئے زاویئے کے ساتھ فاضلِ بریلوی جیسی عہد ساز شخصیت پر ریسرچ و تحقیق کی راہوں کی نشاندہی کی ہے۔ "المیزان" کا "امام احمد رضا نمبر" اور اداریہ کی ملک و بیرونِ ملک میں جس قدر پذیرائی ہوئی اس کی مثال ماضی قریب کی کسی بھی خصوصی اشاعت کو حاصل نہیں ہوئی۔

فقیر اشرفی کھلے پن سے لکھ رہا ہے کہ "المیزان" کا "امام احمد رضا نمبر" شائع کر کے امام احمد رضا پر کوئی احسان نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ میرے خانوادۂ اشرفیہ کے اکابر امام المشائخ حضرت علامہ سید احمد اشرف و مخدوم الامت حضرت محدث اعظم ہند کی تربیتِ رضا کے مقدس ایام ہوں یا اعلیٰ حضرت بریلوی و اعلیٰ حضرت اشرفی (علیہم الرحمۃ) کے مابین مودت و عقیدت کے انمٹ نقوش ہوں ان دونوں خانوادہ کی بارگاہ میں "امام احمد رضا نمبر" خراجِ عقیدت ہے۔ اور بس میری یہ بات جذباتی عقیدت کہہ کر بے اثر نہیں کی جاسکتی کیونکہ یہ تاریخی حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا ہے۔

اس تاریخی و دستاویزی حقیقت و دیانت کو دیکھنا ہے تو زیرِ نظر کتاب "الصوارم الہندیہ" کو پوری کی پوری پڑھ جایئے۔ عرب و عجم، ہند و سندھ کے سوادِ اعظم اکابر ملیں گے اور انہیں کی پہلی صف میں خانوادۂ اشرفیہ کے اکابر علماء و مشائخ پوری توانائی کے ساتھ حق کی پاسداری میں نظر آئیں گے۔

مولیٰ تعالیٰ شیر بیشۂ اہلسنت علیہ الرحمہ کا مجاہدانہ کردار ہمیشہ سلامت رکھے جس نے کبھی بھی اور کسی بھی موڑ پر حق گوئی و بیباکی کی آئین شکنی نہیں کی اور لومۃ لائم سے بلند ہو کر شرارِ بولہبی سے لڑنے والوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ خدا انکے خانوادہ و شہزادوں کو آشوبِ روزگار سے بچاتا رہے۔ آمین۔

عقل کی پاسبانی سے دل و عقل کی جنگ میں اپنے دل کو مجبوراً یا مسروراً کبھی کبھی تنہا بھی چھوڑنا پڑتا ہے۔ اسی لیے جب توجہ سے دل کی آواز سنی تو یہ آواز کہ سوادِ اعظم کی نئی نسل کے

لیے ''الصوارم الہندیہ'' کی اشاعتِ جدید کا حوصلۂ بیکراں لے کر میدانِ عمل میں آنے والے کو ربّ کریم اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل ڈھیر ساری برکتیں دے۔ میری مراد گدائے خواجہ حضرت علامہ قاری حافظ ارشاد احمد مغربی چشتی رضوی اجمیری سے ہے۔ حضرت مغربی کو ان کے رب تعالیٰ نے کچھ لے کر بہت کچھ عطا فرمایا ہے۔ مولائے کریم اس عطا کو عطاءِ رسول رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلے سے سلامت ومحفوظ رکھے۔ آمین۔

آخر میں فقیر اشرفی سید محمد جیلانی اشرف بن مجذوبِ الٰہی سید محامد اشرف بن مخدوم الملت حضرت محدث اعظم ہند زیر نظر کتاب ''الصوادم الہندیہ'' میں ظاہر و باہر عقیدۂ اہلسنت کے بموجب وہابیہ ودیابنہ اور دیگر فرَقِ ضالہ کے کفر وارتداد کی تائید وتوثیق کرتا ہوں۔ اور اپنے تمام متعلقین ومتوسلین ومریدین وخلفاء برادران وعقیدتمندان اور تمام عوام وخواص اہلسنت کو نصیحت ووصیت کے طور پر اخلاص بھرے جذبے سے عرض پرداز ہوں کہ ''الصوارم'' میں مندرجہ علماء ومشائخ واکابر سوادِ اعظم اہلسنت وجماعت کی تائید وتوثیق کے مطابق درج شدہ تمام فرقہ ہائے باطلہ اور ان کے کفر وارتداد کی بنیاد پر دور ونفور رہ کر بیان شدہ احکام شرعیہ کی بجا آوری کریں۔ اسی میں دین ودنیا اور قبر وحشر میں نجات کی ضمانت ہے۔

کیونکہ ہمارے بزرگوں کا طریقِ قدیم رہا ہے کہ محبت بھی اللہ کی رضا کے لیے اور دشمنی بھی اللہ کی رضا کے لیے الحب للہ والبغض للہ (حدیث نبوی) اللہ تعالیٰ جل جلالہ بطفیلِ رسولِ اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو اپنے اکابر کے بتائے ہوئے راستے صراط مستقیم پر چلاتا رہے۔ اور ہم سب کا خاتمہ بالایمان فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔

فقیر اشرفی

[signature]

شیخ طریقت سید محمد جیلانی اشرف کچھوچھوی۔
بانی وامیر صوفی فاؤنڈیشن
مورخہ یکم فروری ۲۰۰۷ء

تاثر وتصدیق مولانا شاہد رضا نعیمی اشرفی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ.

آج مورخہ ۴؍صفر المظفر ۱۴۲۸ھ ہجری بروز جمعۃ المبارکہ (۲۳ فروری ۲۰۰۷ء) دار الخیر اجمیر شریف میں حاضری ہوئی۔ اتفاقاً مولانا حافظ ارشاد احمد صاحب رضوی زید مجدہٗ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ موصوف نے ذکر فرمایا کہ وہ ''الصوارم الہندیہ'' کی اشاعت کررہے ہیں۔ ان سے مسلکِ حق اہلِ سنت و جماعت کی تبلیغ وترویج کے حوالہ سے بھی گفتگو ہوئی۔ بے حد مسرت ہوئی کہ وہ مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر اکابر کی تخلیقات کو دیارِ غریب نواز میں منظم طور پر متعارف کرانے کا کام انجام دے رہے ہیں۔

رب کریم انہیں اور جملہ معاونین کو ان اہم دینی وتبلیغی کاموں کیلئے مزید ہمت ووسائل عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہِ سید المرسلین، علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

میں تصدیق کرتا ہوں کہ حسام الحرمین حرف بحرف صحیح ہے۔

محتاجِ دعا

شاہد رضا نعیمی اشرفی

حال وارد اجمیر شریف ۲۳؍فروری ۲۰۰۷ء

اقتباس از شہابِ ثاقب ردکفر

مصنفہ حضرت اوگھٹ شاہ صاحب وارثی

بہت غور وفکر کرنے سے معلوم ہوا کہ واقعی ابھی اسلام کا نام باقی ہے۔ اور چند مسلمان ایسے ایماندار موجود ہیں جو شرک اور بدعت کے ازلی دشمن ہیں۔ اور کفر والحاد تو انکے محلہ میں بھی قدم نہیں رکھ سکتا۔ وہ کون حضراتِ علماءِ دیوبند اور انکے ہم خیال ہیں جنکا ایمان تمام عالم کے مسلمانوں کے ایمان سے کہیں بڑا ہے۔ ہم اس تلاش پر خود ناز کرتے تھے کہ ہماری کوشش نے بڑا کام کیا۔ اور ایسے مسلمان ڈھونڈ کر نکالے جن کے ایمان اور اسلام کا مثل ونذیر نہیں۔ علم وفضل میں یکتا، تحقیق وتدقیق میں یگانہ، تبحر کا یہ حال کہ بیسیوں کتابیں اردو میں تالیف کیں۔ تحقیقات کی یہ کیفیت کہ بڑے بڑے دقیق مسائل میں اکابرینِ سلف سے اختلاف فرمایا۔ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ ثابت کیا۔ اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثلی میں کلام کیا۔ خاتم النبیین کی شرط بے معنیٰ بتائی۔ وسعتِ علمِ رسول پر، وسعتِ علمِ ابلیس کو ترجیح دی۔ وغیرہ وغیرہ۔ (المعتمد المستند مصنفہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی)

علاوہ اس کے ان علماءِ دیوبند کے جسمِ لطیف پر کفر والحاد کا دھبہ بھی نہیں لگ سکتا۔ اس لئے کہ یہ دین دار حضرات نہ صوفیاءِ کرام کے معتقد، نہ علمائے سلف کے قائل، پھر خدانخواستہ یہ لوگ ہماری طرح من شک فی کفرہ فھو کافر کے عذاب میں کیوں گرفتار ہوں گے۔ اسی واسطے ان سمجھداروں نے یہ روش اختیار کی ہے کہ سلف صالحین سے غرض، نہ صوفیائے کرام سے مطلب اور نہ ائمۂ اسلام کے گروہ میں شامل۔

پس جن مولویوں کے ایسے شائستہ خیالات ہوں اور جو سراپا نمونۂ صفات دکھائی دیں اور جن کا ظاہر بگلے سے زیادہ سفید اور نورانی نظر آئے انکے ایمان اور اسلام میں کون شک کر سکتا ہے۔ گو ان ایمانداروں کی تعداد بہت کم ہے کہ بہ آسانی انگلیوں پر گن سکتے ہیں۔ مگر تاہم یہ اسلام کے سپوت ایسے مل گئے جس کی وجہ سے اطمینان ہوگیا کہ اسلام کا نام صفحۂ عالم سے مٹا

نہیں بلکہ اس کے نام لیوا ابھی باقی ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارا یہ گمان بھی غلط ہوا۔ اور ایسا غلط ہوا کہ شیخ چلی کے گھر کی طرح یہ بنا بنایا کھیل ایک آنِ واحد میں بگڑ گیا۔ کیونکہ بہت غور و فکر کے بعد یہ دو چار ایماندار ہمارے ہاتھ لگے تھے۔ مگر رسالہ ''المعتمد المستند مطبوعہ ۱۳۲۶ھ اور اسی کے ساتھ ''حسام الحرمین'' کو دیکھا تو حیرت ہوگئی اور ہمارا وہ نقطۂ خیال جو علمائے دیوبند کے ساتھ وابستہ تھا چشم زدن میں حرفِ غلط کی طرح مٹ گیا۔ اور معلوم ہوا کہ یہ حضرت تو چھپے رستم ہیں جو کفر اور الحاد میں پہلے ہی کمال حاصل کر چکے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ معمولی ملزمِ اسلام نہیں ہیں۔ بلکہ سند یافتہ کافر ہیں۔ اور ان کے کفر کی سند بھی ایسی ویسی سند نہیں ہے جیسے ہم کو ٹوٹی پھوٹی اور ناپرساں عالموں نے سند دی ہے۔ بلکہ ان کے کفر کی سند دارالاسلام سے آئی ہے اور بڑے بڑے مقتدر اور مشہور مفتیوں نے ان کی سند پر اپنی مہریں کر دی ہیں۔ اور یہ سند مجمل طور پر نہیں لکھی گئی ہے۔ بلکہ علمائے دیوبند کو نام بنام یہ سند ملی ہے اور اس میں صرف ان کی تکفیر ہی کا ذکر نہیں ہے بلکہ ان کو واجب القتل بھی ٹھہرایا ہے۔ حتیٰ کہ ان کے گروہ پر بھی عذاب و تکفیر کا حکم اس سند میں وضاحت کے ساتھ لکھ دیا ہے۔ کیا خدا کی قدرت ہے کہ انھیں علمائے دیوبند کے ایک خوشہ چیں نے فقرائے احرام پوش کو کافر اور ملعون بنایا اور اپنی اور اپنے ان پیشواؤں کی اس مستند تکفیر کو چھپایا لیکن مَنْ ضَحِکَ ضُحِکَ کے مصداق ہوئے۔

اگر یہ مشہور مقولہ یہاں استعمال کیا جائے تو شاید بے محل نہ ہوگا کہ ''ہر فرعونے را موسیٰ'' کیونکہ یہ دیوبند کے عالم خود ساختہ شریعت کا ڈنکا بجا رہے تھے۔ اور جن کی ذاتی تحقیق نے عام مسلمانوں کا تو کیا ذکر ہے خاص سرورِ عالم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثلی کا قلع وقمع کر دیا تھا۔ حتیٰ کہ یہ لوگ کذب جناب باری ثابت کرنے کا دعویٰ کر چکے تھے۔ مگر انکی تمام قابلیت خدا کے ایک مقبول بندے کے ہاتھ سے خاک میں مل گئی۔ چنانچہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اپنے رسالہ المعتمد المستند میں نہایت تشریح و تصریح کے ساتھ علمائے دیوبند کے عقائد کی تردید کی ہے اور ان کا کفر اور الحاد ثابت کیا ہے۔ اور پھر اس رسالہ کو مفتیانِ حرمین کے سامنے پیش کیا اور اس کی تصدیق چاہی جس پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے چونتیس عالموں نے بکمالِ شرح و بسط دیوبندیوں کی تکفیر کا فتویٰ دے کر اپنی مہریں ثبت فرمائیں۔

تصدیق حسام الحرمین

از حضرت مولانا معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ

صدر المدرسین دار العلوم معینیہ عثمانیہ، درگاہ معلیٰ اجمیر القدس

بتوسل حجۃ الاسلام حضرت علامہ محمد حامد رضا علیہ الرحمہ

فخر المدرسین حضرت مولانا معین الدین اجمیری کا انہماک اور ذوق چونکہ تدریس میں تھا، اس لئے انھیں ابتداء علماءِ دیوبند کی ان تصانیف کے مطالعہ کا وقت نہ ملا۔ جن کی توہین آمیز عبارات پر علماءِ حرمین شریفین نے ان پر فتویٰ کفر صادر فرمایا، اس لئے مولانا اجمیری ابتدائً علماءِ دیوبند کی تکفیر میں خاموش تھے۔ بلکہ جن علماء نے برصغیر میں ان عبارات کے قائل کو کافر کہا، ان سے ان کے روابط نہ تھے۔ تکفیر کے قائل علماء سے یک گونہ اظہارِ ناراضی فرماتے۔ امام احمد رضا ان علماء میں تھے جن سے مولانا اجمیری بوجہِ تکفیر ناراض تھے۔ ۱۳۳۷ھ/۱۹۱۹ء میں حجۃ الاسلام غالبًا اجمیر شریف میں تشریف فرما ہوئے۔ مسئلۂ تکفیر پر مولانا اجمیری سے مراسلت ہوئی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مولانا اجمیری مسئلۂ تکفیر میں دیگر علماءِ حرمین و برصغیر کے ہمنوا ہو گئے۔ حجۃ الاسلام اور مولانا اجمیری کی مراسلت سے چند مکتوبات پیشِ خدمت ہیں۔ (مراسلت کے یہ مکتوبات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے کتب خانہ میں محفوظ ہیں)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رسولہ الۡکَرِیۡمِ.

جناب مولوی معین الدین صاحب، ما ھو المسنون!

گرامی نامہ ملا۔ مجھے اگر آپ صاف صاف الفاظ میں یہ تحریر فرمادیں کہ دیوبندی و گنگوہی وغیرہ انفاء کے وہ کلمات جو "حسام الحرمین" میں ان کی کتابوں سے بحوالہ صفحہ وسطر منقول ہوئے، فی الحقیقت کفریات ہیں، اوران پر جواحکامِ تکفیر حضرات علماءِ حرمین شریفین زادھما اللہ تعالیٰ شرفاً و تعظیماً نے نام بنام ان قائلین پر محقق فرمائے ہیں ۔ان سب کی دل سے تصدیق کرتا ہوں۔تو میں اور میرے بعض ہم خیال اشخاص کے قلوب کی صفائی ممکن ہے۔رہا "مسئلۂ اذان" وہ ایک فروعی مسئلہ ہے، میں اس کے متعلق آپ پر جبر نہیں کرتا کہ اس کے متعلق ہماری حسبِ تحقیق آپ بھی معترف ہوجائیں۔ہاں ذاتیاتِ اعلیٰ حضرت قبلہ کی نسبت جناب کے کلمات ضرور قابلِ واپسی ہیں۔ان دونوں باتوں کے بعد فقیر کو آپ ہر طرح خادمِ خادمانِ احباب پائیں گے۔فقط!

الفقیر محمد حامد رضا قادری غفرلہٗ

۱۳؍ربیع الآخر ۳۷ھ

اس کے جواب میں مولانا معین الدین اجمیری نے یہ مکتوب لکھا۔

بِاِسۡمِہٖ تَعَالٰی شَانُہٗ

جناب مولوی صاحب، اعلی اللّٰہُ دَرَجَتَہٗ!

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جواباً عرض ہے کہ آپ اسلامی حُسنِ ظن کو پیشِ نظر رکھ کر خانۂ فقیر پر تشریف لائیے۔ ملاقات کا موقع دیجیے تو بہتر ہے، ورنہ آپ مختار ہیں۔فقیر کو کسی قسم کا حقِ جبر حاصل نہیں۔نہ کوئی دنیاوی مطلب مطمحِ نظر ہے۔رہے عقائدِ دیوبندیہ، سو اُن کا مجھ کو بالکل علم نہیں کہ کیا ہیں۔وجہ یہ کہ ان کی کتابیں دیکھنے کا آج تک نہ موقع ملا، نہ اس کا شوق۔نہ کتاب "حسام الحرمین" نظر سے گذری۔البتہ حضرت خاتم الحکماء مولانا فضلِ حق خیرآبادی قدس سرہٗ نے مسئلہ کذب وامکانِ نظیر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں طائفۂ دیوبندیہ کی تضلیل

وتفسیق کی ہے اوران کوگروہ مزداریہ سے قرار دیا ہے۔سواس کا فقیر مصدق ہے اوراس بارہ میں جس قدر الزام حضرت خاتم الحکماء قدس سرہ نے ان پر وارد کئے ہیں، وہ سب بجا اور سراسر حق ہیں، ونیز اجلی انوار الرضا میں جو عقائد اہلِ دیوبند کے ظاہر کئے گئے ہیں، وہ عقائد کفریہ ہیں۔اس میں فقیر کو کسی قسم کا تأمل نہیں، بشرطیکہ وہ ان کے عقائد ہوں۔ بہرحال آپ کی طرح فقیر بھی عقائدِ مسطورہ فی الرسالہ کو کفری تسلیم کرتا ہے۔فرق صرف اتنا ہے کہ آپ کو اس کا یقین ہے کہ یہ عقائد اہلِ دیوبند کے ہیں اور فقیر کو اسبابِ یقین اس وقت تک فراہم نہ ہوئے۔اس معذوری کی بناء پر اگر ترکِ ملاقات کو آپ ترجیح دیں تو یہ آپ کو اختیار ہے۔فقیر اگر صحیح المزاج ہوتا، تو یہ دشواری بھی حائل نہ ہوتی۔رہے ذاتیات، ان سے بالکل بحث نہ کیجئے۔ان کا قلع قمع بعد از ملاقات آپ کی مرضی کے موافق ہوجاوے گا۔اس کا اطمینان رکھیے۔والسلام۔فقط!

فقیر معین الدین کان اللہ لہٗ

۱۳؍ربیع الثانی ۳۷ھ

حجۃ الاسلام نے اس کے جواب میں لکھا۔

جناب مولوی صاحب، وسع الله مناقبهٗ

وعليكم السلام ورحمة الله وبركاتهٗ

میں انشاء اللہ تعالیٰ کل بعد نمازِ جمعہ آسکوں گا۔مزید علم کے لئے بعض کتب مثل ''حسام الحرمین'' وغیرہ صبح کسی کے ہاتھ بھیج دیں گے۔تاکہ آپ اطمینان حاصل کرلیں۔ آپ کے علم میں شاید یہ بات نہیں کہ حضرت مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی مرحوم و مغفور نے تو اپنے رسالہ ''تحقیق الفتویٰ لرد الطغویٰ'' میں اس گروہِ ناحق پژدہ کی تکفیر فرمائی ہے۔نہ فقط تضلیل وتفسیق۔اور قصیدۂ مطبوعہ میں بھی غالباً تکفیر ہے۔بہرحال میں چاہتا ہوں کہ آپ اطمینان فرما کر ان کے اقوال کے متعلق رائے ظاہر فرمائیں کہ پھر کسی قسم کا شک وشبہ باقی نہ ہو۔فقط۔

الفقیر محمد حامد رضا قادری غفر لہ

۱۳؍ربیع الآخر ۳۷ھ

مکتوب کے ہمراہ حجۃ الاسلام نے متعدد کتبِ علماءِ اہلِ دیوبند ارسال فرمائیں۔ ان کو پڑھنے کے بعد مولانا معین الدین اجمیر نے یہ جواب لکھا۔

۷۸۶

جناب محترم مولانا زاد مجدہ !

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

''براہینِ قاطعہ'' کے قولِ شیطانی کو، جس میں معاذ اللہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے علمِ اکمل کے مقابلہ میں اپنے شیخ، ''شیخِ نجدی'' یعنی شیطان کے علم کو وسیع کہا ہے۔ دیکھ کر فقیر کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ یہ کلمات قطعاً کلماتِ کفر ہیں اور ان کا قائل کافر۔ باقی ہفواتِ اہلِ دیوبند کو بعد صحت کے انشاء اللہ تعالیٰ دیکھ کر فیصلہ کروں گا۔ آپ اگر بعد جمعہ حسبِ وعدہ تشریف لے آئیں، تو اس وقت اس کے متعلق بسط سے گفتگو ہو سکتی ہے۔ والسلام خیر ختام۔ فقط

فقیر معین الدین کان اللہ لہٗ

۱۴ ربیع الثانی ۳۷ھ

حجۃ الاسلام کی پُر خلوص مساعی سے ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ جنوری ۱۹۱۹ء میں جبکہ امام احمد رضا ابھی بقیدِ حیات تھے، مولانا معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ کا علماءِ دیوبند کی تکفیر کا تردّد رفع ہو گیا۔

ماخوذ از: معارفِ رضا، شمارہ یازدہم ۱۹۹۱ء، ۱۴۱۲ھ صفحہ ۲۷۷ تا ۲۸۰

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ)

۲۳۴/۷ تیسری منزل، نشیمن بلڈنگ، اسٹریچن روڈ، کراچی۔ پاکستان

باسمہ تعالیٰ ھو القادر المعین

انشراحِ ہدایت

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن. اَمَّا بَعْدُ.

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.
لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ. وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا. وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ. وَسَآءَتْ مَصِيْرًا. (سورۂ نساء پارہ ۵)

ترجمہ: انکے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں۔ مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا۔ اور جو اللہ کے رضا چاہنے کو ایسا کرے اسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔ اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے۔ ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے۔ اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے۔ اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

چند ضروری وضاحتیں

(۱) کتاب ''الصوارم الہندیہ علی مکر الشیاطین الدیوبندیہ'' اِحقاقِ حق و ابطالِ باطل کے لئے ایسا دستاویز ہے جسکی تصدیقات و فتاویٰ کا ایک ایک حرف حرفِ آخر ہے۔

(۲) کتاب ''الصوارم الہندیہ علی مکر الشیاطین الدیوبندیہ'' ۱۷ر صفر المظفر ۱۴۲۸ھ مطابق ۸ر مارچ ۲۰۰۷ء میں دار العلوم رضائے خواجہ اجمیر شریف کے شعبۂ نشر و اشاعت کی جانب سے میں نے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔

سرشکنِ دیوِ مرید و رجیم

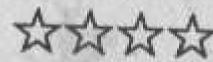
حمد اس کے وجہِ کریم کو جس نے مکۂ معظمہ کو اپنا شہر فرما کر اسے دنیا کے سارے شہروں پر فضیلت بخشی۔ اور درود وسلام کا تحفہ اس کے حبیب رؤف ورحیم کو جس کے پیارے قدموں نے مکۂ معظمہ کو وہ عزت دی کہ قرآن پاک نے اس کی قسم کھائی۔ اور مدینۂ طیبہ کو دل آویزی ونزہت وبرکت عطا فرمائی کہ وہ پیاری بستی حرمِ رسول کہلائی۔ اس کے گلی، کوچوں پر فدا ہونے کو بہارِ فردوس آئی۔ وہ مقدس بستی جس نے خدا کے محبوب کی خواب گاہ بننے کی عزت پائی۔ اس نبی والی بستی کی پیاری قسمت پر وہ خدا والی بستی رشک لائی فالحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ والہٖ وصحبہٖ ومن والاہ۔ امابعد! سگِ آستانِ نبوی وبندۂ سرکارِ قادری وگدائے بارگاہِ رضوی فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ ولابویہ ربہ المولی القویبرادرانِ دین وملت، اخوانِ اہلسنّت کے خدمت میں بعد تحیۂ مسنونہ عرض کرتا ہے کہ یہ ہندوستان کے علمائے اہلسنّت کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ جس میں ان حضرات نے متفق اللفظ ویک زبان ہوکر کتابِ مستطاب ''حسام الحرمین'' شریف کی تصدیق وتوثیق وتصحیح اور طوائفِ قادیانیہ ودیوبندیہ، وہابیہ وقاسمیہ وگنگوہیہ وتھانویہ وانبیٹھیہ کی تضلیل وتکفیر وتفضیح وتقبیح فرمائی ہے۔ اس سے مقصود دو امر محمود ہیں۔

امرِ اول یہ کہ بعض جہال بکا کرتے ہیں کہ یہ تو بریلی ودیوبند کے جھگڑے ہیں۔ علمائے بریلی کے سوا دیوبندیوں کو کوئی کافر نہیں کہتا۔ وہ دیکھیں کہ جس قدر علمائے اہلسنت ہیں وہ سب دیوبندی گروہ کی تکفیر میں علمائے بریلی سے متفق ہیں۔

امرِ دوم بعض شیاطین دیوبندیہ جب حسام الحرمین شریف کا کوئی جواب نہیں لا سکے تو یوں مکر وفریب کر کے عوام کو دھوکے دیتے ہیں کہ حرمین شریفین کے علما اردو زبان سے

ناواقف تھے۔ان کے سامنے دیوبندی مولویوں کی عبارتوں کے غلط ترجمے عربی پیش کیے گئے۔انہوں نے ہماری اصل اردو زبان نہیں سمجھی اور کفر کے فتوے دیدیئے حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔کوئی دیوبندی قیامت تک نہیں بتا سکتا کہ عربی ترجمہ میں کونسا لفظ غلط ہے۔ مگراب تو ہم یہ کہتے ہیں کہ کیا ہندوستان کے تمام علما بھی اردو نہیں سمجھ سکتے کہ یہ سب متفق ہو کر دیوبندیوں کو کافر کہہ رہے ہیں۔کیا دیوبندی اردو کوئی جنگلی یا پہاڑی اردو ہے جسے سمجھنے والا دنیا میں کوئی پیدا ہی نہیں ہوا۔لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔اب میں اس تمہید کو ختم کرتا اور اس مجموعۂ فتاویٰ کا تاریخی نام الصوارم الہندیہ علی مکر شیاطین الدیوبندیہ دھرتا ہوں۔وباللہ التوفیق والاعتصام والسلام مع الاکرام علی جمیع اہل الاسلام۔





خلاصۂ استفتا

سلام ہماری طرف سے مکۂ معظمہ کے عالموں اور مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر آپ کی جناب میں عرض یہ ہے کہ غلام احمد قادیانی نے مثیلِ مسیح ہونے کا دعوئ کیا، پھر وحی کا ادّعا کیا ، پھر لکھ دیا کہ ''اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا'' پھر اپنے کو بہت انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل بتانا شروع کیا اور کہا۔

ابن مریم کی ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور کہا کہ ''عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام وہ معجزے مسمریزم سے دکھاتے تھے میں ایسی باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی کر دکھاتا''

اور لکھا'' پہلے چار سو انبیاء کی پیشنگوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں اور سب میں زیادہ جس کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہوئیں وہ عیسیٰ ہیں علیہ الصلاۃ والسلام اور تصریح کردی کہ یہودی جو عیسیٰ اور ان کی ماں پر طعن کرتے ہیں ان کا ہمارے پر کچھ جواب نہیں نہ ہم ہرگز ان پر رد کر سکتے ہیں اور تصریح کردی کہ عیسیٰ کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں ان کے بطلانِ نبوت پر قائم ہیں ہم انہیں صرف اس وجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآنِ مجید نے انہیں انبیاء میں شمار کردیا ہے۔''

ان کے سوا اس کے کفریات ملعونہ اور بہت ہیں

قاسم نانوتوی نے ''تحذیر الناس'' میں کہا:

بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب

بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے صفحہ ۱۴ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا صفحہ ۲۸، عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخرِ زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔"

فتویٰ میں لکھ گیا کہ جو اللہ سبحانہ' وتعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق، گمراہی در کنار، فاسق بھی نہ کہو اس لئے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں جیسا اس نے کہا۔ اور بس زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی۔ اور اسی گنگوہی (اور خلیل احمد انبیٹھی) نے اپنی کتاب "براہینِ قاطعہ" میں تصریح کی کہ ان کے پیر ابلیس کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اس کا بُرا قول خود اس کے بدالفاظ میں یہ ہے:

> "شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور اس سے پہلے لکھا کہ شرک نہیں کونسا ایمان کا حصہ ہے۔"

اشرف علی تھانوی نے چھوٹی سی رسلیا (حفظ الایمان) میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے اور اُس کی ملعون عبارت یہ ہے:

> آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علومِ دینیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریاتِ دین کے منکر ہیں۔ اگر منکر ہیں اور مرتد کافر

ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا۔ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ مجمع الانہر و دُرمختار و غیرہا روشن کتابوں میں ہے اور جو ان میں شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں تأمل کرے یا ان کی تعظیم کرے یا ان کی تحقیر و توہین سے منع کرے تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے۔ ہمیں جواب افادہ کیجئے اور بادشاہ حقیقی اللہ تعالیٰ سے بہت ثواب لیجئے۔

خلاصہ فتاوائے مبارکہ حسام الحرمین شریف، مسمیٰ بنام تاریخی

فوائد فتاویٰ کا خلاصہ

ھ ۱ ۳ ۲ ۵

علمائے حرمین نے قادیانیوں اور دیو بندیوں پر کیا احکام لگائے

ان اقوال کے قائلیں بدعت کفریہ والے اشقیا سب کے سب مرتد ہیں باجماعِ امت اسلام سے خارج ہیں۔ بے دینی و بد مذہبی کے خبیث سردار، ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر فاجر، سب کافروں سے کمینہ تر کافروں میں ہیں۔ ملحد، کذاب، بد دین، زیاں کار، گمراہ، ستمگار، خارجی، دوزخ کے کتے، شیطان کے گروہ، کافروں کے یہاں کے منادی ہیں۔ دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔ جاہلوں کو دھوکے دیتے ہیں، کافروں کے راز دار ہیں، دین کے دشمن ہیں، ان باتوں سے ان کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں۔ انکے کفر میں کوئی شبہ نہیں، نہ شک کی مجال، ان میں کوئی دینِ متین کو پھینکتا ہے، کوئی ضروریات دین کا انکار کرتا ہے، اسلام میں ان کا نام نشان کچھ نہ رہا، مفتری ظالم ہیں، وہابی ہیں۔ ان سے بڑھ کر ظالم کون؟ اللہ کی راہ سے بہکے ہوئے ہیں۔ اپنی خواہش کو خدا بنالیا۔ ان کی کہاوت کُتّے کی طرح ہے کہ تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے۔ حد سے گزرے ہوئے ہیں۔ توبہ سے محروم ہیں۔ اسلام کے نام کو پردہ بنائے ہیں۔ مسلمانوں کے تمام علماء کے

نزدیک دین سے نکل گئے، جیسے بال آٹے سے۔ جب تک اپنی بدمذہبی نہ چھوڑیں ان کا نہ روزہ قبول، نہ نماز، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ کوئی فرض، نہ نفل۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے بیزار ہیں۔ یہ اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ اہل بطلان، اہل فساد، کافروں سے بھی بدتر، سخت رسوائی کے مستحق، بطلان والے شیطان، عقلا میں رسوا، ان کا مرتد ہونا، بھر دن چڑھے کے آفتاب سا روشن ہے۔ وہ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی، انہیں بہرا کردیا، ان کی آنکھیں اندھی کردیں۔ ان کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ انھیں اللہ تعالیٰ نے گمراہ کیا۔ ان کے کانوں اور دلوں پر مہر لگادی، ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ سو (۱۰۰) کافروں سے دین میں ان کا نقصان زیادہ سخت ہے۔ کہ عالموں، فقیروں، نیکوں کی شکل بنتے ہیں اور دل ان خباثتوں سے بھرا ہوا۔ عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرے کا خوف ہے۔ قیامت تک ان پر وبال ہے۔ بدمذہب، گھنونی گندگیوں میں لتھڑے کفری نجاستوں میں بھرے، زندیق، بے دین، دہریے ہیں۔ الوہیت و رسالت کی شان گھٹاتے ہیں۔ ان پر وبال اور ذلت لازم ہوچکی۔ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں۔ اوندھے جاتے ہیں۔ انھوں نے شانِ الٰہی کو ہلکا جانا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کو خفیف ٹھہرایا، شامت پھیلانے والے، زہر دیئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے خود اللہ و رسول پر زیادتی کی۔ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منھ سے بجھادیں اور اللہ نہ مانیگا مگر اپنے نور کا پورا کرنا، پڑے بُرا مانیں، کافر شیطان نے ان کے نظروں میں ان کے کام اچھے کر دکھائے تو انہیں راہِ حق سے روک دیا کہ ہدایت نہیں پاتے۔ وہ اس آیت کریمہ کے سزاوار ہیں کہ اے نبی ان سے فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد۔ شیطان نے اپنی خواہشوں کو ان کے سامنے آراستہ کیا۔ ان میں اپنی مراد کو پہنچ گیا طرح طرح کے کفران کے لئے گڑھے تو ان میں اندھے ہو رہے ہیں، یہاں تک کہ خود ربّ کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی راہ چلے۔ اور ان پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جو ان اقوال کا معتقد ہو کافر ہے، گمراہ ہے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔

علماءِ حرمین نے ان بے دینوں کے لئے جو دعا فرمائیں

الٰہی ان پر اپنا سخت عذاب اتار اور انہیں اور جو ان کی باتوں کی تصدیق کرے سب کو ایسا کردے کہ کچھ بھاگے ہوئے ہوں، کچھ مردودِ الٰہی، ان سے شہروں کو خالی کر، انہیں تمام خلق میں نکتا کر، انہیں عاد وثمود کی طرح ہلاک کر، ان کے گھر کھنڈر کردے، خدا ان پر لعنت کرے ،ان کو رسوا کرے، ان کا ٹھکانا جہنم کرے، ان پر ایسے کو مسلط کرے، جو ان کی شوکت کی بنیاد کو کھود کر پھینک دے اور ان کی جڑ کاٹ دے، تو وہ یوں صبح کریں کہ ان کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے، اللہ ان کی ناک خاک میں رگڑے، انہیں ہلاکی ہو، خدا ان کے اعمال برباد کرے، ان پر اور ان کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت، اللہ انہیں قتل کرے، کہاں اوندھے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی۔

علمائے حرمین نے مسلمانوں کو ان مرتدوں کے ساتھ کیسے برتاؤ کا حکم دیا

بیشک بزازیہ اور دُرروغرر اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور دُرِ مختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو شخص ان کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کافر و مستحقِ عذاب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ شفا شریف میں فرمایا، ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے۔ یا ان کے بارے میں توقف لائے، یا شک لائے۔ ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کے جنازے کی نماز پڑھنے، ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنے ،ان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا کھانے، ان کے پاس بیٹھنے، ان سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں ان کا حکم بعینہٖ وہی ہے جو مرتد کا ہے۔ یعنی یہ تمام باتیں سخت حرام اشد گناہ ہیں۔ جیسا کہ ہدایہ، غرر، ملتقی، در مختار، مجمع الانہر، برجندی، فتاویٰ ظہیریہ اور طریقۂ محمدیہ حدیقۂ ندیہ، فتاویٰ عالمگیری وغیرہا میں تصریح ہے۔ ہاں ہاں احتیاط احتیاط کہ بیشک کافر کی توقیر نہ کی جائے گی اور بیشک گمراہی سے بچنا سب سے زیادہ اہم ہے۔ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو ان سے ڈرائے اور نفرت دلائے، ان کے فاسد راستوں، باطل عقیدوں کی

برائی بیان کرے۔ ہر مجلس میں ان کی تحقیر وتوہین واجب ،ان کے عیب سب پر ظاہر کرنا درست ہے۔ اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے دور ہو اور اُن کے پھندوں میں پڑنے سے اللہ کی پناہ چاہے۔ وہ لوگ تمام علماء کے نزدیک سزاوارِ تذلیل ہیں۔ کافروں سے ان کا نقصان زیادہ سخت ہے۔ اس لئے کہ کھلے کافروں سے عوام بچتے ہیں اور یہ تو عالموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں تو عوام ان کا ظاہر ہی دیکھتے ہیں۔ جس کو انہوں نے خوب بنایا ہے اور اُن کا باطن جو اِن خباثتوں سے بھرا ہے وہ اُسے نہیں جانتے تو دھوکہ کھاتے اور جو کفر ان سے سنتے ہیں اسے قبول کر لیتے ہیں۔ عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرے کا خوف ہے، خصوصاً ان شہروں میں جہاں حاکم مسلمان نہیں۔ ہر مسلمان پر ان سے دور رہنا فرض ہے۔ جیسے آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے۔ اور جس سے ہو سکے کہ ان کو ذلیل کرے، ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے، اس پر فرض ہے کہ اپنی حدِّ قدرت تک اسے بجالائے ، جو ان کی ناپاکیوں کے سبب انہیں چھوڑے اس پر اللہ کی رحمت و برکت۔ ہر عقل والے پر واجب ہے کہ ان کی تعظیم نہ کرے۔ مشہور علماء جن کی زبان کو اللہ نے وسعت دی ہے ان پر فرض ہے کہ ان لوگوں کی بدمذہبیاں مٹانے میں کوشش کریں اور شہر اور ذہن ان کی تکلیفوں سے راحت پائیں۔ اور فرض ہے ہر مسلمان پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے عذاب سے ڈرے اور اس کی رحمت وثواب کا امیدوار ہو کہ ان لوگوں سے پرہیز کرے اور اُن سے ایسا بھاگے جیسا شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے کہ اس کے پاس پھٹکنا سرایت کر جانے والا مرض ہے اور چلتی ہوئی بلا اور نحوست ہے۔ واجب ہے کہ منبروں پر اور رسالوں اور مجلسوں اور محفلوں میں مسلمانوں کو ان سے ڈرایا جائے۔ ان سے نفرت دلائی جائے تاکہ ان کے شر کا مادہ جل جائے اور ان کے کفر کی جڑ کٹ جائے۔ کہیں ان کی گمراہی کی روح اسلامی دنیا کی طرف سرایت نہ کرے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں، گمراہ گروں کی سرایتِ عقائد سے بچائے۔ آمین!

اسمائے مبارکہ مفتیان حرمین طیبین

جن کی تصدیقیں حسام الحرمین پر ہیں

(۱) شیخ العلماء مکہ معظمہ مفتی شافعیہ مولانا شیخ محمد سعید بابُصیل

(۲) شیخ الخطباء والائمہ بمکہ معظمہ مولانا شیخ احمد ابوالخیر میرداد

(۳) ناصر سُنَن، فتنہ شکن سابق مفتی حنفیہ مولانا علامہ شیخ صالح کمال

(۴) صاحب رفعت وافضال مولانا شیخ علی بن صدیق کمال

(۵) بقیۃ الاکابر، عمدۃ الآواخر، جلوہ گاہ نور مطلق مولانا شیخ محمد عبدالحق مہاجر الہ آبادی

(۶) محافظ کتب خانہ حرم حضرت علامہ مولانا سید اسمٰعیل خلیل

(۷) صاحبِ علمِ محکم مولانا علامہ سید ابوحسین مرزوقی

(۸) سر شکنِ اہل مکر وکید مولانا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید

(۹) سابق مفتیِ مالکیہ مولانا شیخ عابد بن حسین مالکی

(۱۰) فاضل ماہر کامل مولانا شیخ علی بن حسین مالکی

(۱۱) ذوالجلال والزین مولانا شیخ جمال بن محمد بن حسین

(۱۲) نادرِ روزگار مولانا شیخ اسعد بن احمد دہان مدرس حرم شریف

(۱۳) نکوئیِ روزگار مولانا شیخ عبدالرحمٰن دہان

(۱۴) مدرس مدرسہ صولتیہ مولانا محمد یوسف افغانی

(۱۵) اجلّ خلفائے حاجی امداداللہ صاحب مولانا شیخ احمد مکی امدادی مدرس مدرسۂ احمدیہ

(۱۶) عالم عامل فاضل کامل مولانا محمد یوسف خیاط

(۱۷) والامنزلت بلند رفعت حضرت مولانا محمد صالح بن بافضل

(۱۸) صاحب فیضِ یزدانی مولانا حضرت عبدالکریم ناجی داغستانی

(۱۹) فاضل کامل مولانا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی

(۲۰) فاضل کامل حضرت مولانا حامد احمد محمد جداوی

(۲۱) مفتی حنفیہ حضرت سیدنا و مولانا تاج الدین الیاس مفتی مدینہ طیبہ

(۲۲) عمدۃ العلماء، افضل الافاضل سابق مفتی مدینہ طیبہ عثمان بن عبد السلام داغستانی

(۲۳) فاضلِ کامل شیخ مالکیہ سید شریف مولانا سید احمد جزائری

(۲۴) صاحبِ فیضِ ملکوتی حضرت مولانا خلیل بن ابراہیم خربوتی

(۲۵) صاحب خوبی و نکوئی شیخ الدلائل مولانا سید محمد سعید

(۲۶) عالمِ جلیل فاضلِ عقیل مولانا محمد بن احمد عمری

(۲۷) ماہر علامہ صاحبِ عز و شرف حضرت مولانا سید عباس بن سید جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل

(۲۸) فاضلِ کامل العقل مولانا عمر بن حمدان محرسی

(۲۹) فاضل کامل عالم عامل مولانا سید محمد بن محمد مدنی دیداوی

(۳۰) مدرسِ حرم مدینۂ طیبہ مولانا شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری

(۳۱) مفتی شافعیہ مولانا سید شریف احمد برزنجی شافعی

(۳۲) فاضلِ نامور حضرت مولانا محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی تونسی

(۳۳) شیخِ فاضل مولانا عبد القادر توفیق شلبی

فتاوائے علمائے اہلسنّت و جماعت ہند

در تصدیق حسام الحرمین شریف

الاستفتاء

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم
نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ عَلٰى حَبِيۡبِهِ الۡكَرِيۡم

کیا فرماتے ہیں علماءِ اہلسنّت و مفتیانِ دین و ملت کثرہم اللہ تعالیٰ وایدھم اس مسئلہ میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی سخت سخت توہین اور گستاخیاں کیں، رشید احمد گنگوہی نے اللہ عزوجل کو جھوٹا کہا اور اسی گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتایا اور اشرف علی تھانوی نے حضورِ اقدس سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم کی طرح لکھا، اور قاسم نانوتوی نے حضور آخر الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئے نبی آنے کو جائز اور ختمِ نبوت میں غیر مخل ٹھہرایا۔ ان لوگوں کے متعلق حرمین شریفین کے علمائے کرام ومفتیان عظام سے استفتاء کیا گیا۔ ان حضرات کرام نے بالاتفاق فتویٰ دیا کہ یہ لوگ اپنے ان اقوالِ ملعونہ کے سبب کافر مرتد ہیں۔ اور جو شخص ان کے ان کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کو مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر مرتد ہے۔ ان فتاویٰ مقدسہ کا مجموعہ مدت ہوئی ”حسام الحرمین“ کے نام سے چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ یہ فتاویٰ حق ہیں یا نہیں اور تمام مسلمانوں پر ان کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا لازم وضروری ہے یا نہیں۔

اظہار حق فرمایئے اور اللہ و جل سے اجر پایئے۔ بینوا توجروا۔

المستفتی عرب حسن بن احمد مصری عفی عنہما

از گونڈل کاٹھیاواڑ، رسالدار پنشنر ریاست، جونا گڈھ

فتوائے سرکار مارہرہ مطہرہ

اللہم ہدایۃ الحق والصواب

(۱) الجواب

بیشک فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین حق وصحیح ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی تھانوی اور قاسم نانوتوی اپنے ان کفریاتِ واضحہ صریحہ نا قابلِ توتوجیہ وتاویل کی بنا پر جن کا حوالہ اس استفتا اور مجموعۂ فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین میں ہے، ضرور کفار مرتدین ملعونین ہیں۔ ایسے کہ جو ان کے اِن کفریات پر مطلع ہو کر بھی ان کے کفر میں شک کرے اور انہیں کافر نہ جانے وہ خود کافر۔ مسلمانوں پر احکامِ حسام الحرمین کا ماننا فرضِ قطعی ضروری اور ان کے مطابق عمل کرنا حکمِ شرعی لازم حتمی۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہٗ اتم واحکم۔

کتبہ: الفقیر اولادِ رسول محمد میاں القادری البرکاتی

خانقاہ برکاتیہ مارہرہ، ۸ جمادی الآخر ۱۳۴۵ھ



(۲) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ فقیر اسمٰعیل حسن عُفِیَ عَنْہُ قادری احمدی برکاتی

(۳) جامعہ رضویہ دار العلوم منظر اسلام

اہلسنّت و جماعت بریلی شریف کا فتویٰ

کتابِ لاجواب حسام الحرمین الشریفین کے سب احکام بیشک وارتیاب حق وصواب ہیں۔ بے شبہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے کثیر کفریاتِ واضحہ شنیعہ قبیحہ کے سبب کافر ہے۔ اور یقیناً ایسا کہ اس کے کافر و مستحقِ عذاب ہونے میں ادنیٰ شک، ذرا تأمل، کچھ تردد، تھوڑا سا شبہ کرنے والا بھی اسی کی طرح کافر کہ جس طرح ایمان کو ایمان جاننا لازم ہے یو ہیں کفر کو کفر ماننا۔ کفر ضد ایمان ہے اور الاشیاء تعرف باضدادھا۔ جو کفر کو کفر نہ جانے گا وہ ایمان کی قدر کیا جانے گا۔ اندھے کو روشنی کا حال کیا کھلے گا۔ تو جو کفر کو کفر نہیں جانتا یقیناً وہ اندھے کی طرح ہے۔ روشنیِ ایمان سے اس کا قلب محروم ہے۔ ہر مسلمان کو بحکمِ قرآن کفر و ایمان دونوں کی پہچان ہے۔ قال تعالیٰ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْم بِاللّٰهِ فَقَدِاسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى۔ جس نے کفر کیا طواغیت سے اور ایمان لایا اللہ پر تو اس نے بیشک مضبوط گرہ تھامی۔ تو جو بات اللہ عزوجل کے ساتھ کفر ہے اسے ہر مسلمان ضرور کفر جانتا ہے اور جو اسے کفر نہ جانے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔ قادیانی اس لئے کافر ہے کہ اس نے ختمِ نبوت کا انکار کیا اور انکارِ ختمِ نبوت قرآن کا انکار ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ آدمی کچھ کافر ہو کچھ مسلمان۔ اگر سارے قرآن پر دعوائے ایمان رکھتا ہو اور ایک کلمہ کی قرآنیت سے منکر ہو وہ سب کا منکر اور کھلا کافر ہے۔ قال تعالیٰ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ. قادیانی اپنی نبوت کا مدعی ہے اور جو جھوٹا نبی بنے وہ مفتری علی اللہ کافر باللہ ہے۔ قادیانی حضرت روح اللہ وکلمۃ اللہ و نبی اللہ عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی توہین کرتا ہے۔ یو ہیں موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی بلکہ بہت سے انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی اور جو کسی ایک نبی کی توہین کرے وہ اجماعاً قطعاً یقیناً کافر ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. اس کے کفریات اس قدر ہیں جن کا شمار دشوار ہے اور گنتی کیا درکار ہے کہ جو ایک ہی وجہ سے کافر ہوا نہیں کفار کی طرح مبتلائے قہرِ قہار، مستوجبِ غضبِ جبار، مستحقِ سخت عذابِ نار، لائقِ لعنتِ حضرتِ

کردگار ہے۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ۔

یونہیں قاسم نانوتوی جس نے قرآن عظیم پر بے ربطی کی لم لگائی جس نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام، پھر صحابۂ کرام، تمام ائمہ عظام وعلمائے اعلام اور سب مسلمانوں خواص وعوام کو نافہم وخطا کار ٹھہرایا، جس نے وضاحت سے ختم نبوت کا انکار کیا وَغَیْرَ ذٰلِکَ مِنَ الْھَزْلِیَّاتِ۔

یوہیں رشید احمد گنگوہی وخلیل احمد انبیٹھی جنہوں نے شیطان کے علم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ عظیم سے زائد بتایا، جنہوں نے نبی علیہ السلام کے لئے علم غیب ماننے کو شرک جانا اور خود شیطان کے لئے علم محیط ارض مانا اور یوں ابلیس کو خدا کا شریک جانا۔ جنہوں نے مجلسِ میلادِ مبارک کو کنھیا کے جنم سے بدتر کہا، گنگوہی نے تصریح کی کہ میلادِ مبارک جس طرح بھی ہو ہر طرح ناجائز وبدعت ہے۔ جس نے صاف منھ بھر کہا کہ وقوعِ کذب کے معنے درست ہوگئے۔ یعنی مَعَاذَ اللّٰہ خدا کے کذب کا امکان تو امکان وقوع ہولیا۔

یوہیں اشرف علی تھانوی جس نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی شانِ رفیع میں وہ سخت گندی ناپاک گالی بکی، ضرور ضرور یہ سب کے سب بے شبہ ایسے ہی کفار مرتدین ہیں جن کے کفر میں ذرا شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ مجمع الانہر ودرمختار وغیرہما معتمدات اسفار میں ہے: مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ. وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی مسلمانوں پر حسام الحرمین شریف کے احکام ماننا اور ان کے مطابق عمل فرض ہے وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ قَالَہٗ بِفَمِہٖ وَاَمَرَ بِرَقْمِہٖ الْفَقِیْرُ۔

مصطفٰے رضا القادری النوری عُفِیَ عَنْہٗ

مصطفٰے رضا خان قادری
آل الرحمٰن محمد عرف
ابوالبرکات محی الدین جیلانی

ھذا ھو الحق والحق بالاتباع احق
حررہ الفقیر الی رحمۃ ربہ
ونعمۃ حبہ محمد ن المدعو

(۴) ھٰذَا ھُوَ الْحَقُّ وَالْحَقُّ بِالْاِتِّبَاعِ اَحَقُّ
حَرَّرَہُ الْفَقِیْرُ اِلٰی رَحْمَۃِ رَبِّہٖ
وَنِعْمَۃِ حُبِّہٖ مُحَمَّدِ نِ الْمَدْعُوْ

بحامد رضا القادری النوری الرضوی البریلوی

حَمَاهُ رَبُّهُ مِنْ كُلِّ شَرٍّ مَزْوِيٍ وَسَقَاهُ مِنْ نَمِيْرِ مَنْهَلِ كرمه المروی آمین

(۵) لَقَدْ اَصَابَ مَنْ اَجَابَ رحم الٰہی غفرلہ (صدر المدرسین دار العلوم اہلسنّت وجماعت)

(۶) اَلْجَوَابُ صَحِيْحٌ. الفقیر القادری محمد عبدالعزیز عُفِیَ عَنْہُ (مدرس دوم دار العلوم منظر اسلام)

(۷) ذَالِكَ كَذَالِكَ خویدم الطلبہ محمد حسنین رضا القادری البریلوی

(۸) اللہ در المجیب محمد ابراہیم رضا رضوی عُفِیَ عَنْہُ (مہتمم دار العلوم منظر اسلام)

(۹) اَلْجَوَابُ صَحِيْحٌ. سردار علی البریلوی عُفِیَ عَنْہُ

(۱۰) لَقَدْ اَجَادَ الْمُجِيْبُ وَاَفَادَ محمد تقدس علی قادری رضوی غفرلہ (نائب مہتمم دار العلوم منظر اسلام)

(۱۱) ذَلِكَ هُوَ الْحَقُّ وَبِالْقُبُوْلِ اَحَقُّ فقیر احسان علی عُفِیَ عَنْہُ مظفر پوری (مدرس چہارم منظر اسلام)

(۱۲) الجواب صحیح ۔ ابوالقمر محمد نور الہدی حیات پوری

(۱۳) اَلْجَوَابُ صَحِيْحٌ. ۔ عبدالرؤف عُفِیَ عَنْہُ فیض آبادی

(۱۴) اِنَّهُ لَجَوَابٌ صَحِيْحٌ لَا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ راقم سب سنیوں کا خادم فقیر سید غلام محی الدین بن السید مولانا المولوی رحمۃ اللہ قادری راندیری عُفِیَ عَنْہُ

(۱۵) ھذا ھو تحقیق الحق الحقیق والحق بالاتباع یلیق

العبد المسکین غلام معین الدین اللکھنوی

(۱۶) اَلْجَوَابُ صَحِيْحٌ. ۔ فقیر محمد صدیق اللہ بنارسی

(۱۷) الجواب نور والمجیب منصور محمد نور عفا اللہ عنہ آروی

(۱۸) صح الجواب وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب مختار احمد عُفِیَ عَنْہُ بہاری

(۱۹) ذلك كذلك انا مصدق لذلك والله خیر مالك ۔ فقیر غلام جیلانی اعظمی

قادری برکاتی غفرلہ ماتقدم من ذنبہ وماسیاتی مدرس دارالعلوم منظر اسلام بریلی۔

(۲۰) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ

ابوالانوار سید محمد شرف الدین اشرفی جیلانی جائسی غفرلہ

(۲۱) هذا الجواب صحیح۔ فقیر حسین الدین قادری رضوی فرید پوری

(۲۲) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ. محمد شاہد الحق عُفِیَ عَنْہُ قادری

(۲۳) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ. والمجیب نجیح فقیر عبدالعزیز القادری الرضوی المصطفوی المظفر پوری ثم الگورکھپوری غفرلہ ذنبہ المعنوی والصوری

(۲۴) صح الجواب والله تعالیٰ اعلم فقیر ابوالمعانی محمد ابرار حسن صدیقی تلہری عفا الله تعالیٰ عن ذنبه الجلی والخفی (مفتی دارالافتائے جامعہ رضویہ دارالعلوم منظر اسلام بریلی

(۲۵) حسام الحرمین وهو احق بالاتباع والله ولی الانعام وهو اعلم نمقه عبدالعاصی سلطان احمد البریلوی عُفِیَ عَنْہُ

(۲۶) حسام الحرمین شمشیر بُرّاں ہے جس کی دھار مخالفین بیدین کے گرانے سے گرُ نہیں سکتی فقیر ہیچمداں وزیر احمد خاں محمدی سنی حنفی قادری بوالحسینی رضوی غفرلہ

(۲۷) صاب المجیب نمقه الفقیر ابوالفرح عبید الحامد محمد علی السنّی القادری الحامدی الآنوی غفرله ذنبه الجلی والخفی مولاه العلی القوی۔ آمین۔

(۲۸) الجواب صواب والمجیب مثاب وعلی من خالفه اشد العذاب وسوء العقاب فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی قادری رضوی لکھنوی غفرله ربه القوی

(۲۹) بیشک حسام الحرمین حق ہے اور اس میں جن اشخاص کی بابت فتویٰ کفر ہے وہ صحیح ہے مسلمانوں پر فرض ہے کہ اسے مانیں اور اس پر عمل کریں والله تعالیٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم۔

کتبہ الفقیر حشمت علی السنّی الحنفی القادری البریلوی غفرله الولی

فتوائے آستانۂ کچھوچھہ مقدسہ

(۳۰) الجواب بعون الله الوهاب اقول وبالله التوفيق :بیشک مرزاغلام احمد قادیانی دعوی نبوت کر کے کافر ہوا۔ بلاشبہ رشید احمد گنگوہی وخلیل احمد انبیٹھی واشرف علی تھانوی وقاسم نانوتوی نے سرکار انُو ہیت ودربار رسالت میں گستاخی اور منہ زوری کی جس کی بنا پر مردود بارگاہ ہوئے اور ذریت ابلیس میں پناہ پایا۔علمائے حرمین طیبین نے جوفتوی ان کے حق میں صادر فرمایا ہے اس کا لفظ لفظ صحیح اور نقطہ نقطہ حق ودرست ہے۔ جس کا انکار نہ کریگا مگر جاہل،منافق اوراسی بنا پر ہم ان لوگوں کو کافر مرتد جانتے ہیں اوراعتقادرکھتے ہیں۔اور ہروہ شخص جواپنے مسلمان ہونے کا مدعی ہواس پر فرض ہے کہ ان گستاخانِ بارگاہ محبوب ذی الجلال والجاہ کوکافر جانے اوردل میں ایسا ہی اعتقادر کھے کہ من شك فی كفره وعذابه فقد كفر فقہائے کرام کاعام قانون ہے۔ هذا ما عندی والعلم عندالله سبحانه وتعالیٰ وعلمه اتم واحكم وصلى الله تعالى على خير خلقه ونورعرشه سيدنا محمد افضل العالمين ۔

کتبه العبد المسكين محمد المدعو بافضل الدين البهاری غفرله الله الباری
امين الافتاء فی الجامعة الاشرفية الكائنة بحضرة کچھوچھة المقدسة ضلع فیض آباد

(۳۱) نعم الجواب وحبذالتحقيق وبالقول والاتباع حرى وحقيق۔والله تعالیٰ اعلم

وانا العبدالفقير السيد احمد اشرف القادری الچشتی الاشرفی الجیلانی كان له الفضل الربانی۔

(۳۲) لاريب ان فتاوئ علماء الحرمين المحترمين فی تكفيرهؤلاء المذكورين صحيحة

وانا الفقير ابوالمحامد السيد محمد الاشرفی الجیلانی عفا عنه الله الصمد





(۳۳) انا مؤید لما اجاب فان هؤلاء الذین ذکرُوقد ارتدوا بعد ایمانهم کافرین، وما افتی به علماؤنا من الحرمین المنورین صلی اللہ تعالیٰ علی منورهما واله وصحبه وبارك وسلم فهو حق صحیح ،لانشك فیه اصلا ولا ینبغی ان یریب فیه احد بعد ان شهد ان لااله الاالله وان محمدا رسول الله کیف لا و انهم کذبوا الله ورسوله فهم الذین امنوا بافواههم ولم تؤمن قلوبهم،وما قدروالله حق قدره فختم الله علی سمعهم وعلی ابصارهم غشاوة ولهم عذاب عظیم۔

قاله بفمه وحرره بیده الفقیر معین الدین احمد غفرله الاحد

صدرالمدرسین فی الجامعۃ الاشرفیۃ

(۳۴) للّٰه درالمجیب المصیب فی مااظهرالحق وبیّن ان اولئك المذکورین قد کفروا بالله العظیم فلا اعتذار لهم بعد ان کفروابعدایمانهم، وهذا اعتقادنا انهم اتبعوا الشیطان فامتثلوا ما امرهم واتخذوه ولیا،ومن یتخذ الشیطان ولیا فساء ولیا۔ قاله بفمه وحرره بیده العبد المسکین وابوالمعین السید محی الدین الاشرفی الجیلانی المتوطن فی الکچھوچھة المقدسة

(۳۵) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ. ۔سید حبیب اشرف

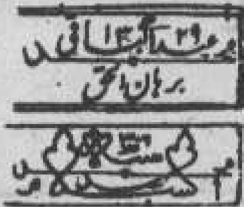
(۳٦) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ. ۔فقیر محمد سلیمان اگرپوری

فتوائے حضرات جبل پور

(۳۷) فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین بے شبہ حق وصواب مطابق سنت وکتاب ہے اس کا ماننا، اس کے ارشاداتِ جلیلہ کو عین مطلوبِ شرعِ مطہر اور اصول ومقاصدِ مذہبِ حق سے جاننا، اس کے مطابق عقیدہ رکھنا، عمل کرنا، مسلمانوں پر فرض اور ان کے کامل الایمان صحیح الاعتقاد سچے پکے سنی مسلمان ہونے کی دلیل اور فرمان الٰہی جل وعلا فان تنازعتم فی شئ فردوه الی الله والرسول ان کنتم تؤمنون بالله والیوم الآخر ذلك خیرواحسن

تـاویـلا کی عین تعمیل ہے۔اوراس کاانکار،اس سے انحراف،مذہب حق وہدایت اورعقائدِ اہلسنّت واجماعِ ائمۂ ملت سے انحراف اورحدیث شریف اتبعوا السواد الاعظم کے صریح خلاف اورتہدیدنبوی من شذ شذ فی النار اوروعیدشدیدقرآنی ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا ٥ کےتحتِ حکم اپنے داخل ہونے کااعتراف ہے واللہ تعالیٰ اعلم وعلمه عز مجده اتم واحکم۔

کتبہ الفقیر عبدالباقی محمد برہان الحق القادری الرضوی الجبل فوری غفرلہ



(۳۸) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ. محمد عبدالسلام ضیاصدیقی حنفی قادری برکاتی رضوی مجددی جبلپوری غفرلہ

فتوائے دربارعلی پورشریف

(۳۹) حسام الحرمین کے فتاویٰ حق ہیں اوراہل اسلام کوان کاماننااوران کے مطابق عمل کرناضروری ہے۔جوشخص ان کوتسلیم نہیں کرتاوہ راہ راست سے دور ہے۔حضرت رسول اکرم علیہ الصلاۃ والسلام کی شان مبارک میں جوشخص عمداًوسہواًبھی گستاخی کرےاورآپ کی ادنیٰ سے ادنیٰ توہین وتنقیص کاتقریراًیاتحریراًمرتکب ہووہ اسلام سے خارج اورمرتد ہے ۔جوشخص اُس کافراوربےایمان کومسلمان سمجھتاہووہ بھی اسی کاحکم رکھتاہے۔اھانة الانبیاء کفر عقائدکاصریح مسئلہ ہےاوررضابالکفربھی کفرہے۔جیساکہ کتب اسلامیہ میں باتفاق جمہورعلمائے متقدمین ومتاخرین مرقوم ہے۔اس لئے ان اشخاص سے جوکہ حضرت رسول اکرم علیہ الصلاۃ والسلام یادیگرحضرات انبیائے کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کی اہانت کریں نفرت وبیزاری ضروری ولازمی امرہے۔

الراقم جماعت علی عفاالله عنه بقلم خود از علی پور سیدان ضلع سیالکوٹ۔ پنجاب

(۴۰) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ. محمد حسین عفاالله عنه مہتمم مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیدان۔

(۴۱) جواب صحیح ہے۔ محمد اکرم الٰہی بی۔اے سکریٹری انجمن خدام الصوفیہ علی پور سیدان

(۴۲) الجواب حسن عاصی خان محمد بقلم خود مدرس اول مدرسہ اسلامی ٹولہ، ضلع اٹک

(۴۳) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ. محمد کامراں بقلم خود۔

فتوائے سرکارِ اعظم اجمیر مقدس

(۴۴) یہ لوگ ان اقوال خبیثہ کی وجہ سے کافر مرتد خارج اسلام ہیں ایسوں کے بارے میں ارشاد ہوا کہ من شك فی کفرہ وعذابه فقد کفر جوان کے اقوال پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ فتاویٰ علمائے حرمین کریمین بلاشبہ حق ہیں۔ انکا اتباع اہم الفرائض اور ان کا ماننا نہایت ضروری۔ واللہ تعالیٰ اعلم فقیر ابوالعلا محمد امجد علی اعظمی عُفِیَ عَنْہُ

(۴۵) بیشک دعوائے نبوت کفر اور گستاخیاں شانِ اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کفر اور ارتداد۔ اور خدائے عزوجل صادق وسبحان کو کذب کا عیب لگانا کفرِ صریح۔ علی ھذا علم اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان ملعون کے علم سے کم بتانا موجب لعنت وکفر۔ نیز حضورِ اقدس وانور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے علم اعلیٰ کو مذکورہ اشیاء کے علم سے تشبیہ دینا توہینِ علومِ نبوی اور موجب ارتداد وکفر۔ اور ان کفریات کا قائل اور یہ اشخاص جن کی کتب مطبوعہ سے اس قسم کے عقائد ثابت ہیں، حسب فتاویٰ علمائے حرمین شریفین نہ محض بے ادب اور گستاخ، بلکہ خدا اور رسول کے دشمن، اور بقاعدۂ شرعیہ کافر ومرتد ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

امتیاز احمد انصاری مفتی دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف

(۴۶) بیشک ان اقوال کا قائل ومعتقد کافر ہے اور فتاویٰ حرمین حق ہیں۔

محمد عبد المجید عُفِیَ عَنْہُ مدرس دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف

(۳) حضور شیر بیشۂ اہلِ سنت علیہ الرحمہ نے جن تصدیقات و فتاویٰ کو حاصل کر کے ۱۳۴۵ھ میں شائع فرمایا۔ اور اس کتاب کا تاریخی نام ''الصوارم الہندیہ علی مکر الشیاطین الدیوبندیہ'' رکھا۔

(۴) طبعِ نو میں گدائے خواجہ، سگِ بارگاہِ رضویت ارشاد احمد مغربی نے دو تصدیقیں حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے معاصر حضرت علامہ بدر الدین المعروف اوگھٹ شاہ صاحب وارثی علیہ الرحمہ اور مولانا معین الدین اجمیری مصنف ''القول الاظہر'' کی مزید شائع کیں۔ جو ''الصوارم'' میں نہ تھیں۔

(۵) تین تصدیقات موجودہ علماء حضرات کی شائع کیں۔ جن میں ایک مصدق آستانۂ سرکار غریب نواز رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ سے وابستہ ہیں۔ جن کا نام حضرت قبلہ سید محمد فضل المتین چشتی دام ظلہ العالی ہے۔ اور ایک مصدق حضرت مولانا شاہد رضا صاحب نعیمی جو مفتی ''حبیب الفتاویٰ'' حضرت علامہ مفتی حبیب اللہ صاحب نعیمی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے ہیں۔

(۶) ایک مصدق حضرت علامہ شیخ مشائخِ اعاظم فی زماننا سید محمد جیلانی اشرف کچھوچھوی دام ظلہ العالی ہیں۔

(۷) وہابیوں کا دجل و فریب ان کی بہت ساری کتابوں سے ظاہر و باہر ہے۔ جیسے ''التصدیقات لدفع التلبیسات'' المعروف ''عقائد علماءِ دیوبند'' بنام ''المہند''، ''طیب قاسمی کی غلط فہمی کا ازالہ'' وغیرہ۔

(۸) حال ہی میں دو روزہ مناظرہ اٹارسی مدھیہ پردیش میں ۱۴/۱۵/ فروری ۲۰۰۸ء کو دیوبندیوں کا علمائے اہلِ سنت سے ہوا تھا۔ جس میں دیوبندی مناظر نے معاذ اللہ اعلیٰ حضرت سرکار کو کافر بتاتے ہوئے سرکار اعلیٰ حضرت کی تکفیر کے سلسلہ میں نہایت چرب زبانی کے ساتھ ایک ناپاک و ناکام کوشش کی۔ اردو ترجمہ قرآن مجید ''کنز الایمان'' کی فہرست اور سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۲۷ اور ''خالص الاعتقاد'' میں

سید عبد الرحمٰن صاحب کا شامل شدہ مضمون دلیل میں لایا۔ جس کو مناظرِ اہلِ سنت علامہ مفتی مطیع الرحمٰن مضطر رضوی صاحب نے اپنی خداداد اعلیٰ صلاحیتوں سے یکسر باطل کر دیا۔ یہاں مناظرے کی تفصیل لکھنا مقصود نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ حق ہی کو غالب فرمایا ہے۔

(۹) مناظرے کی سی ڈی سنتے ہی مجھے سخت تشویش ہوئی اور خیر خواہیِ امتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کے لئے سوچنے پر مجبور ہو گیا۔

(۱۰) کتاب ''حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین'' مصنفہ امام احمد رضا المعروف بہ اعلیٰ حضرت مجدد بریلوی کتاب ''الصوارم الہندیہ علی مکر الشیاطین الدیوبندیہ'' مؤلفہ حضرت علامہ الحافظ القاری الحاج مفتی محمد حشمت علی لکھنوی پیلی بھیتی المعروف شیر بیشۂ اہلِ سنت رضی اللہ عنہما کی مذکورہ کتابوں کی تصدیقات و فتاویٰ میں کوئی بھی ایسا مصدق و مفتی نہیں جس پر بوقتِ تصدیق علماءِ اہلِ سنت سوادِ اعظم کی طرف سے کسی بھی قسم کا کوئی حکمِ کفر عائد ہو۔ یا کسی نے ان علماء حضرات کی تکفیر کی ہو اور اگر بالفرض کوئی تکفیر ہوئی بھی ہو تو یقیناً شرعاً مفسوخ و ممسوخ و منسوخ و بے اعتبار ہی رہی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے دشمنوں پر غیر مومن صالح کو شدت برتنے کی توفیق ہی عطا نہیں فرماتا۔ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ '' كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ. (ترجمہ: کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لا کر کافر ہو گئے۔)

(۱۱) کتاب ''الصوارم الہندیہ علی مکر الشیاطین الدیوبندیہ'' کی تصدیقات میں ایک تصدیق میری طرف سے ایسی بھی شائع ہو گئی جس مصدق و موئید پر بوقتِ تصدیق ایک معروف عالمِ دین کی طرف سے حکمِ کفر موجود تھا جس کا ذکر میرے استفتاء میں دیکھا جا سکتا ہے۔ وہ مصدق سید محمد جیلانی اشرف کچھوچھوی ہیں کہ ان پر ان کے چچا کی جانب سے کتاب ''صحیفۂ ہدایت'' میں معاذ اللہ حکمِ کفر مطبوع اور تجدید ایمان، تجدیدِ نکاح اور تجدید بیعت مطلوب ہے۔

(۴۷) ان کان ذلك فذلك. عبدالحی عُفِیَ عَنۂ مدرس دارالعلوم عثمانیہ اجمیر شریف

(۴۸) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ. فقیر غلام علی عُفِیَ عَنۂ

(۴۹) لاریب فیما صُرّح فی کتاب حسام الحرمین المُکرّمین الشریفین فالعمل به واجب فقیر محمد حامد علی عُفِیَ عَنۂ

(۵۰) جواب صحیح ہے۔ غلام محی الدین احمد عُفِیَ عَنۂ۔ بلیاوی

(۵۱) جواب صحیح ہے۔ فقط احمد حسین رامپوری عُفِیَ عَنۂ

(۵۲) الجواب صحیح۔ قاضی محمد احسان الحق نعیمی۔ مفتی بہرائچ شریف

(۵۳) ما اجاب به المجیب اللبیب فهذاهو الحق الصریح احمد مختار الصدیقی صدر جمعیۃ علمائے صوبہ بمبئی۔

(۵۴) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ. ابوالہدیٰ محمد عظیم اللہ علی عُفِیَ عَنۂ

(۵۵) اصاب من اجاب۔ ابوالحسنات سید محمد احمد رضوی قادری الوری۔

(۵۶) اصاب من اجاب۔ خادم الفقراء ظہور حسام غفرلہ

(۵۷) ختم نبوت کے بعد دعوائے نبوت کفر۔ توہین سرکار رسالت کفر بلکہ اعظم الکفریات والعیاذ باللہ۔ حررہ الفقیر محمد عبدالقدیر قادری بدایونی (فرزند حضرت تاج الفحول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

(۵۸) اشخاص مذکورہ مرتد و کافر اور فتویٰ حسام الحرمین واجب العمل۔

فقیر سید غلام زین العابدین سہوانی۔

(۵۹) حسام الحرمین میں جو کچھ لکھا ہوا ہے سب برحق ہے۔ فقیر محمد محسن عُفِیَ عَنۂ

(۶۰) جواب صحیح ہے۔ فقیر اسد الحق مراد آبادی عُفِیَ عَنۂ

(۶۱) فتاویٰ حسام الحرمین الشریفین بلاشک صحیح اور اس پر عمل لازم۔

فقیر محمد فخر الدین بہاری پورنوی غفرلہ

(۶۲) فتاویٰ حسام الحرمین الشریفین بلاشبہ حق ست و بران عمل کردن از ضروریاتِ دین ست۔ فقیر غلام معین الدین بہاری عفا عنہ الباری

(۶۳) من اعتقد او تفوه بقول من الاقوال المذکورة فهو کافر بلاشبهة،

ومن شك فی کفره فقد کفر،و حسام الحرمین صحیح حق،و العمل به واجب۔ والله اعلم۔

الفقیر الحافظ عبدالعزیز المرادآبادی غفرله الله ذوی الایادی

(۶۴) فتاویٰ حسام الحرمین بلاشبہ حق ہے اوراس پر عمل واعتقاد اہم الفرائض۔

غلام سیدالاولیاء محی الدین الجیلانی المتعوذ باللطف الرحمانی۔علی گڑھی۔

فتوائے دارالافتاء مرادآباد

(۶۵) حسام الحرمین ہندوستان کے فخروعزت، حضرت عظیم البرکت، خاتم الفقہاء، شیخ الاسلام والمسلمین، حضرت مولانا الحاج المولوی الشاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قدس سرہٗ العزیز کا محققانہ فتویٰ ہے۔جس میں بے دینانِ ہند کے کفر کا حکم فرمادیا ہے۔حرمین طیبین کے نامدار افاضل نے اس کی تصدیقیں فرمائیں ہیں۔ براہینِ ساطعہ وحجج واضحہ سے موثق و مؤید ہے۔اہلِ حق کو اس کے حق ہونے میں شبہ نہیں کہ وہ حکم صاف ہے شریعت غراء مصطفویہ کا۔علی صاحبها الف الف صلاة وسلام و تحیة وبالله سبحانهٗ اعلم۔

کتبہ العبد المعتصم بحبلہ المتین محمد نعیم الدین عفاعنہ المعین۔

(۶۶) ماجاب به سیدی فهو حق صراح۔عمرا نعیمی

(۶۷) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ. محمد عبدالرشید غفرلہ المجید

فتوائے مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور

(۶۸) حسام الحرمین جو فتویٰ علمائے حرمین شریفین ہے، وہ سرتاپا حق وبجا ہے۔اور جن اقوال پر فتویٰ دیا گیا ہے فریقین میں منصف کو ان کی کتابوں سے ان اقوال کو مطابق کر کے دیکھنا کافی ہے۔اور معاند کو تمام قرآن بھی پڑھ لے نفع نہیں بخشتا اللہ جل شانہٗ مسلمانوں کو توفیق انصاف دے اور ان بے دینوں سے اپنی امن میں رکھے۔فقط ابومحمد محمد دیدار علی عفا الله عنه

(۶۹) نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم ۔لاریب۔حسام الحرمین مجموعۂ فتاوئ علمائے حرمین طیبین زاداللہ لہما تعظیما وشرفا حق وبجاہے اور جملہ مسلمانانِ عالم کا فرضِ اوّلین ہے کہ اس کو مانیں اور حق جانیں۔

قالہٗ بفمہ ونمقہ بقلمہ العبدالراحی رحمۃ ربہ القوی ابوالبرکات سید احمد سنی حنفی قادری رضوی الوری مدرس دارالعلوم حنفیہ مرکزی انجمن

حزب الاحناف ہند لاہور

(۷۰) اَلجَوَابُ صَحِیحٌ. سید فضل حسین نقشبندی قادری مجددی گجراتی۔

(۷۱) اَلجَوَابُ صَحِیحٌ. سید عبدالرزاق نقشبندی مجددی حیدرآبادی۔

(۷۲) ذلك كذلك انا المصدق لذلك۔نور محمد قادری ڈولوی، شیخ پوری

(۷۳) ھذا الجواب صحیح۔ مفتی محمد شاہ پونچھوی

(۷۴) الجواب المذکور صحیح. عبدالغنی ہزاروی کارکری

(۷۵) اَلجَوَابُ صَحِیحٌ. محمد مقصود علی عُفِیَ عَنۂ

(۷۶) اَلجَوَابُ صَحِیحٌ. خاکسار حاجی احمد نقشبندی عُفِیَ عَنۂ

(۷۷) ھذَا الجَوَابُ صَحِیحٌ محمد عبدالغنی لاہوری

فتوائے مدرسہ فیض الغرباء، آرہ

(۷۸) بلاشبہ ایسے عقائد والے کافرومرتد ہیں۔اس لئے کہ ان میں توہین وتنقیصِ شانِ اللہ ورسول ہے۔یہ لوگ اس آیت کریمہ کے سزاوار ہیں۔ قل أباللہ وایتہ ورسولہ کنتم تستھزؤن. لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم ۔ یعنی کہہ دیجئے اے نبی ان سے کیا اللہ اور اُس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔

عالمگیری میں ہے: یکفر اذا وصف اللہ تعالی بمالا یلیق بہ او نسبہ الی الجھل او العجز او النقص الخ : جو شخص اللہ تعالیٰ کی ایسی شان بیان کرے، جو اس کے لائق نہیں

یا اسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کی طرف نسبت کرے، وہ کافر ہے۔ اسی طرح جو اسے اچھا سمجھتے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ اعلام میں ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول ہے۔ من تلفظ بلفظ الکفر یکفر (الی قولہ) و کذا کل من نحك علیه او استحسنه اورضی به یکفر جو کفر کا لفظ بولے کافر ہوا اسی طرح جو اس پر ہنسے یا اسے اچھا سمجھے یا اس پر راضی ہو کافر ہو جائے گا۔ میں نے حسام الحرمین کو شروع سے آخر تک دیکھا ہے جو کچھ اس میں ہے صحیح ہے۔ مسلمانوں کو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ اس کا منکر گمراہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد ابراہیم عُفِیَ عَنْہُ آروی حنفی قادری رضوی مدرس مدرسہ فیض الغرباء آرہ

(۷۹) بیشک ایسے عقائد کفریہ کے قائل کافر ہیں۔ میں نے حسام الحرمین کو دیکھا ہے صحیح ہے اس پر مسلمانوں کو عمل کرنا چاہئے۔ فقط

محمد عبد الغفور عُفِیَ عَنْہُ مدرس اول مدرسہ فیض الغرباء آرہ

(۸۰) صح الجواب: محمد اسمٰعیل عُفِیَ عَنْہُ مدرس مدرسہ فیض الغرباء آرہ ضلع شاہ آباد

(۸۱) صح الجواب: محمد نور القمر عُفِیَ عَنْہُ مدرس مدرسہ فیض الغربا، آرہ

(۸۲) الجواب صحیح: فقیر محمد حنیف حنفی آروی عُفِیَ عَنْہُ

(۸۳) الجواب صحیح: سلطان احمد آروی عُفِیَ عَنْہُ

(۸۴) الجواب صحیح: محمد نعیم الدین عُفِیَ عَنْہُ آروی

(۸۵) اصاب من اجاب: عبد الحلیم آروی عفا اللہ عنہ

(۸۶) الجواب صحیح: فقیر محمد عبد الجید غفرلہ الحمید رضوی آروی

(۸۷) الجواب صحیح: عبد الرحمٰن در بھنگوی

(۸۸) اصاب من اجاب: محمد حنیف مدرس مدرسۂ فیض الغرباء، آرہ

(۸۹) اصاب من اجاب: محمد نصیر الدین آروی عُفِیَ عَنْہُ

(۹۰) الجواب صحیح: محمد غریب اللہ عُفِیَ عَنْہُ مدرس مدرسہ فیض الغرباء، آرہ۔

فتوائے بانکی پور پٹنہ

(۹۱) فتاویٰ حرمین طیبین ضرور حق ہیں جن کی حقیت میں اصلا شبہ نہیں۔ اس کی حقیت پر آفتاب سے بھی روشن تر دلیل یہ ہے کہ ان اقوال کے قائلوں نے اس کے مقابل نہ صرف سکوت ہی کیا۔ بلکہ حکم میں اتفاق کیا۔ جس کا مجموعہ ایک مستقل رسالہ میں بنام "الختم علی لسان الخصم" دیوبند میں چھپ چکا ہے۔ جس میں ان لوگوں نے تصریح کی کہ بیشک ایسے اعتقاد و خیال واقوال والے کافر ہیں۔ رہی یہ بات کہ ایسے اقوال کن لوگوں کے ہیں جن پر باتفاق علمائے بریلی، اہالیِ دیوبند کفر کا فتویٰ ہے ان مطبوعہ کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے جن کا حوالہ حسام الحرمین میں ہے جسے چھپے ہوئے بیس سال ہوگئے۔ کیا قادیانوں کے ارتداد اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے کفر جیسے اتفاقی مسئلہ میں بھی استفسار و سوال کی ضرورت ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَم۔ محمد ظفر الدین قادری رضوی غفرلہ

فتوائے سیتاپور

(۹۲) صورت مسئولہ میں جن لوگوں کے نام لکھے ہیں، وہ ہر ایک شخص اپنے اقوال کی بناء پر دائرۂ اسلام سے خارج اور جو شخص ان کے اقوال پر واقفیتِ تامہ رکھتے ہوئے ان کو دائرۂ اسلام سے خارج نہیں جانتا یا کچھ شک رکھتا ہے وہ بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ کتابِ مستطاب حسام الحرمین الشریفین قطعی حق ہے۔ اور علمائے حرمین شریفین نے جو فتویٰ دیا ہے وہ قطعاً یقیناً حق ہے۔ اس حسام الحرمین کو غلط نہ جانے گا مگر وہ شخص جو اپنے پیارے جان سے زیادہ عزیز ایمان سے ہاتھ دھوئے گا۔ اس فتاویٰ مبارکہ کے حق ہونے میں اور اس کے مسائل کے حق ہونے میں شک کرنا سراسر ایمان سے ہاتھ دھونا ہے اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب ومحبوب طالب ومطلوب دانائے کل غیوب کے صدقہ اور طفیل میں ہر ایک مسلمان کو اس مبارک فتویٰ پر عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور عامۂ مسلمین کو ان عقائد باطلہ سے اپنے حفظ وامان میں رکھے اور ان دشمنانِ دین کی ظاہری تقویٰ وطہارت

پروالہ وشیدا ہونے سے بچائے یہ اشخاص مذکورۂ بالا اسلام سے کوسوں دور ہیں ان کی نماز و روزہ سب نامقبول اور عنداللہ تعالیٰ یہ مشرکین ونصاریٰ سے بدتر۔ واللہ الموفق للحق والصواب ۔ وماعلینا الاالبلاغ

فقیر سید ارتضا حسین قادری برکاتی خادم سجادۂ برکاتیہ مارہرہ ضلع ایٹہ
وارد حال، ضلع سیتاپور، اودھ

فتوائے ریاست جلال آباد

(۹۳) مجموعہ حسام الحرمین یقیناً حق اور درست ہے۔ اور اس کی تصدیقات میں علمائے آفاق کا اتفاق، اس کی حقانیت پر آفتاب سے زیادہ روشن بُرہان ہے۔ صرف چند نجدی خیالات والے توہب پرست اگر انکار کریں تو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادمانِ والا کو کچھ ضرر نہیں دے سکتے۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ مجموعۂ حسام الحرمین پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان اور صاحبِ ایمان رہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد اسمٰعیل محمود آبادی مفتی ریاست جلال آباد، ضلع فیروز پور، پنجاب

فتوائے پوکھریرا ضلع مظفر پور

(۹۴) رب زدنی علما۔ حسام الحرمین ایک معتبر اور مستند واجب العمل فتوٰی ہے۔ اس کے مفتیِ علام، وحید العصر، فرید الدہر، مفتی اسلام، مرجع عام، امامِ انام بیخ کنِ نجدیاں، صف شکنِ بدمذہباں ہیں اور اس کے مصدقینِ عالی مقام ومقرظینِ اعلام علمائے بلد اللہ الحرام اور ساکنانِ بلدۂ رسول علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء عنا وعن سائر المسلمین۔ اِن خُبثائے مذکورین فی السوال کے اقوالِ ملعونہ ان کی خباثتِ باطنی کا نمونہ ہیں۔ اے اللہ مجھے اور میرے سب سنی بھائیوں کو ان کے کید سے بچانا۔ بجاہ المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ آمین۔ یارب العالمین۔ حسام الحرمین سنی مسلمانوں کا دستور العمل ہے ہر سنی اس کو اپنا دستور العمل بنائے اور جس سے بچنے اور دور رہنے کو یہ رسالہ کہتا ہے اس کو

اپنے سے دور کردے گو اپنا ہی کیوں نہ ہو۔ ھٰذا بیان للناس وھدی وموعظۃ وبشری للمؤمنین۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعندہ ام الکتاب۔

خادم مفتی الاسلام ابوالولی محمد عبدالرحمٰن مُحبّی، ناظم نورالاسلام، پوکھریرا

محلہ نورالحکیم شاہ شریف آباد، ڈاکخانہ رائے پور، ضلع مظفر پور، بہار

(۹۵) الجواب صحیح والمجیب نجیح : فقیر رشید احمد عرف صاحب جاں مکیاوی در بھنگوی کان اللہ و رسولہ لہٗ۔

(۹۶) زہے کتابِ مبارک حسام الحرمین ست کہ مزین بتصدیقات علمائے حرمین طیبین ست۔ دراں لغو ودروغ بنظر نمی آید مگر کسے را کہ قائل کذب خدائے قدوس باشد، وصفِ حقانیتِ اوازمن میپرسید، برحقیتِ اوگواہ عادل کلامِ اہلِ حرم را بہ بینند۔

محمد عطاء الرحمٰن المتخلص بعطا عُفِیَ عَنْہُ مدرس دوم مدرسہ نورالہدی پوکھریرا

(۹۷) حسام الحرمین کتاب لاریب فیہ، ھدی للمتقین قھر رب العلمین علی المرتدین من الوھابیین والنجدین والقادیانیین خذلھم اللہ انّٰی یؤفکون۔

محمد ولی الرحمٰن غفرلہ المنان قادری رشیدی علیمی حلیمی

مدرس اول مدرسہ نورالہدیٰ پوکھریرا۔

(۹۸) صدق المجیب۔ محمد شفاء الرحمٰن قادری رضوی کان اللہ لہ مدرس سوم مدرسہ نورالہدی پوکھریرا۔

(۹۹) الجواب حق والمجیب مُحِقٌّ۔ شرف الدین مدرس اول مدرسہ نورالعلوم واقع کومان۔

(۱۰۰) کتاب حسام الحرمین کے ہر مسئلہ پر مسلمان کو عمل کرنا ضروری ہے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔ محمد رحیم بخش قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ۔

(۱۰۱) فتاویٰ حرمین شریفین زَادَ ھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا کا ہر فتویٰ محقق وواجب العمل ہے رہے مخالفین تو لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم مھین۔ محمد مجیب الرحمٰن مدرس چہارم مدرسۂ نورالہدی پوکھریرا۔

(۱۰۲) مجیب محقق کا جواب لاجواب ہے۔ فقیر عبدالکریم بلیاوی عُفِیَ عَنْہُ۔

(۱۰۳) حسام الحرمین صارمِ ہندی برگردنِ بدمذہبی ہے۔ فقیر عبدالحفیظ دربھنگوی غفرلہ۔

(۱۰۴) الجواب لاریب فیہ۔ فقیر ابوالحسن مظفرپوری عُفِیَ عَنْہُ۔

فتوائے ریاست بہاولپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم سیدنا ومولانا محمد معدن الجود والکرم والہ وصحبہ واجمعین الی یوم الدین۔ امابعد! اشخاص مذکورین فی السوال اعنی مرزاغلام احمد قادیانی وقاسم نانوتوی ورشید احمد گنگوہی وخلیل احمد انبیٹھی واشرف علی تھانوی بلاشک وشبہ اپنے اقوالِ ملعونہ خبیثہ مجموعۂ کفروضلال کے باعث یقیناً کافرمرتد ہیں۔ اور جو شخص ان کے اقوال کفریہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی انہیں مسلمان جانے یاان کے کافر ہونے میں شک کرے یاان کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافرمرتد ہے۔ کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف میں علمائے کرام ومفتیان عظام حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا وتعظیما کے جوفتاوائے مبارکہ مقدسہ ہیں وہ بالکل حق وصحیح ہیں اور مسلمانوں کوان کا ماننا اوران کے مطابق عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ ذلك ماعندی واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم، وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم والصلٰوۃ والسلام علی حبیبہ الاکرم سیدنا ومولانا محمد معدن الجود والکرم والہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین۔

کتبہ عبدہ المذنب الفقیر ابومحمد محمدن المدعو بہ لغلام رسول البہاولفوری عُفِیَ عَنْہُ بمحمدن المصطفی النبی الامی والہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیھم وسلم۔

فتوائے گڑھی اختیارخاں بہاول پور

(۱۰۶) حسام الحرمین استفتا کا کافی جواب اورسراسرحق وصواب ہے۔ اور میں نہ عالم ہوں اورنہ مفتی۔ صرف سرکارِابدقرار، مظہراتم لاسم اللہ الاعظم، سمیع بصیر علیم خبیر ہرغائب

وحاضر در ہر زمان ومکان حاضر وناظر سید المرسلین محبوب رب العالمین قاسم ارزاق اوّلین وآخرین المنزہ عن ادناس البشریۃ والماء والطین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم الی یوم الدین کا نعت خواں اور سگ آستانِ حضرت حسان ہوں۔ الحمد للہ علی احسانہ۔ توہینِ انبیاء ومرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین متفق علیہ کفر ہے۔ حضرت مولانائے روم رحمہ القیوم کے ایک شعر پر جو مثل شیر نر حملہ آور ہے۔ ختم کرتا ہوں۔

کیست کافر غافل از ایمانِ شیخ
کیست مردہ بے خبر از شانِ شیخ

ایک دو اور بھی سن لیجے۔

کافراں دیدند احمد را بشر
چوں ندیدند از وے انشق القمر
ہاں وہاں ترکِ حسد کن بار مہاں
ورنہ ابلیسے شوی اندر جہاں

فقط عبدالنبی المختار محمد یار فریدی محمدی معینی چشتی قادری۔ بقلم خود۔
از گڑھی اختیار خاں۔ ریاست بہاول پور۔

فتوائے کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ

(۱۰۷) الجواب وباللہ التوفیق فتاویٰ حسام الحرمین میں نے دیکھا مفتیان عظام نے جو کچھ لکھا ہے بالکل صحیح و درست۔ اہل اسلام کو ان فتاویٰ کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

کتبہ ابو یوسف محمد شریف الحنفی الکوتلوی عفا اللہ عنہ۔

(۱۰۸) حسام الحرمین میں جو فتویٰ مندرج ہیں وہ حق اور صواب ہیں جو ان کو نہ مانے وہ خود کافر اور بے دین ہے۔

ابو الیاس امام الدین حنفی قادری رضوی عُفِیَ عَنہُ از کوٹلی لوہاراں، ضلع سیالکوٹ۔

(۱۰۹) الجواب صحیح ابو صالح سید میر حسین امام مسجد کوٹلی لوہاراں۔

فتوائے کھروٹہ سیدان ضلع سیالکوٹ

(۱۱۰) حسام الحرمین نہایت صحیح فتاویٰ کا مجموعہ ہے علمائے حرمین کا اتباع ضروری ہے جو نقائص سوال میں درج ہیں وہ واقعی کفریات ہیں خداوند قدوس پر جھوٹ کی تہمت لگانا صریح کفر ہے۔ العیاذ باللہ علی ھذا القیاس حضور پر نور، شفیعِ یومِ نشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین خواہ کسی طرح ہو کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم۔

الفقیر السید فتح علی شاہ القادری عُفِیَ عَنْہُ۔ من مقام کھروٹہ من مضافات، سیالکوٹ۔

فتوائے چتوڑ۔ راجپوتانہ

(۱۱۱) بیشک فتاویٰ حسام الحرمین حق ہیں اور ان میں جن جن کو کافر کہا گیا وہ واقعی کافر ہیں۔ ہر مسلمان کو ان کا ماننا ضروری ہے بلکہ ان کا کفر ایسا کھلا ہوا ہے کہ بقول علمائے کوام ان کے اقوال سے واقف ہو کر بھی جو شخص ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور حسام الحرمین میں تو اُن خُبثا کے اقوال کی عبارتیں ان کی اصل کتابوں سے صفحہ بصفحہ نقل کر دی گئیں جن کو دیکھ کر ہر مصنف حق و باطل میں تمیز کر سکتا ہے اور مسلمانوں کو ایسے خبثا سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ ھٰذا ھو الحق الصریح و خلافہ باطل قبیح، واللہ تعالیٰ اعلم الفقیر عبد الکریم غفرلہ المولیٰ الرحیم چتوڑی۔

فتوائے مفتی لُدھیانہ

(۱۱۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد! اس استفتا میں جو کچھ درج ہے وہ سب صحیح ہے۔ تمام مسلمانانِ اہلسنت و جماعت کو کتابِ مستطاب حسام الحرمین کے مندرجہ فتاویٰ کو مان کر ان پر عمل پیرا ہونا لازم ہے۔ اس کے سوا ایک دیگر کتاب "تقدیس الوکیل عن توھین الرشید

والخلیل " مصدقہ علماء ومفاتی ائمہ اربعہ حرمین شریفین زاد ھما اللہ شرفاً و تعظیماً میں بھی اسی طرح لکھا ہے جیسے کہ کتاب حسام الحرمین۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ عقائد واقوال مندرجہ استفتا کلماتِ کفریہ ہیں۔ پس تمام مسلمانانِ اہلسنّت و جماعت کو حدیث شریف فایاکم وایاھم اور آیات واما ینسیتك الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین . اور ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار پر عمل کر کے ان مذکورۂ بالا اشخاص اوران کے پیرؤوں سے مقاطعہ کرنا ضروری ہے کہ جب تک کہ وہ علی الاعلان تحریری توبہ نہ کریں وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ سنی حنفی نقشبندی مجددی، مقیم لدھیانہ، پنجاب

فتوائے دھلی

(۱۱۳) اس عاجز کا یہ کہاں زہرہ کہ حضرات علمائے حرمین شریفین کے مخالف لب کشائی کر سکے۔ ان حضرات نے جو کچھ فرمایا حق وواجب العمل ہے۔ فقط

محمد مظہر اللہ غفرلہ ، امام مسجد فتحپوری، دہلی

فتوائے مزنگ لاہور

(۱۱۴) باسمہ سبحانہٗ ، الجواب بعون الملك الوھاب۔ فتاویٰ حرمین شریفین زادھما اللہ تشریفاً وتکریماً حق ہیں۔ والحق احق واحری بالقبول اہل اسلام کو ان کا ماننا لازم بلکہ الزم ہے۔ اوران پر عمل کرنا لابدی امر ہے۔ مذکورۃ الصدر اشخاص ذِیَابٌ فِیْ ثِیَابٍ ہیں۔ ان سے اجتنابِ کلی ضروری ہے۔ ھذا ما عندنا واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ اتم واحکم۔

وانا العبد المفتقر الی اللہ العزیز ابورشید محمد عبدالعزیز عفااللہ عنہ

خطیب جامع مسجد مزنگ لاہور، متصل چاہ جنڈی والا۔

(۱۱۵) فتاویٰ حرمین میں جو کچھ ہے چاہے کسی شخص یا کسی قول یا فعل کی بات بیان اور حکم

ہے وہ سب مسلمانوں کو ماننا لازم اور واجب ہے۔ جیسا کہ مجیب مصیب نے تحریر فرمایا ہے۔
گل محمد امام مسجد مرزا احمد دین۔ محلہ چاہ چھواڑہ مزنگ لاہور۔

فتوائے سہاور ضلع ایٹہ

(۱۱۶) اعلیٰ حضرت، مجدد مائۃ حاضرہ، فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہم سب متبع ہیں اور اس بارے میں ان کی تصریحات وتحقیقاتِ بلیغ کی طرف رجوع کرنا بہت کافی ووافی بہ نسبت اس کے کہ اب کسی سے جدید فتوے حاصل کیے جائیں۔ والسلام علی من اتبع الھدی فقط۔

رقیمہ ہیچمدان بلید محمد عبدالحمید عُفی عنہٗ

فتوائے مدراس

(۱۱۷) حسام الحرمین کے فتاویٰ حق ہیں اور مسلمانوں پر ان کا ماننا لازم اور ضروری اور واجب العمل ہے۔ ان فتاویٰ کا انکار گمراہی ہے۔ واللہ اعلم
فقیر محمد خلیل الرحمٰن بہاری قادری حنفی رضوی مقیم مدراس۔

فتوائے بھین ضلع جہلم

(۱۱۸) باسمہٖ سبحانہٗ حسام الحرمین میں جو کچھ لکھا ہے عین حق ہے۔ دیوبندی جن کے سرگروہ خلیل احمد ورشید احمد ہیں، نجدی گروہ متبعین محمد بن عبدالوہاب نجدی سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ کیونکہ نجدی تو پہلے ہی سے مسلمانانِ مقلدین سے الگ تھلگ ہوگئے مسلمانوں کو ان کے عقائد خبیثہ سے آگاہی ہوگئی، اور ان سے مجتنب ہوگئے۔ لیکن دیوبندی حنفی نما وہابی حنفی مسلمانوں سے شکر وشیر ہوکر گویا حلوے میں زہر ملا کر ان کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہم اور اب تو ابن سعود نجدی کے مدّاح بن کر عملاً مسلمانوں سے انہوں نے علیحدگی اختیار کرلی ہے۔ بہرحال نجدیوں اور دیوبندیوں کے دلوں میں خدا و

رسول خدا کی کچھ عظمت نہیں ہے۔ امکانِ کذبِ باری کے قائل ہو کر انہوں نے توہینِ ذاتِ
باری کے جرم کا ارتکاب کیا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان میں
مشرکین سے بھی بڑھ گئے۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا علم معاذ اللہ حیوانات اور مجانین کی
طرح اور شیطان کے علم سے کم بتایا۔ میلاد النبی کو کنھیا کے سوانگ سے تشبیہ دی اور میلاد

فتوائے دادوں ضلع علی گڈھ

(۱۲۲) الجواب وھو الموفق بالصدق والصواب کتاب حسام الحرمین بیشک درست اور بالکل صحیح اور بلاریب قابلِ عمل ہے۔جن جن اشخاص پر جو جو حکم بتایا گیا وہ میرے نزدیک یقیناً حتماً جزماً حق وصواب ہے۔اور وہ اشخاص بحکم شریعت غرائے محمدیہ صلی

کے حق ہونے میں ذرہ برابر شک وشبہ نہیں۔

خادم الاطباء فقیر سلامت اللہ قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ ۔از نگین چوپال، شاہجہاں پور

فتوائے نکودر ضلع جالندھر

(۱۲۵) کتاب ''براہین قاطعہ'' مؤلفہ مولوی خلیل احمد ومصدقہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی صفحہ۲ میں لکھا ہے:

> ''امکانِ کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا۔ بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے، اس پر طعن کرنا مشائخ پر طعن کرنا ہے، اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے۔''

مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں امکانِ کذب کے قائل ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ۵۱ میں ہے:

> ''شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے۔''

صفحہ۵۲ میں ہے۔

> ''ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔''

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان اور ملک الموت کا علم حضرت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے اور قرآن سے ثابت ہے، حضرت کی وسعت علم قرآن سے ثابت

وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔"

یہ اقوالِ باطلہ ہیں اور گمراہی پیدا کرنے والے ہیں۔ ہر مؤمن و مسلمان کو ایسے بدعقیدے سے توبہ کرنی چاہئے۔ ان اقوال کا قائل اور ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص گمراہ ہے۔ حسام الحرمین کے فتاویٰ صحیح ہیں اور علمائے حق کے لکھے ہوئے ہیں۔ "براہین قاطعہ" کے دیگر مقاموں پر فاتحہ علی الطعام ومیلاد شریف کو بھی ناجائز لکھا ہے یہ بھی غلط ہے۔ ایسی بیہودہ کتاب کا پڑھنا بھی درست نہیں ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق تو فتاویٰ مطبوعہ کثرت سے ہیں۔ جن میں اس کو قطعی کافر لکھا گیا ہے اور دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ فقیر سید محمد حنیف چشتی مفتی نکودر، ضلع جالندھر۔

فتوائے مئو ضلع اعظم گڈھ

(۱۲۶) فتاویٰ مقدسہ حسام الحرمین بہت درست اور حق ہیں۔ صحیح العقائد مسلمانوں کو اس کا ماننا ضروری ہے بدباطنوں کا ذکر نہیں۔

ابوالحامد احمد علی حنفی مئوناتھ بھنجن، ضلع اعظم گڈھ

ملخص از فتوائے معسکر بنگلور

(۱۲۷) اہل ایمان کے لئے رسالۂ قاہرہ حسام الحرمین حجتِ قوی ہے۔ اہلِ سنت اس رسالۂ متبرکہ کے مطیع وفرمانبردار ہیں۔ اس رسالۂ بارقہ کا منکر وہابی، دیوبندی، قادیانی ہے۔ اس کے مصنف مجدد ملۂ حاضرہ، صاحبِ حجتِ قاہرہ، امام الحنفیۃ، شیخ [illegible] بریلوی قدس

سخت کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر یعنی جو شخص وہابیوں، دیوبندیوں کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ فتاویٰ الحرمین اور افتائے حرمین کا تازہ عطیہ ملاحظہ ہو کہ اعلیٰ حضرت، مجدد مأتہ حاضرہ کو علمائے عرب و مفتیانِ حرمین طیبین نے کن خطابات سے یاد کیا اور آپ کی ذات بابرکات کو مغتنمات سے جانا اور آپ کے وجود پر افتخار فرمایا واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

حررہ الراجی الی لطف ربہ القوی عبدالنبی الامی
السید حیدر شاہ القادری الحنفی، بھڑوالہ المقیم فی معسکر بنگلور



فتوائے امروہہ ضلع مرادآباد

(۱۲۸) ان اقوال کے کفریہ ہونے میں جو حکم فتاویٰ حسام الحرمین میں دیا گیا ہے حق ہے مسلمانوں کے لئے واجب الاعتقاد وواجب العمل ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

محمد خلیل عُفِیَ عَنْہُ مدرس مدرسۂ اہلسنّت وجماعت مسماۃ بمدرسۂ محمدیہ حنفیہ امروہہ

(۱۲۹) علمائے حرمین شریفین کی رائے سے میں متفق ہوں۔ سید محمد عبدالعزیز

(۱۳۰) الجواب صحیح۔ سید سعید احمد عُفِیَ عَنْہُ مدرس سوم مدرسہ محمدیہ حنفیہ امروہہ

(۱۳۱) الجواب صحیح والمجیب مصیب۔ عبدالحمید بقلم خود عُفِیَ عَنْہُ مدرس دوم مدرسہ محمدیہ حنفیہ امروہہ

مخلص از فتوائے کھنوڑہ ضلع ہوشیار پور

(۱۳۲) جو کچھ حسام الحرمین میں لکھا ہے بالکل صحیح و درست ہے۔ اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کو لازم بلکہ الزم ہے۔ مسلم مع نووی جلد ا صفحہ ۱۰ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں : یکون فی اخرالزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم ، ایاکم وایاھم ، لایضلونکم ولا یفتنونکم آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے بڑے دھوکے باز، بڑے جھوٹے، تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے جو نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادانے۔ ان سے دور بھاگو، انہیں اپنے پاس سے دور کرو ، وہ تم کو گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

حرزہ الراجی الی لطف ربہ القوی امجد علی غفرلہ الولی
مقام کھنوڑہ، ضلع ہوشیار پور، پنجاب

فتوائے دیگراز لاہور

(۱۳۳) حامداومصلیا۔ جوشخص گنگوہی وتھانوی ودیوبندی مذکورین کا معتقد ہو وہ بھی ضرور وہابی کافر مرتد ہے اس کی کلمہ گوئی وقبلہ روئی وغیرہ کا کوئی اعتبار نہیں وہ قولہ تعالیٰ: ومن الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الاخر وماھم بمؤمنین ٥ کا مصداق ہوکر اہل اسلام سے خارج ہوگیا، گو بظاہر مسلمان کہلائے۔ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ نے آیات منافقین میں تمام گمراہ وگمراہ گر بدمذہب شامل فرمائے ہیں۔ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

دیوبندی علما، آدم نما ابلیس ہیں مسلمانوں کی بولی بول کر کافر بناتے ہیں۔ جیسے مثنوی میں فرماتے ہیں۔

زانکہ صیاد آورد بانگ صفیر
تا فریبد مرغ را آں مرغ گیر

ان لوگوں کا کفر والحادان کی تصنیفاتِ مردودہ سے اظہر من الشمس ہے مسلمانوں پر حجت قائم ہوگئی، اہل اسلام ایسے ڈاکوؤں سے ایمان بچائیں اوران کی چرب لسانی ووساوسِ شیطانی اور دھوکوں سے بچیں۔ کتاب حسام الحرمین شریف ایسے ڈاکوؤں سے بچنے کے لئے

نہایت عمدہ کتاب ہے، بلکہ سپر ایمان ہے مسلمانوں کو اس پر عمل فرض ہے اور جو شخص اس کو بُرا کہے اسے مردود وہابی، دیوبندی سمجھیں۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ رسالت کھلم کھلا کیا اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی سخت توہین کی اس کے کفریات لاتعد ولا تحصی ہیں جو شخص ایسے ملحدوں کو کافر نجانے وہ خود کافر ہوتا ہے۔

فقیر صانه القدیر محمد نبی بخش حلوائی لاہوری کان اللہ لہٗ

(۱۳۴) واقعی کتاب حسام الحرمین شریف پر عمل کرنا اہلسنّت و جماعت کیلئے ایمان کی سپر ہے جو اسے بُرا کہے وہ کاذب اور گمراہ گر ہے۔

سید مختار علی شاہ حال لاہوری

(۱۳۵) حسام الحرمین واقعی صحیح کتاب ہے۔ فی زماننا درستی ایمان کے لئے اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اور اس کا خلاف ضلالت در ضلالت ہے۔ محمد فضل الرحمٰن عُفِیَ عَنْہُ

فتوائے وزیر آباد

(۱۳۶) واقعی ایسے عقائد والے اشخاص دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ لہٰذا ایسے شخصوں کے ساتھ اہلِ اسلام کو مؤانست و مؤاکلت و مشاربت و مجالست کرنا شرعاً حرام ہے۔ چاہے دیوبندی ہو چاہے قادیانی ہو۔ واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم و من یضلل فلا هادی له اور کتاب حسام الحرمین کو بندہ نے غور سے پڑھا ہے اور مطالعہ کیا ہے جوابات صحیح اور درست ہیں اللہ تعالیٰ مؤلف کو اجر عظیم عطا فرمائے

ابو المنظور خادم شریعت محمد نظام الدین ملتانی حنفی قادری سروری عُفِیَ عَنْہُ

حال وارد وزیر آباد، دروازۂ موجدین

فتوائے رامپور

(۱۳۷) فتاویٰ حسام الحرمین یقیناً قابل عمل ہے اور صحیح ہے۔

محمد ریحان حسین العمری المجددی مدرس مدرسۂ ارشاد العلوم

فتوائے کانپور

(۱۳۸) فتاویٰ حسام الحرمین واقعی علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کے دستخط کردہ شدہ اور مصدقہ اور تحریر کردہ ہیں ان علما میں سے اکثر کو میں جانتا ہوں۔ اس زمانہ میں جب کہ ابن سعود نامسعود کے جور وتشدد کا زمانہ آیا تو ہندوستان کے غیر مقلدین ووہابیین کی بن آئی انہوں نے اپنی ریشہ دوانی سے ان علما سے جو بچ رہ گئے تھے ان کو اپنے دستگیر ابن سعود کے ذریعہ سے انواع واقسام کی تکالیف دلوائیں یہاں تک کہ بہت سے اہل مکہ وعلمائے مکہ طائف میں شہید کردیئے گئے۔ اور بہتوں نے حجاز کو چھوڑ دیا۔ کوئی افریقہ میں اور کوئی یمن میں اور کوئی ملک جاوا میں جاکر امن پذیر ہوا۔ ان فتاویٰ پر ہر مسلمان اہلسنّت و جماعت کو عمل کرنا ضروری ہے اور جو مسلمان بعد اطلاع کے عمل نہ کرے گا یا شک کرے گا انھیں وہابیوں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ وما علینا الا البلاغ۔ ہر سنی مسلمان کا فرض ہے کہ ان فتاویٰ کے مطابق عمل کرے۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ مشتاق احمد عفا عنہ الصمد، سابق مدرس مدرسہ شمس العلوم بدایوں حال نزیل کانپور، مسجد رنگیاں، مدرسہ دار العلوم۔

(۱۳۹) الجواب صحیح والمجیب مصیب۔

العبد فقیر محمد غفرلہ الصمد مدرس مدرسہ احسن المدارس، کانپور

(۱۴۰) جواب صحیح ہے اور مجیب نجیح ہے واقعی ان فتووں پر عمل کرنا ضروری ہے اور امور بالا کے معتقد کافر اور مرتد ہیں۔

کتبہ محمد سلیمان عفا عنہ ذنوبہ خادم آستانۂ احمدیہ دار العلوم، کانپور

(۱۴۱) الجواب حق لاشك فیه۔

خادم العلما ابو المکرم محمد وسیم خاں عفا عنہ المنان

مدرس مدرسۂ دار العلوم کانپور۔

(۱۲) حال و مستقبل میں کوئی دیو کا بندہ کتاب ''الصوارم الہندیہ علی مکر الشیاطین الدیوبندیہ'' میں چھپی ہوئی اس تصدیق کو دیکھ کر کتاب ''صحیفۂ ہدایت'' اور کتاب ''اشرف الفتاوی'' کا حوالہ دے کر معاذ اللہ مذکورہ بالا کتاب ''حسام الحرمین'' اور ''الصوارم الہندیہ علی مکر الشیاطین الدیوبندیہ'' کو مشتبہ بتا کر بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو گمراہ نہ کردے۔ اور میدانِ مناظرہ میں کسی مناظرِ اہلِ سنت سے وہ دیو کا بندہ یہ سوال نہ کر بیٹھے۔ جب احکامِ شرع میں فاسق کی شہادت و تصدیق مردود و غیر معتبر ہے قَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی ''لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا. وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ.'' (ترجمہ: انکی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں) تو معاذ اللہ کافر و مرتد کی تصدیق و شہادت احکامِ شرع میں کیونکر معتبر ہو سکتی ہے؟ جب ایک مصدق معاذ اللہ کافر ہے تو العیاذ باللہ دوسرے مصدقین کی ہمارے پاس کیا سند ہے؟ لہٰذا ایسے پیدا ہونے والے شکوک و شبہات کا ازالہ کرنا مجھ ناتواں بندۂ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا پر واجب تھا۔ اور میں جو کچھ بھی لکھ رہا ہوں اپنے ذمہ سے واجب ادا کر رہا ہوں۔

(۱۳) میں نے اپنی تسلی کے لئے اس ایقان کے ساتھ حکمِ شرع جاننے اور حال و مستقبل میں پیدا ہونے والے اس قسم کے خدشات کو مٹانے کی غرض سے علماءِ اہلِ سنت بالخصوص ملک الفقہاء احناف فی زماننا، فقیہ اسلام، تاج الشریعہ، وارثِ علومِ امام احمد رضا حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب قبلہ ازہری بریلوی، قاضی القضاۃ آل انڈیا شرعی قاضی کونسل مدظلہ الاقدس کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا یہ استفتاء پیش کر دیا۔

حضور تاج الشریعہ جو فتویٰ عطا فرمائیں گے وہی حق و درست ہوگا۔ اس کی تعمیل میں ذرہ برابر بھی تامل نہ کرونگا۔ تا کہ ہمارے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودہ و آئندہ امتِ اجابت کے ایمان و اسلام پر کوئی دیو کا بندہ ڈاکہ نہ ڈال سکے۔

(۱۴) کتاب ''الصوارم الہندیہ'' مع مضمون ''انشراحِ ہدایت'' اہلِ علم حضرات زیادہ سے زیادہ عوام و خواص تک پہنچانے کی زحمت فرمائیں۔

(۱۵) الحمد للہ رب العالمین حضور تاج الشریعہ نے جو حکمِ شرع مجھ مستفتی پر نافذ فرمایا اس کی تعمیل میں بھی کوئی فروگذاشت باقی نہ رکھوں گا۔

(۱۶) غیر منقسم ہندوستان کے مسلمانانِ اہلِ سنت کیلئے بارگاہِ سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی اجمیر معلیٰ بلا کسی اختلاف کے مرکز المراکز ہے۔

(۱۷) انشاء اللہ الرحمٰن تا دمِ حیات اجمیرِ معلیٰ سے حسبِ سابق مشربِ حضور غریب نواز اور سوادِ اعظم مسلکِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ترویج و اشاعت میں علیٰ قدرِ قدرت منہمک رہوں گا۔

(۱۸) پہلے استفتاء میں جہاں جیلانی میاں صاحب قبلہ کی تصدیق شائع کرنے کے بارے میں سوال ہے۔ حضور تاج الشریعہ نے فتوے میں سید محمد جیلانی اشرف صاحب کچھوچھوی دام ظلہ العالی کی تصدیق شائع کرنے کو ''کارِ خیر ہے'' بتایا۔ اور مجھ مستفتی کو عند الشرع بَری فرمایا۔

(۱۹) سچ کہا ہے کہنے والوں نے۔ کلام الملوک ملوک الکلام۔ کلام الملوک کے مترادف حضرت کا یہ کلام بھی ہے۔

(۲۰) فقیہ اسلام کے اس مختصر کلام کی اگر تفصیل کی جائے تو دفتر کے دفتر بھر جائیں۔

(۲۱) کسی کافر و مرتد کے تصدیقِ شرعی کو کسی بھی حال میں کارِ خیر بتایا جاسکتا؟ اور عند الشرع ناشر کو بری بھی کیا جاسکتا ہے؟

(۲۲) کمپوزنگ کے باعث جو غلطیاں کتاب میں شائع ہوگئیں وہ اگرچہ معدودے چند ہیں۔ مگر اس کا ذکر بھی استفتاء میں ضروری تھا۔ حکمِ شرع کے مطابق آئندہ طباعت میں ایک ناشر کی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے ضرور اسکی اصلاح کر رہا ہوں۔

(۲۳) سلطان الہند خواجۂ خواجگان، معینِ بے کساں، نائبِ رسول اللہ فی الہند

فتوائے آنولہ ضلع بریلی

(۱۴۲) نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین. کتاب مستطاب حسام الحرمین مصنفۂ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد مأتہ حاضرہ، مؤید ملت طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق اور بلا ریب حق اور عینِ حق ہے۔ اس کتاب کی جلالت اس کے صفحاتِ پُرضیا سے ظاہر، اس کی رفعتِ مکان اس کے اوراقِ پر فضا سے باہر۔ جن علمائے اعلام ومقتدیانِ انام کے زرّیں دستخطوں سے مزین ہے وہ ہستیاں ہمارے لئے مایۂ ناز ہیں۔ اور ان کے مواہیر ہی اس کی تصدیق کے لئے مہر ہیں۔ جو کچھ اس کتاب میں مسطور ہے، وہ بالکل واقع کے مطابق مسائل شرعیہ کی موافق ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بیشک دعویٰ نبوت کیا اس سے وہ مرتد ہوا۔ خلیل احمد انبیٹھی نے اپنی کتاب ''براہین قاطعہ'' میں، جس کی تصدیق رشید احمد گنگوہی نے کی، ربّ ذوالجلال کو کذب پر قادر ہونا لکھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو شیطان وملک الموت کی وسعتِ علم سے کم بتایا، اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ''حفظ الایمان'' میں حضور کے علم کو زید وعمر وصبی ومجنوں و حیوانات وبہائم کے علم کے برابر لکھا، ہر مسلمان جس کے دل میں ایک ذرہ ایمان بھی ہوگا وہ صاف اپنے ایمان سے فیصلہ کرلے گا کہ آیا یہ کلمات شان اقدس میں توہین ہیں یا نہیں۔ انہیں توہین آمیز کلمات کے قائلین پر علمائے حرمین طیبین نے کفر وارتداد کے فتوے دیئے تاکہ مسلمان ان کی ظاہری صورت کو دیکھ کر ان کے مکر وکید سے محفوظ رہیں۔

حررہ الفقیر القادری محمد عبدالحفیظ الحنفی السنی عُفِیَ عَنْہُ ابن الحضرۃ عظیم البرکۃ مولانا المولی الحافظ الحکیم الحاج محمد عبدالمجید القادری الانولوی البریلوی ادام اللہ علینا ظلالہ۔

(۱۴۳) الحمدللہ الذی نورقلوبنا بنور الایمان ووقانا من شر الفرقۃ الضلالۃ المضلۃ الوہابیۃ وجمیع المرتدین وواھل الطغیان وافضل الصلاۃ واکمل السلام علی النبی العالم مایکون وماکان المنزہ من کل عیب ونقصان وعلی الہ وصحبہ رفیع المکان واولیاء امتہ وعلماء ملتہ ذوی الفضل

والاحسان۔آمین۔

بیشک کتابِ لاجواب حسام الحرمین حق وصواب اوراہلسنت وجماعت کی جان کاایمان اورایمان کی جان،دلوں کاسرور،آنکھوں کانوراوراللہ واحد قہاراوراس کے حبیب سیدابرار جل وعلاوصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کے سروں پرغیظ وغضب کاپہاڑ،ان کی آنکھوں میں غصہ وغم کاجلتا کھٹکتاانگاراورخار،اوردلوں میں رنج والم کاخنجرآبدارہے۔لاریب اس میں علمائے کرام ومفتیان عظام حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا وتعظیماً نے ان سرگروہ وہابیہ ملاعنہ مذکورین فی السوال اورغلام احمدمرزاقادیانی خذلھم اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرۃ پران کےعقائدخبیثہ فاسدہ واقوال کفریہ باطلہ کےسبب فتوائے کفروارتداددیااور صاف صاف بالاتفاق فرمادیااورحکم شرع سنادیاکہ من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جوان خبثائے ملاعنہ کےاقوالِ کفریہ پرمطلع ہوکراُن کےکفروعذاب میں شک کرےوہ بھی انہیں جیساکافرمرتدہے۔اس لئے اس نے اللہ عزوجل کی جلالت وعزت محمدرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وحرمت کوہلکاجانااوران کےبدگویوں کوکافرنہ مانا۔واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

کتبہ الفقیر الحقیرالی جناب القدیر محمدعبداللطیف القادری الحنفی السنی الآنولوی البریلوی عُفِیَ عَنۡہُ وعن والدیہ بمحمدن النبی الرؤف الرحیم علیہ وعلی آلہ واصحابہ افضل الصلاۃ والتسلیم اجمعین برحمتك یاارحم الراحمین ۔آمین ثم آمین

فتوائے ہلدوانی ضلع نینی تال

(۱۴۴) حسام الحرمین شریف کےفتاویٰ سراسرحق وہدایت ہیں ان کاماننااوران پرعمل کرنامسلمانوں کے لئے لازم وضروری ہےان کاخلاف نہ کرے گامگرگمراہ بددین بندۂ شیاطین واللہ تعالیٰ اعلم۔وعلمہ اتم۔

حررہ ابوالفیاض عبدالحی النعیمی غفرلہ خادم مدرسہ معین الاسلام ہلدوانی

(۱۴۵) ھذا الجوب صحیح ۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم۔

کتبہ محمد اسمٰعیل

فتوائے مان بھوم

(۱۴۶) علمائے حرمین شریفین نے ان کے اقوال پر مطلع ہو کر فتویٰ دیا اور ان کو حق تھا کہ ایسے اقوال ملعونہ کہنے والے کے لئے اللہ اور اس کے رسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم صاف صاف بیان فرمادیں۔ مولیٰ تعالیٰ انکو بہتر جزا دے۔ آمین۔ حسام الحرمین شریفین کے فتاویٰ بیشک حق ہیں ان میں شک کرنے والے وہی ہیں جو اللہ ورسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں۔ کل مسلمانوں کو انکا ماننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

فقیر ابو الکشف محمد یحیٰی العلیمی غفرلہ ذنوبہ

مدرس مدرسہ اسلامیہ، کنواڈمہ، ضلع مان بھوم۔

فتوائے حیدر آباد دکن

(۱۴۷) ان سب (قادیانی، گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھی، تھانوی) کی ہرزہ سرائی اور یاوہ گوئی اور گستاخی و بے ادبی کا دنداں شکن جواب حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت مدلل طریقہ سے دیا ہے۔ فتاویٰ حسام الحرمین میں بھی ان کی اچھی خبر لی گئی ہے۔ ہدایت پر آنے والوں کے لئے یہ بہترین کتاب ہے۔ البتہ جن کے قلب پر قساوت کی مہر لگادی گئی ان کے لئے نہ تو قرآن شریف ہی ہدایت کا ذریعہ بن سکتا ہے اور نہ رسولوں کی تبلیغ ومن یضلل اللہ فلا ھادی لہ علاوہ ان خبیث عقائد کے سب سے بڑا فتنہ جو انکی کتابوں سے برپا ہوتا ہے وہ یہ کہ جس کسی مسلمان کو انہوں نے اپنے عقائد سے چاہے جزئیات ہی میں کیوں نہ ہو مختلف پایا ساتھ ہی اسکو کافر ٹھہرایا انکی اس کوتاہ نظری اور کافر گری کے باعث ان کے ہم خیال معدودے چند حواریوں کے سوا باقی روئے

زمین کے چالیس کروڑ مسلمان کافر ٹھہرتے ہیں۔ العیاذ باللہ جس گروہ کا صبح سے شام تک یہ کام ہو کہ مسلمانوں کو کافر بنایا کرے انکے متعلق جو کچھ بھی کہا جائے کم ہے اور ان کی اس کافرگری کے سبب علمائے حرمین نے اپنی کتاب حسام الحرمین میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ سراسر حق ہے۔ اس کتاب کے طبع ہونے کے بعد سے حق واضح اور باطل سرنگوں ہو چکا خود اس کتاب کا اسم گرامی اپنی حقانیت کا آپ ضامن ہے اللہ تعالی سے دعا ہے کہ پروردگار عالم ہر عاشقِ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ان کافرگروں کے شرور وآفات سے مامون ومصئون رکھے۔

المجیب الی اللہ الغنی السید محمد بادشاہ الحسینی واعظ مکہ مسجد حیدر آباد دکن۔

(۱۴۸) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ ، احمد حسین

(۱۴۹) المجیب الحبیب لبیب مصیب السید وحید القادر

(۱۵۰) نعم الجواب لاریب فیہ محی الدین قادر سید لطیف

(۱۵۱) المجیب مصیب جو شخص ان حضرات وہابی اعتقاداً و حنفی فروعاً کی کتابیں دیکھتا ہے تو پاتا ہے کہ ہر قدم پر اہلِ حق کی تکفیر اور حبیبِ خدا احمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اپنی دانست میں تحقیر کرتے ہیں اور رات دن اسی فکر میں اپنی عمر گزارتے ہیں۔ اور روز ایک نیا مسئلہ اسی مقصد کا نکالتے ہیں۔ حقیقت میں یہ لوگ فوارۂ تکفیر ہیں کہ ''ازومی خیزد وبروی ریزد'' یہ لوگ غیر مقلدین سے بدتر ہیں کہ انکو ائمہ سے اختلاف اور ان حضرات کو حبیبِ خدا سے عناد ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون.

فقیر عبد القدیر قادری حیدر آبادی سینئر پروفیسر شعبۂ دینیات

کلیہ جامعہ عثمانیہ (حیدر آباد دکن)

فتوائے سورت

(۱۵۲) کتابِ مستطاب حسام الحرمین شریف بیشک حسامِ اہلِ اسلام ہے۔ اس کتابِ فیض نصاب میں حرمین طیبین زادھما اللہ شرفاً وتکریماً کے اکابر علمائے کرام ومفتیانِ

عظام نے قادیانی، نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھی تھانوی پر نام بنام فتویٰ دیا ہے کہ یہ لوگ اپنے اپنے عقائدِ خبیثہ وکفریاتِ ملعونہ کے سبب اسلام سے خارج کافر مرتد بد دین گمراہ، گمراہ گر ہیں جو شخص انکے عقائدِ کفریہ سے واقف ہوکر باوجود علم اور سمجھنے کے انکو مسلمان جانے یا انکے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد گمراہ ہے۔ یہ سب صحیح وقابلِ عمل ہے۔ مسلمانوں کو اسی کے مطابق عمل کرنا چاہئے واللہ تعالی اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

کتبہ المسکین سید غیاث الدین بن مولانا حافظ سید غلام محی الدین سنی حنفی قادری نقشبندی غفرلہ ولوالدیہ فی الحال مقیم سورت

(۱۵۳) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ غلام محی الدین قادری غفرلہ اللہ لہ ذنبہ

(۱۵۴) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ سید احمد علی عُفِیَ عَنْہُ

(۱۵۵) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ غلام محمد

(۱۵۶) الجواب: بیشک حسام الحرمین شریف قطعاً یقیناً حرفاً حرفاً صحیح ودرست اور بجا وحق ہے۔ اور جن لوگوں کا سوال میں تذکرہ ہے وہ یقیناً کافر مرتد ہیں۔ اور جو انکے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی انکے کافر مرتد ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد ہے۔ تمام مسلمانوں پر حسام الحرمین شریف کے احکام کا ماننا اور انکے مطابق عمل کرنا شرعاً فرض ہے واللہ تعالی اعلم۔

فقیر محمد نظام الدین قادری برکاتی نوری ہدایت رسولی غفرلہ از مقام سورت

فتوائے بھروچ

(۱۵۷) کتاب حسام الحرمین میرے پاس ہے اور میں نے تمام پڑھی ہے۔ اس کتاب میں قاسم نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھی، تھانوی، قادیانی اور انکے ہم خیال شخصوں پر مکہ معظمہ ومدینۂ طیبہ سے کفر کے فتوے ہیں۔ اور یہ کہ جو شخص انکے اقوال پر مطلع ہونے کے بعد بھی انکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ جب سے کتاب حسام الحرمین شائع ہوئی ہے تب

سے تو آج تک شاید کوئی انکے عقیدہ والا ہی انکو مسلمان جانتا ہوگا۔ انکا کفر روشن اور سب کو معلوم ہو گیا ہے۔ ان لوگوں کی کتابوں سے بھی انکے کفریات کا پورا روشن ثبوت ہے فقط الفقیر بندہ عباس میاں ولد مولوی علی میانصاحب صدیقی از بھروچ لال بازار

فتوائے بمبئی و بدایوں و دہلی

(۱۵۸) الجواب والله الملهم للصواب۔ اللهم صل وسلم وبارك على من اوتى علوم الاولين والا خرين وعلى اله وصحبه اجمعين بیشک دعوی نبوت یا کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا حضور خاتم الانبیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد کسی جدید نبی کا وجود جائز بتا کر ختم نبوت کا بحال رہنا تسلیم کرنا یا خدائے قدوس جل جلالہٗ کو بالفعل یا بالقوہ کاذب جاننا یا حضور پرنور علیہ الصلاۃ والسلام کے مطلق علم غیب سے انکار یا حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علوم مقدسہ غیبیہ کو بچوں پاگلوں جانوروں کی طرح جاننا یا تشبیہ دینا۔ معاذ الله حضور پُرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علم میں شیطان سے کم کہنا یہ جملہ امور بوجہِ تنقیص شانِ اقدس سرکار رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کفرِ صریح ہیں۔ پس علمائے کرام ومفتیانِ عظام حرمین محترمین متعنا الله تعالى بعلومهم کا ان امور اور انکے قائلین ومعتقدین کے متعلق کفر کا فتویٰ دینا حق وبجا اور کتاب "حسام الحرمين" جو ان فتاویٰ کا مجموعہ مع مزید توضیحات ہے صحیح وزیبا ہے۔ ہر مسلم پر واجب ہے کہ مذکورہ بالا لغویات سے مُجتَنِب اور مفتیانِ عظام حرمین محترمین وعلمائے کرام اہلِ سنت وجماعت کے ارشاداتِ عالیہ کا معتقد وملتزم رہے۔ سرکار رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں غایت ادب کو اصل توحید اور اسی کو اہل حق کا مسلکِ سدید اور موہبتِ مجید ومثمرِ فضل مزید تصور کرے ولنعم ماقيل ولله درقائله ۔

ثابت ہو اکہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

والله الموفق للخير والمسئول حسن الختام۔ حرره افقر الورى میرزا احمد

القادری کان اللہ لہ ۔ناظم سنی کانفرنس صوبہ ممبئی

(۱۵۹) جواب صحیح ہے مولیٰ تعالیٰ مجیبِ لبیب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے شیخ نور الحق نذیر احمد خجندی مدیر غالب ممبئی

(۱۶۰) بیشک جن لوگوں کا ذکر استفتا میں کیا گیا ہے ان لوگوں کے اقوال سے اہل اسلام میں تفرقہ پڑ گیا۔لہٰذا علمائے حرمین شریفین نے اور حضرتِ مجیب نے فتویٰ ہذا میں جو کچھ لکھا ہے بجا ہے۔ایسے لوگوں سے ملنا جلنا ہرگز جائز نہیں جب تک وہ علی الاعلان توبہ نہ کریں۔
ابو السعود محمد سعد اللہ مکی۔خادم مسجد زکریا ممبئی

(۱۶۱) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ محمد ابرار الحق غفرلہ

(۱۶۲) اصاب من اجاب حافظ عبد المجید دہلوی عُفِیَ عَنْہُ

(۱۶۳) ذلك كذلك انی مصدق لذلك محمد جمیل احمد القادری البدایونی
امام مسجد اہلسنت خوجہ محلہ ممبئی۔

(۱۶۴) لاشك فی ان اَلْجَوَابَ صَحِیْحٌ والمجیب مثیب واعتقاده لازم علی كل المسلمین۔

خادم العلماء محمد معراج الحق صدیقی عُفِیَ عَنْہُ

(۱۶۵) اللہ اكبر۔ماافتی به العلماء الكرام جزاهم الله خیر الجزاء فی حسام الحرمین فهو موافق ومطابق للاصول وحری بالقبول۔ والله اعلم وعلمه اتم واحكم۔

احقر الطلبه محمد ابراهیم الحنفی القادری البدایونی غفرله

(۱۶۶) مجیب کا جواب نہایت صحیح ہے اللہ پاک مجیب کو اجرِ عظیم عنایت فرمائے
غلام محمد لکھنوی عُفِیَ عَنْہُ۔

(۱۶۷) بسم اللہ ،باذن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔اشاعت عقائدِ فاسدہ اور تبلیغِ کفریات کی کثرت دیکھنے کے بعد ناممکن تھا کہ اربابِ حق اظہارِ حق وصدق سے گریز کرتے۔سیفِ بُرّاں،حسام الحرمین باطل پرستوں کے فاسد عقیدوں کو بیخ وبن سے اکھاڑنے والی ،وہ مدلل بہترین اورزبردست کتاب ہے، جس کو ترتیب دینے کے بعد

مؤلفِ مبرور نے نہ صرف حقِ اسلام ادا کیا بلکہ دارفتگانِ اسلام پر وہ احسان کیا کہ زندگی بھر اسکا حقیقی شکریہ ادانہیں ہوسکتا۔ مجیبِ لبیب نے سوالِ بالا کا جواب ارقام فرمایا ہے وہ عین مشربِ اہلسنت و جماعت ہے۔ مالک عالم جل جلالہٗ انکو جزا عطا فرمائے اور پڑھنے والوں کوتوفیقِ یقین وعمل نصیب کرے۔

حررہ الفقیر محمد المدعو بعبد العلیم الصدیقی متوطن میرٹھ۔

(۱۶۸) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ۔

احقر العباد کمترین خاکپائے أنام محمد فضل کریم دھلوی امام مسجد رنگاری محلہ

(۱۶۹) ذلك كذالك: عبدالحلیم النوری الشاہجہانپوری

(۱۷۰) بیشک حسام الحرمین عقائد باطلہ کے بطلان کے واسطے شمشیرِ بُرّاں ہے اور اہلسنت و جماعت کے لئے بہترین کتاب ہے خداوندِ عالم مجیب کو اظہارِ حق پر جزائے خیر دے۔ محمد شمس الاسلام خلف مولوی عبدالرشید مرحوم مہتمم مدرسہ نعمانیہ دہلی۔

(۱۷۱) حضرت مجیب صاحب فیضہ کا جواب صحیح ہے بیشک مرزا غلام احمد قادیانی ورشید احمد گنگوہی واشرف علی تھانوی وخلیل احمد کے اقوال جوان کی تصانیف میں موجود ہیں ،قطعاً یقیناً وہ اقوال کفریہ ہیں بلکہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کے کفر میں جوشک کرے وہ بھی کافر ہے۔ من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر اللہ تعالی اہل اسلام کو بدمذہبوں کے عقائد سے بچائے آمین ثم آمین۔

حررہٗ محمد عبدالحلیم امام مسجد دھوبی تالاب۔

(۱۷۲) اصاب من احاب۔ حافظ عبدالحق عُفِیَ عَنْہُ امام مسجد قبرستان بمبئی

(۱۷۳) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ و المجیب نجیح

حررہ العبد الآثم محمد عبداللہ عُفِیَ عَنْہُ

(۱۷۴) صح الجواب محمد عبدالخالق عفاعنہ الرازق پیش امام مسجد حجرہ محلہ

(۱۷۵) بیشک حسام الحرمین بیماران عقیدہ کے لئے ایک معجون شفا ہے۔

خادم الطلبا محمد احمد خاں دہلوی۔

(۱۷۶) الحمد اللہ! مجھ خاکسار کا بھی یہی عقیدہ اور اسی پر اتفاق ہے اَلْجَوَابُ

صَحِیْحٌ عبدالرحیم بن محمد علی دہلوی عُفِیَ عَنْہُ

(۱۷۷) کتاب حسام الحرمین میں علمائے حرمین شریفین نے علمائے وہابیہ دیوبندیہ پر جو فتویٰ دیا ہے حقیر کواس سے اتفاق ہے فقیر سید احمد علی برہانپوری عُفِیَ عَنْہُ

(۱۷۸) فتاویٰ حسام الحرمین حضرت مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی مساعی جمیلہ کا ایک حق اور صحیح فیصلہٗ مذہبی ہے کہ حضرت مرحوم نے علمائے حرمین شریفین کے روبرو رکھ کر مسلمانانِ اہلسنت کے لئے ایک مستند ومعتبر فتاویٰ شرعی مرتب کردیا ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی اہانت خواہ وہ کنایۃً ہی ہو کفر ہے۔ لہٰذا فتاویٰ مذکور موافقِ کتبِ شرعیہ اور مطابقِ مسلکِ حنفیہ ہے۔ اس سے انکار کفر وضلالت ہے فقط۔ محمد عبدالغفار حنفی۔

فتوائے بھیمڑی ضلع تھانہ

(۱۷۹) فتاویٰ حسام الحرمین نہایت صحیح وحق ومدلل ہیں۔ ان پر عمل کرنا ہر مسلمان کولازم ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ ونجدیہ خذلھم اللہ الی یوم التناد سے اجتناب کرے اور ان کے اقوال وعقائد پر لاحول بھیجے۔ وماعلینا الا البلاغ المبین۔

کتبہ الحقیر الفقیر الی اللہ المتین المدعو محمد امین القادری الچشتی الاشرفی عُفِیَ عَنْہُ بھیمڑی ضلع تھانہ۔

(۱۸۰) بلاریب جمیع اہلسنت وجماعت کوان عقائدِ باطلہ سے اجتناب ضروری ہے۔ اور قائلین انکے بلاشک کافر اور مرتد ہیں۔ جسکا مفصل حال وکیفیت حسام الحرمین میں مندرج ہے ۔ جو بالکل صحیح ہے۔

راقم الحروف حقیر فقیر محمد جسیم امام مسجد مرغی محلہ کرافورڈ مارکیٹ بمبئی۔ ساکن بھیمڑی

(۱۸۱) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ۔

محمد یوسف صدیق اللہ شاہ چشتی قادری اشرفی عُفِیَ عَنْہُ خطیب جامع مسجد بھیمڑی

(۱۸۲) اصاب من اجاب محمد یسین مدرس مدرسہ نجم الاسلام بھیمڑی

(۱۸۳)صح الجواب فقیر خادم العلماء والفقراء محمد نور الحق قادری برکاتی نوری غفرلہ ذنبہ المعنوی و الصوری۔

فتوائے جام جودھپور کاٹھیاواڑ

(۱۸۴) الجواب ومنہ ھدایۃ الحق والصواب بیشک مرزا غلام احمد قادیانی وقاسم نانوتوی وخلیل احمد انیٹھی واشرف علی تھانوی ورشید احمد گنگوہی اپنے اقوالِ کفریہ وعقائدِ مردودہ کے سبب کافر مرتد ہیں۔ اور جو شخص انکے اقوالِ ملعونہ پر اطلاع پاکر اسکے بعد بھی انہیں مسلمان جانے یا انکے کافر ہونے میں شک کرے یا انکو کافر کہنے میں توقف کرے بلا ریب وہ بھی کافر مرتد ہے۔ ان لوگوں کے متعلق مکۂ معظمہ ومدینۂ طیبہ زادھما اللہ تعالی شرفاً وتکریماً کے مفتیانِ کرام وفضلائے عظام نے جو حکم صادر فرمایا ہے جسکا مجموعہ حسام الحرمین کے نام سے طبع ہوکر شائع ہوگیا ہے حق ہے۔ اور تمام امتِ مصطفویہ علی صاحبھا الصلاۃ والسلام پر اسکا ماننا اور اسپر عمل کرنا فرض قطعی ہے۔ وماذا بعد الحق الا الضلالہ ھذا ماعندی۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب، والیہ المرجع والمآب۔

کتبہ العبد المفتقر الی مولاہ محمود جان السنی الحنفی القادری الفشاوری ثم الجام جودھفوری الکاتھیاواری

(۱۸۵) مذکورین فی السوال قادیانی، دیوبندی، گنگوہی، انیٹھی، نانوتوی، تھانوی نہ صرف مسائلِ فرعیہ اجماعیۂ اہلسنت میں مخالف ہیں۔ بلکہ اللہ ورسول جل وعلا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دشمن، اولیائے کرام سے بدظن، حتی کہ مسائل تنزیہ وتقدیسِ باری وتکریمِ رسالت پناہی میں جو اعلیٰ واہم واقدم مسائل ضروریہ دینیہ سے ہیں ابن عبد الوہاب نجدی قرن الشیطان ومن تبعہ کے ہم عقیدہ ہیں جس نے تمام امت کو کافر مشرک کہا اور روضۂ پاک سرور انبیا صاحب لولاک علیہ الصلوۃ والسلام کو صنمِ اکبر کا خطاب دیا قبّحھم اللہ تعالی وخذلھم پس انکا حکم وہی ہے جو حضرت مفتی صاحب اور حضرات مفتیانِ حرمین شریفین نے دیا۔ واللہ تعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔ کتبہ

العبد العاصی غلام مصطفیٰ السنی الحنفی القادری ،عُفِیَ عَنہُ

فتوائے دھوراجی کاٹھیاواڑ

(۱۸۶) مذکورین گروہ کے عقائد باطل اور مردود ہیں اور عقیدۂ اہلسنت و جماعت سے مطرود، ان لوگوں کے کفر میں کچھ شک نہیں، مطلق کافر ہیں۔ الحق! علمائے محققین ومفتیانِ فاضلین حرمین شریفین نے ان لوگوں پر کفر کا فتویٰ دیا اظہارِ حق کا فرض ادا کیا اور حضرت مولانا بالعز و الفخر اَوْلنا حامیِ ملتِ دین، سیفِ الحق علی اعناق المنکرین، مقبولِ بارگاہ یزداں مولوی احمد رضا خاں صاحب کا فتاویٰ مقدسہ حسام الحرمین ہر ایک مسلمان کے لئے تحفۂ دارین ہے۔ ہر شخص مومن کو ماننا اور اس پر عمل کرنا ضروری اور فرض ہے۔ اگر اصلاحِ اسلام ودین اور اور قوتِ ایمان و یقین چاہتا ہو تو اس کتاب پر عمل کرے۔ اس کو اپنا وظیفہ کرلے۔ جس کا ہر ایک کلمہ وسطر مجلّی نظر، مسیح اثر ہے۔ واللہ یھدی الی سواء السبیل۔ واللہ اعلم

الساطر الخاطی خادم العلماء عبدالکریم بن المولوی حامد صاحب المرحوم متوطن دھوراجی۔

(۱۸۷) کتاب مستطاب حسام الحرمین وہ کتاب ہے جس پر کامل اعتقاد رکھنا اور پورا عمل کرنا ہر مسلمان کو لازم ہے۔ یہ کتاب لاجواب، باصواب، برحق ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

راقم آثم عبدالحلیم بن حاجی مولوی عبدالکریم ساکن دھوراجی کاٹھیاواڑہ

(۱۸۸) جواب برحق ست۔ طالب العلما خادم الفقرا الحقر حاجی نور محمد بن ایوب صاحب۔

(۱۸۹) الجواب صواب۔ خادم العلما صالح محمد بن احمد میاں مرحوم بقلم خود

(۱۹۰) المجیب مصیب فی جوابہ۔ سعیدالدین مدرس مدرسۂ جامع مسجد، دھوراجی کاٹھیاواڑ

(۱۹۱) جو جناب مولانا عبدالکریم صاحب نے استفتا کا جوابِ باصواب تحریر فرمایا ہے، اس پر تمام اہلسنت و جماعت کو عقید تمند ہونا چاہئے۔ اگر ذرا لغزش ہوئی شیطان کی طرح مارا گیا۔

بندۂ حقیر فقیر حکیم محمد عبدالرشید خاں بدایونی وارد حال دھوراجی کاٹھیاواڑ

(۱۹۲) حسام الحرمین شریف میں جو فتاوی ہیں، وہ موافقِ کتبِ صحیحہ معتبرۂ مذہب اہلسنت کے درست، بلکہ بہت ہی اصح ہیں۔ لہٰذا اس کا خلاف مذہبِ اہلسنت کا خلاف ہے۔

فقیر حقیر خاکسار بے مقدار محمد علی بن ابراہیم علی حال مقیم یتیم خانہ اسلامیہ دھوراجی

(۱۹۳) کتاب مستند حسام الحرمین میں بے دین، مرتد، وہابیہ کے بارے میں قرآن شریف وحدیثِ نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مطابق کفر کا حکم فرمایا ہے۔ بیشک وہ حق اور سچ ہے۔ جو شخص ان بے دینوں کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ راقم آثم خادم العلماء محمد میاں بن حاجی صالح میاں ساکن دھوراجی

تصدیقات فتوائے مارہرہ مطہرہ

(۱۹۴) حضرت مجیب مدظلہم الاقدس نے جوابِ سوال میں جو کچھ افادہ فرمایا وہ حق وصواب بلاارتیاب ہے۔ سوال میں جن اکابر وہابیہ کے نام درج ہیں ان کے متعلق حسام الحرمین میں جو احکام تحریر فرمائے ہیں ان پر اعتقادِ جازم لازم وہ واجب العمل ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم فقیر ضیاء الدین اَلْمُکْنیٰ بِاَبِی الْمَسَاکِیْنِ عَفَاعَنْہُ رب العالمین۔

(۱۹۵) جوابِ سوال میں جو کچھ حضرت مجیب زیدت فیوضھم و دامت برکاتھم نے تحریر فرمایا ہے وہ عین حق ہے۔ بیشک یہ سب اشخاص مندرجۂ سوال موافقِ فتاوائے حسام الحرمین کافر ہیں۔ انکے کفر میں شک وشبہ کرنے والا خود کافر ہے واللہ سبحنہٗ وتعالی اعلم۔ عبدالحی قادری رضوی پیلی بھیتی بقلم خود۔

(۱۹۶) کتاب حسام الحرمین میں جن کی کی تکفیر کی گئی وہ حق ہے فماذا بعد الحق الا الضلال۔

والحق احق ان يقبل فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد شمس الدین قادری رضوی ناگوری غفرلہ'

(۱۹۷) حسام الحرمین جس میں ان ملعونین مذکورین فی السوال کی تکفیر علمائے کرام وساداتنا العظام نے فرمائی ہے حق اور صواب ہے۔ بلکہ انکے اقوال کفریہ پر مطلع ہو کر تکفیر نہ کرنے والا بھی قطعاً انہیں میں سے ہے۔ کتبِ فقہ اس مسئلہ سے مملو ہیں کہ من شك فی کفرہ فقد کفر ۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

فقیر ابو الضیاء محمد حفیظ اللہ اعظمی قادری رضوی غفرلہ'

(۱۹۸) حضرت سیدی شاہزادۂ خاندانِ برکات ،مولوی سید محمد اولادِ رسول محمد میاں صاحب مدظلہم العالی نے جوابِ باصواب تحریر فرمایا وہ بلاشک حق ہے۔ قادیانی ،گنگوہی ،تھانوی، انبیٹھی ، نانوتوی مذکورۃ السوال یقیناً مرتد ہیں۔ فتویٰ مبارکہ حسام الحرمین قطعاً حق ہے۔ العبد ابو المرتضی مطیع الرضا امیر حسن عُفِیَ عَنۂ مرادآبادی

(۱۹۹) قبلۂ عالم، حضرت شاہ محمد میاں صاحب کے ہر لفظ سے اتفاق ہے۔ فقط

خاکسار ابو الارشاد سید سجاد حسین متوطن قصبۂ شیش گڈھ ضلع بریلی

(۲۰۰) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ۔ خادم العلماء غلام احمد فریدی رضوی بقلم خود۔

(۲۰۱) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ۔ فضل احمد عُفِیَ عَنۂ

(۲۰۲) الجواب حق مدلل بالاصول ،والحق احق بالقبول وان انکرہ الجاحد الضلول۔ وانا العبد الغریب السید محمد حسن عرب المدنی المغربی السنوسی القادری النقشبندی المجددی الفضل رحمانی عُفِیَ عَنۂ

(۲۰۳) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ والمنکر فضیح

بشیر حسن دہلوی قادری رضوی عُفِیَ عَنۂ

فتوائے پیلی بھیت

(۲۰۴) الجواب واللہ الملہم للصدق والصواب علمائے حرمین طیبین نے جو

کچھ تحریر فرمایا ہے بالکل حق و بجا ہے، واجب القبول ولائق عمل ہے۔ حسام الحرمین میں جو شائع ہو چکا ہے۔ یہ فتاویٰ اہلِ حق اور نائبانِ مختارِ کل حضرت حق جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سراسر حق وصواب ہیں۔ اہل اسلام کو ان فتاویٰ پر اعتقاد رکھنا عمل کرنا فرض ہے۔ اور جو جان بوجھ کر ان کو نہ مانے وہ مؤمن نہیں۔ اسکی تصریح وتشریح وتفصیل وتوضیح کتبِ مصنفہ امام العلما ،سید الاولیاء ،وارث سید الرسل ،نائب خاتم الانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ،اعلیٰ حضرت ،عظیم البرکۃ والملۃ والشریعۃ والسنۃ والطریقہ محیی الاسلام والدین ،مجدد مأۃ حاضرہ ،عالم دین وسنت ،امام اہلسنت مولانا مولوی حاجی حافظ قاری مفتی شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونفعنا اللہ تعالی والمسلمین ببر کاتہ فی الدین والدنیا والآخرۃ میں خوب روشن وواضح طور پر موجود ہے۔ اس فقیر ناکارہ وطالب علم ناسزا کا بھی بحمد اللہ تعالیٰ وہی مذہب ومسلک ودین وایمان ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اسی پر رکھے ،اسی پر مارے ،اسی پر اٹھالے۔ جو اس کے خلاف چلے اور مخالف بتائے ،وہ پکا بد مذہب وبے دین ،گمراہ وگمراہ گر ہے۔ جو اسکو صحیح نہ مانے وہ بھی جہنمی ہے۔ اہلِ اسلام کو اگر اپنا دین وایمان درست رکھنا منظور ہو تو انکی کتابوں کا مطالعہ کر کے ان پر عمل کریں۔ افسوس کہ اب اہلِ اسلام کی یہ حالت ہوگئی اور نوبت بانیجا رسید کہ ان کی تحریروں اور فتووں کے متعلق سوال کرنے لگے یہ کمزوری ایمان ہے۔ تمام دنیا کو آنکھیں بند کر کے ان پر عمل کرنا چاہئے میرے نزدیک ہندوستان بھر میں کوئی ایسا نہیں ہے جو ان سے افضل واعلیٰ ہو جس سے اُن کی بابت سوال کیا جائے۔ یہ تو ایسی بات ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ اعلیٰ حضرت فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل الرسل وسید الکل ہیں تو کیوں صاحب یہ بات صحیح وقابل عمل ہے۔ استغفر اللہ۔ اللھم احفظنا۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ ونور عرشہ سید نا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ وعلماء امتہ واولیاء ملتہ وعلینا معھم اجمعین برحمتك یاارحم الراحمین الی یوم الدین آمین

فقیر قادری ابو الفضل محمد عبد الاحد حنفی رضوی غفرلہٗ ابن حضرت ولی باخدا مولانا شاہ وصی احمد صاحب قبلہ محدث سورتی قدس سرہ العالی۔ ناظم مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت مشہور

بسلطان الواعظین صانہا اللہ تعالی عن شر کل حاسد اذا حسد و شر کل مارد وعفریت۔

فتوائے آگرہ

(۲۰۵) الجواب وھو الموفق للصواب اقوال مذکورہ فی السؤال میرے والد بھی نعوذ باللہ کہتے تو بھی ان پر توہین کی وجہ سے کفر عائد ہوتا۔ قرآن میں ہے واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین یعنی اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو راضی رکھنے کے لئے کوشش چاہئے اور وہی اسکے مستحق ہیں کہ راضی کئے جائیں۔ انکے مقابلہ میں کسی کی کیا ہستی ہے جو فتویٰ موسوم بہ حسام الحرمین ہے، مدلل بدلائل شرعیہ ہے۔ اور اس کو جاہل، بے علم، گمراہ، بدمذہب، نہ مانے تو نہ مانے۔ سنی مسلمان تو مجبور ہے ماننے کے لئے واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

نثار احمد عفا اللہ عنہ مفتی جامع مسجد آگرہ

فتوائے پبی ضلع پشاور

(۲۰۶) الجواب من وجہ الکتاب۔ قال صاحب الھدایۃ فی باب التراویح عادۃ اھل الحرمین الشریفین و توارھم دلیل شرعی فاجماعھما دلیل شرعی بالطریق الاولی فالعمل بحسام الحرمین المکرمین واجب قطعاً وایضاً اذا طبع فارسل الی امام اھل السنۃ والجماعۃ المرحوم البریلوی فطالعتہ فوجدتہ صحیحا مطابقاً للاصول الشرعیۃ فیعمل بہ من لہ العقائد الاسلامیہ اگر نامِ مبارک حسام الحرمین درمیان نبودے من از کتبِ معتبرہ کفرِ اشخاصے کہ عقیدہائے مزبورہ داشتہ باشند و نیز عدمِ قبول توبۂ ایشاں بلا نقل تحریر کردے لیکن بخیال ادب حسام الحرمین چیزے نہ نوشتم، عقیدۂ ہمہ اہل السنۃ والجماعۃ بلکہ عقیدۂ ہمہ مؤمناں مسلماناں ہمیں ست کہ در حسام الحرمین مذکور ست۔

العبد خادم الشریعۃ المحمدیہ والطریقۃ القادریۃ المحمودیہ الی اللہ عز شانہ شیخ الاسلام ابوالنصر کمال الدین الحاج الخلیفۃ المولوی حمد اللہ القادری المحمودی۔ خلیفۂ خاص بغداد اشرف البلاد و مہتمم مدرسۂ قادریہ محمودیہ عالیہ۔ ساکن پنی ضلع پشاور

فتوائے مدرسہ شمس العلوم بدایوں

(۲۰۷) بیشک اللہ پاک کی کسی صفت میں نقص کا اعتقاد موجب کفر ہے اور یقیناً اہانتِ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام اور نیز ختم نبوت سے انکار اور جناب سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا نہ ماننا اور ان کے بعد دعویٰ نبوت یا رسالت موجب کفر ہے۔ جس شخص کے عقائد اس قسم کے ہوں اس کے کفر کا فتویٰ واجب الاشاعۃ ہے۔ عبد السلام عُفِیَ عَنْہُ۔ مدرس اول مدرسہ شمس العلوم واقع بدایوں

فتوائے مفتی فرنگی محل لکھنؤ

(۲۰۸) صورتِ مسئولہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنا یا سرکارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کرنا حدِ کفر کو پہنچاتا ہے۔ واللہ اعلم

محمد عبد القادر عفا اللہ عنہ مدرسہ عالیہ نظامیہ فرنگی محل لکھنؤ

فتوائے سراج گنج بنگال

(۲۰۹) فتاویٰ علمائے کرام و مفتیانِ عظام حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا و تعظیماً جو مدت سے بنام حسام الحرمین مطبوع ہو کر ملک میں شائع ہو رہے ہیں وہ بیشک حق ہیں۔ اور تمام مسلمانوں پر انکے حکموں کو حق جاننا اور ان فتووں کے مطابق عمل درآمد کرنا نہایت ضروری بلکہ واجب ہے۔ مذکورۂ بالا فتاویٰ میں جن لوگوں پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا گیا ہے۔ فی الواقع وہ لوگ ان اقوالِ کفریہ اور عقائدِ باطلہ وفاسدہ کی وجہ سے ضرور بالضرور کافر ہو گئے۔ اور جو لوگ ان کے ان اقوال پر مطلع ہونے کے بعد انکے کافر ہونے میں شک کریں وہ بھی کافر ہیں۔ کیونکہ ان

لوگوں نے اللہ ورسول سے بے ادبی اور گستاخی کی ہے اور ان کی شان گھٹائی ہے اور اللہ ورسول

وارتیاب ہے۔ جوان پر عمل کرے گا اس کے لئے نور ونجات وثواب ہے اور جوان پر عمل نہ [illegible] کے واسطے ظلمت وہلاک وعقاب ہے واللہ تعالی اعلم۔

حقانیت کا انکار کر جائیں تو اس میں کتابِ موصوف کا کیا قصور ہے ختم الله علی قلوبهم وعلی سمعهم وعلی ابصارهم غشاوة فرمانِ رب جبار وغفور ہے والله تعالی اعلم۔

فقیر محمد عبدالعزیز خاں قادری چشتی اشرفی عُفِیَ عَنہُ ساکن محلہ زیدون فتحپور ہسوہ

(۲۱۳) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ وصواب ، ومن خالفه یستحق سوء العقاب۔ والله ورسوله اعلم جل جلاله وصلی الله تعالی علیه وسلم

فقیر محمد یونس قادری چشتی اشرفی سنبھلی عفاالله عن ذنبه الخفی والجلی

(۲۱۴) اَلْجَوَابُ هو الحقیق بالقبول ولا ینکره الا المرتد الجهول

فقیر احمد یار خاں قادری بدایونی عُفِیَ عَنہُ

(۲۱۵) الجواب صحیح والمجیب نجیح وخلافه باطل۔

وانا العبد الفقیر ابو الاسرار محمد عبداللہ المراد آبادی غفرله الله ذو الایادی

فتوائے ریاست رامپور

استفتاء

بسم الله الرحمن الرحیم . نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے اہلسنت ومفتیانِ دین وملت کثرهم الله تعالی ونصرهم ان مسائل میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی شان میں سخت سخت گستاخیاں کیں اور دعویٔ نبوت کیا ایک مولوی (قاسم نانوتوی) نے اپنی کتاب (تحذیر الناس) کے صفحہ ۳ پر لکھا۔

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقامِ مدح میں ولکن رسول الله وخاتم النبیین

فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقامِ مدح قرار نہ دیجیے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخرِ زمانی صحیح ہو سکتی ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اہلِ اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی"

اسی صفحہ پر آگے چل کر لکھا۔

"بلکہ بنائے خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخرِ زمانی اور سدِ باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلتِ نبوی دوبالا ہو جاتی ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا۔"

صفحہ ۴ پر لکھا۔

"سو اسی طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض۔ اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔ آپؐ پر سلسلۂ نبوت مختتم ہو جاتا ہے۔"

صفحہ ۱۴ پر لکھا۔

"اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیائے گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔"

صفحہ ۲۸ پر لکھا۔

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدیہ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

معین الحق والملۃ والدین سیدی مرشدی السید حسن چشتی سنجری اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تاریخ وصال ۶؍رجب المرجب کی مناسبت سے حصولِ برکت کیلئے یہ فقیر گدائے خواجہ ارشاد احمد مغربی رضوی قادری چشتی اپنے بہت سارے کاموں میں چھ کا عدد محبوب اور اپنے معمول میں رکھتا ہے۔ اور اپنے مرشدِ مرشدانِ سلسلہ سلسلۂ عالیہ قادریہ سیدنا مولانا مرشدنا غوث الاغواث حضور غوثِ اعظم الشیخ السید سیدی عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارہویں شریف کی مناسبت سے گیارہ کا عدد بھی محبوب رکھتا ہے۔ اس لئے فقیر نے کتاب ''الصوارم الہندیہ'' کی تعدادِ اشاعت چھ ہزار رکھی۔ طبع گیارہ سو کی تعداد میں کرائی۔ نیگیٹیو فلم محفوظ ہے۔ حکمِ شرع کے مطابق انشاء اللہ تبارک وتعالیٰ بعجلت ممکنہ اغلاط کی اصلاح کرا کر مضمون ''انشراحِ ہدایت'' کے ساتھ گیارہ سو کی تعداد میں مزید طبع کر کے چھ چھ کتاب تمام مشاہیر رجسٹرڈ وغیر رجسٹرڈ کتب خانوں میں اس غرض سے شعبۂ نشر و اشاعت دارالعلوم رضائے خواجہ اجمیر شریف کی جانب سے ارسال کروں گا۔ کہ یہ کتاب ''الصوارم الہندیہ'' محققین اہلِ سنت والجماعت اور تحقیق ایمان کرنے والوں کے لئے حال و مستقبلِ قریب وبعید میں سرمایہ کی صورت میں محفوظ رہے۔

(۲۴) اس اشاعتِ جدید میں یہ معروضات مع استفتاء وفتویٰ انشاء اللہ تبارک و تعالیٰ ضرور طبع کررہا ہوں۔

(۲۵) حضور تاج الشریعہ دام ظلہ الاقدس کو آنکھ کی تکلیف کے باعث اطباء نے لکھنے پڑھنے سے باز رہنے کا مشورہ دیا ہے۔ اس لئے حضور تاج الشریعہ استفتاجات وغیرہ سماعت فرما کر اپنی زبانِ فیض ترجمان سے فتاویٰ وغیرہ کی املا کراتے ہیں۔ فقیر کا یہ استفتاء حضور نے سماعت فرما کر مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کے مفتی محمد افضال صاحب رضوی مدظلہ سے میرے اس استفتا کا جواب حضور تاج الشریعہ نے اپنی زبانِ مبارک سے لکھوایا۔ جسکی صراحت فتویٰ میں موجود ہے۔ سبحان اللہ '' الـــــدولة

المکیہ بالمادۃ الغیبیہ'' کے مقرضین کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عادت کریمہ ''قال بفمہ و امر برقمہ'' پر عمل فرماتے ہیں۔ اس استفتا میں جو القاب ہیں وہ مستفتی کی طرف سے نہیں بلکہ یہ القاب تو ''اربعین الاشرفی فی تفہیم الحدیث النبوی'' مؤلفہ شیخ الاسلام حضرت علامہ سید مدنی میاں صاحب کچھوچھوی مطبوعہ ادبی دنیا دہلی ۲۰۰۶ء میں طبع شدہ ہیں۔ استفتا میں جس شرعی توبہ کے علم کا ذکر ہے وہ شرعی توبہ کتاب ''صحیفۂ ہدایت'' کے صفحہ (۱۸) پر مطبوع ہے۔ وہ الفاظ یہ ہیں۔

''بقول تمہارے۔۔۔۔۔۔ میرا ماتھا ٹھنکا کہ سیف خالد مجھے کوئی تحریر دئے بغیر مجھ سے رجوع وتوبہ کی تحریر حاصل کرنے کی عجلت کیوں کررہے ہیں۔ اس مقام پر تم نے یہ نہیں سوچا کہ جب سیف خالد کی زبانی گفتگو ہی سے تم توبہ پر آمادہ ہو گئے اور اپنی غلطی کا احساس کرلیا۔ یہاں تک کہ ٹیلی فون کے ذریعہ خود مجھ کو اپنی اس آمادگی کی خبر بھی دی۔۔۔۔۔۔ نیز۔۔۔۔۔۔ سیف خالد کو توبہ کی تحریر مرتب کرنے کی بھی اجازت دے دی۔ اور یہاں تک جو کچھ بھی ہوا وہ حسن عسکری کی موجودگی میں ہوا۔ سیف خالد نے جو کچھ مرتب کیا اس پر تم نے اپنی طرف سے کچھ اضافہ بھی کیا اور یہ طے ہوگیا کہ کسی سنّی رسالے میں اشاعت کے لئے اس کو دے دیا جائے گا۔ سیف خالد کو تم نے اپنا محسن قرار دیتے ہوئے آمدورفت کے خرچ کے نام پر پانچ سو روپے بھی دئے۔ ان حالات میں اگر سیف خالد نے اپنی تحریر دینا ضروری نہیں سمجھا تو کون سی حیرت کی بات ہے؟ اس کو جس مقصد کے حصول کیلئے خود میں نے بھیجا تھا۔ جب اس کی نظر میں وہ مقصد (یعنی توبہ ورجوع پر آمادہ کرنا) حاصل ہوگیا۔ یہاں تک کہ توبہ نامہ بھی تیار ہوگیا تو اب اس کو اس کام کیلئے کوئی تحریر دینے کی ضرورت ہی کیا تھی؟''

میرے اس استفتا کے تحریری فتوے کی تصدیق میں ۲۳؍رجب المرجب ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۷؍جولائی ۲۰۰۸ء جامعۃ الرضا بریلی شریف میں منعقد ہونے والے آل انڈیا شرعی قاضی

ایک دوسرے مولوی (رشید احمد گنگوہی) سے استفتاء کیا گیا کہ

"دو شخص کذبِ باری میں گفتگو کرتے تھے۔ ایک کی طرفداری کے واسطے تیسرے شخص نے کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوعِ کذبِ باری کا قائل نہیں ہوں، یہ قائل مسلمان ہے یا کافر بدعتی، ضال ہے یا اہلِ سنت، باوجود قبول کرنے کے وقوعِ کذبِ باری کو۔"

اس دوسرے مولوی (رشید احمد گنگوہی) نے فتویٰ دیا

"اگرچہ شخصِ ثالث نے تاویلِ آیات میں خطا کی، مگر تاہم اس کو کافر کہنا یا بدعتی، ضال کہنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ وقوعِ خلفِ وعید کو جماعت کثیرہ علمائے سلف کی قبول کرتی ہے۔ خلف وعید خاص ہوتا ہے، گاہ وعدہ، گاہ خبر اور سب کذب کے انواع ہیں۔ اور وجود نوع کا وجود جنس کو مستلزم ہے۔ لہٰذا وقوعِ کذب کے معنی درست ہوگئے۔ اگرچہ بضمن کسی فرد کے ہو۔ پس بناءً علیہ اس ثالث کو کوئی کلمہ سخت نہ کہنا چاہئے کہ اس میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے۔ حنفی شافعی پر اور بعکس بوجہِ قوتِ دلیل اپنی کے طعن و تضلیل نہیں کرسکتا۔ اس ثالث کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہئے۔"

اسی دوسرے مولوی (رشید احمد گنگوہی) نے ایک تیسرے مولوی (خلیل احمد انبیٹھی) اپنے شاگرد کے نام سے ایک کتاب لکھی اور خود اپنے دستخط سے اس کے حرف بحرف کی تصدیق آخرِ کتاب میں چھاپی۔ اس کے صفحہ ۵۱ پر لکھا۔

"الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخرِ عالم کو خلافِ نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے، جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔"

ایک چوتھے مولوی (اشرف علی تھانوی) نے اپنے ایک رسالہ (حفظ الایمان) کے صفحہ ۸ پر لکھا۔

"آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید درست ہے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے۔ تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔ پھر اگر زید اسکا التزام کر لے کہ ہاں میں سکو عالم الغیب کہونگا تو پھر علمِ غیب کو منجملہ کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے۔ جس امر میں مؤمن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے۔ اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی، غیر نبی میں وجہِ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علومِ غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کا ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیلِ نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔"

ان پانچوں اشخاص کے ان اقوال کے متعلق علمائے کرام مکۂ معظمہ و مفتیانِ عظام مدینۂ طیبہ سے استفتا کیا گیا۔ ان حضرات کرام نے ان پانچوں آدمیوں پر نام بنام بالاتفاق فتویٰ دیا کہ یہ لوگ اپنے ان اقوال کی وجہ سے کافر ہیں۔ اور جو شخص ان کے ان اقوال پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور ان لوگوں پر مرتدین کے تمام احکام ہیں۔ ان فتاویٰ کا مجموعہ مدت ہوئی حسام الحرمین شریف کے نام سے چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ یہ فتاویٰ حق ہیں یا نہیں اور مسلمانوں پر انکا ماننا اور انکے مطابق عمل کرنا لازم ہے یا نہیں۔ امید کہ حق ظاہر فرمائیں گے اور اللہ عزوجل سے اجر پائیں گے۔ بینوا توجروا

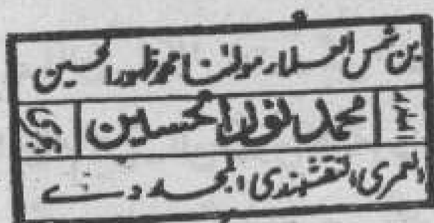
راقم سلیمٰن رجب قادری برکاتی نوری غفرلہٗ۔ محلہ بوہرواڑہ۔

پادرہ ضلع بڑودہ ملک گجرات

(٢١٦) الجواب والله سبحنہٗ وتعالیٰ ھوالموفق للصواب حسام الحرمین میں جن علمائے حرمین شریفین اہل السنۃ والجماعۃ کے فتوے ہیں وہ حق اور صواب ہیں فانھا مشیدۃ بدلائل جلیلۃ جلیۃ من الأیاتِ الظاھرۃ الزاھرۃ القطعیۃ والاحادیث الصحیحۃ الصریحۃ الباھرۃ البھیۃ :لہٰذا اہل اسلام پر عموماً علمائے حقانیین اور بالخصوص علمائے حرمین شریفین اہلسنت وجماعت کا اتباع ان کے اوامر ونواہی کو ماننا ان کے فتووں پر عمل کرنا ضروری فانھم اھل الحق والا مروالدین وقد قال الله سبحنہٗ وتعالی فی الکتاب المبین اطیعوا الله واطیعوالرسول واولی الامر منکم۔ الآیہ۔ والمراد باولی الامرفی الأیۃ العلماء فی اصح الاقوال۔ الخ۔ (رد المختار عن شرح الکنز للعلامۃ البدرالعینی)وھم السواد الاعظم وحزب الله المکرم وھم اھل السنۃ والجماعۃ وھم ورثۃ الانبیاء فمن اقتفی اثرھم واتبع امرھم فقد نجا واھتدی ومن حادعنھم فقد تاہ وغوی۔ والله سبحنہ وتعالیٰ من کل اعلم وعلمہ احکم۔

الراجی رحمۃ رب النشأتین

کتبہ العبد محمد نورالحسن الرامفوری کان الله لہ



(٢١٧)المجیب مصیب ان اقوالِ منقولہ کی نسبت علمائے اہلسنت کی طرف سے قاہر تصانیف بحمد اللہ کثیر ہو چکی ہیں۔ جو مؤید براھین شرعیہ ہیں مزید سوالات انہیں امور سے کرنا بیکار ہے۔ حسام الحرمین نے جن لوگوں کے عقائد پر حکم کفر کیا ہے وہ حکم نقل کیا ہوا کتبِ فقہیہ حقہ حنفیہ کا ہے۔ جس کا ماننا ایک مقلد مذہب حنفی کیلئے لازم ولابدی ہے ۔پس حسام الحرمین کے احکام حسبِ نقولِ صحیحہ معتبرہ لازم الاتباع ہیں۔

وللہ درہم۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

العبد محمد معوان حسین العمری المجددی الرامفوری



مدرسہ ارشاد العلوم

(۲۱۸) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ محمد شجاعت علی عُفِیَ عَنْہُ مدرس مدرسہ ارشاد العلوم

(۲۱۹) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ۔ محمد سراج الحسین عُفِیَ عَنْہُ

(۲۲۰) الجواب حق وصواب۔ العبد عبداللہ البہاری عفاعنہ الباری مدرس مدرسہ ارشاد العلوم۔ یہ اقوال موجبِ کفر ہیں۔العبد محمد عبدالغفار عفی عنہ

(۲۲۱) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ۔ سید یار محمد دہلوی بقلم خود

(۲۲۲) الجواب صحیح والمجیب نجیح ومن انکرہ فھو کافر مرتد فضیح

کتبہ الفقیر محمد عمر القادری الرضوی اللکنوی غفرلہ ابن حضرۃ اسد السنۃ سیف اللہ المسلول مولانا المولوی محمد ہدایۃ الرسول علیہ رحمۃ الرب ورضوان الرسول۔

فتوائے کان پور

(۲۲۳) ھو الموفق للحق کسی ایک عالمِ حقانی ناقد بصیر فقیہ کے فتویٰ پر عمل کرنا لازم وواجب ہے نہ کہ جمِ غفیر علمائے حرمین شریفین کے فتاویٰ پر جو حسام الحرمین میں مذکور اور مؤید بحججِ ظاہر ہ وبراھینِ باھرہ ہیں۔قال العلامۃ ابن نجیم فی الاشباہ۔ فتویٰ العالم للجاھل بمنزلۃ اجتھاد المجتھد فی وجوب العمل۔ الخ ۔ واللہ سبحٰنہٗ وتعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم۔ عبدالغنی غفرلہ ربہ الولی ۔

مدرس مدرسہ حنفیہ غوثیہ واقع مسجد بکر منڈی قلی بازار کان پور

(۲۲۴)صح الجواب۔واللہ اعلم بالصواب

الحقیر الفقیر ابوالقاسم محمد حبیب الرحمٰن کان اللہ لہ خادم خانقاہ کشفی کان پور



(۲۲۵) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ۔ واللہ تعالی اعلم محمد عبدالکریم عفی عنہ

(۲۲۶) ماقال المجیب فھو حق واحق ان یتبع محمد آصف عفی عنہ

(۲۲۷) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ والمجیب نجیح وجاحدہ فضیح۔

نمقہ العبدالفقیر عبدالغنی العباسی نسباًوالحنفی مذھباً والقادری المعینی الاشرفی مشرباً والھزاروی مولداً المدرس فی المدرسۃ دارالعلوم فی کانفور

(۲۲۸) ھذا اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ

نمقہ محمد عبدالرزاق عفا عنہ المدرس بمدرسۃ امدادالعلوم کان پور

(۲۲۹)اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ والمجیب نجیح۔

نمقہ ابوالمظفر شاکرحسین غفرلہ فی الدارین

فتوائے جاورہ

مولوی قاسم نانوتوی ومولوی رشید احمد گنگوہی ومولوی خلیل احمد انبیٹھی ومولوی اشرف علی تھانوی کے جواقوال استفتا میں نقل کئے گئے ہیں، ان پر سابق ازیں بحث وتحیص ہوکر علمائے اہلسنت نے کفر کا فتوئی دیا ہے۔ جوانکو کافر نہ کہے اس پر بھی کفر عائد ہوتا ہے۔ رسالۂ حسام الحرمین طلب کر کے عوام کو آگاہ کیا جائے تاکہ عام مسلمان ایسے گندے عقیدون سے محفوظ رہیں۔المجیب محمد مصاحب علی

فتوائے علمائے حاضرین عرس شریف اجمیر مقدس رجب المرجب ۱۳۴۷ھ

(۲۳۰) بیشک ان عباراتِ مذکورہ میں ضرور تکذیب خدائے قدوس جل جلالہ وتوہینِ رسول علیہ الصلاۃ والسلام اور انکار ضروریاتِ دین ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے عقائد والوں سے اور ان کے معتقدوں سے اجتناب کریں۔ وبالله التوفیق۔ والله تعالیٰ اعلم
سید محمد محمود زیدی حسینی الوری

(۲۳۱) هذا اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ ومطابق لمذهب اهل السنة والجماعة۔ کتبهٗ الفقیر الی الله السید محمد میراں الشافعی کان الله له المدرس بمدرسۃ نجم الاسلام الواقعۃ فی بلدۃ بھیمڑی من مضافات تھانہ۔

(۲۳۲) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ فقیر نثار احمد ناگوری

(۲۳۳) هذا الجواب حق فقیر شمس الدین احمد جونپوری۔

(۲۳۴) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ فقیر محمد حامد علی فاروقی عفی عنہ مہتمم مدرسۂ اصلاح المسلمین رائے پور۔ سی۔ پی۔

(۲۳۵) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ. حبیب الرحمٰن غفرلہٗ

(۲۳۶) الجواب حق وصواب سید رشید الدین احمد غفرلہ الصمد بریلوی الحال وارد، دار الخیر اجمیر

تصدیقات برہمین فتویٰ حاصل

از علمائے کرام واردین بمبئی بماہ محرم الحرام ۱۳۴۸ھ

(۲۳۷) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ محمد عبد اللطیف اجمیری

(۲۳۸) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ عبد المجید القادری الانولوی

(۲۳۹) من اجاب فقد اصاب محمد زاہد القادری (دریا گنج دہلی)

(۲۴۰) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ محمد احمد دہلوی

(۲۴۱) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ صوفی ظہور محمد سہارنپوری.

(۲۴۲) اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ والمجیب نجیح.

محمد عارف حسین قریشی علیگڑھی۔

حضرت والامرتبت، عالی منزلت، گل گلزار جیلانی، گلبن خیابانِ سمنانی

مولانا سید شاہ ابواحمد علی حسین صاحب چشتی اشرفی مسند نشین سرکار کچھوچھہ

کے دو مقدس ارشاد واجب الانقیاد

فرزند عزیز سلمہ اللہ تعالی۔ فقیر سید ابواحمد المدعو محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی۔ بعد دعائے درویشانہ، وسلام خوب کیشانہ، دعا نگار ہے۔ تمہارا کارڈ جوابی آیا۔ خوشی حاصل ہوئی۔ میں ادھر آنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر چند وجوہ سے نہ آسکا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بعد عرس شریف حضرت جداعلیٰ قدس سرہ بشرط زندگی ماہ جمادی الثانیہ تک سورت میں آؤں گا۔ اب میرے آنے کو غنیمت سمجھنا۔ میں بہت ضعیف ہوتا جاتا ہوں۔ اور فرقۂ گاندھویہ کی رفاقت اور ان کا ساتھ دینا جائز نہیں ہے۔ اور مولانا احمد رضا خاں صاحب عالمِ اہلسنّت کے فتووں پر عمل کرنا واجب ہے۔ کافروں کا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں ہے۔ اور ہمارے جملہ مریدان ومحبان اور جمیع پرسانِ حال کو سلام ودعا کہنا۔ ۲۱ ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ

دوسرا مفاوضۂ عالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فقیر سید ابواحمد المدعو علی حسین الاشرفی الجیلانی کی جانب سے جمیع مریدان اور محبانِ خاندانِ اشرفیہ کو واضح ہو کہ فرزند حاجی غلام حسن جو ہمارے خلیفہ برہمچاری قطب الدین سہیل ہند کے مرید ہیں۔ اگر اُن سے اور آپ لوگوں سے کسی مسئلہ میں اختلاف ظاہری پیدا ہو تو لازم ہے کہ اس کو فقیر کے پاس لکھ کر باہمی تسکین کرلو۔ اس فقیر کو مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک خاص رابطۂ خصوصیت ہے۔ یعنی حضرت مولانا سید شاہ آلِ رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ مولانا کے پیر نے مجھ کو اپنی طرف سے خلافت عطا فرمائی،

ہے۔ مولانا بریلوی اور اس فقیر کا مسلک ایک ہے۔ ان کے فتوے پر میں اور میرے مریدان عمل کرتے ہیں۔ بڑی نادانی کی بات ہے کہ ایک خاندان اور ایک سلسلہ کے لوگوں میں صورتِ نفاق پیدا ہو۔ اور میں عنقریب بمبئی سے سورت میں آؤں گا۔ جملہ مریدان و محبان کو فقیر کی طرف سے سلام و دعا پہنچے۔

عبدہ الفقیر السید ابواحمد المدعو محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی

فتوائے منگل ضلع حصار

(۲۴۳) کتاب حسام الحرمین نہایت صحیح اور عمدہ کتاب ہے جو وہابیہ کے دام سے بچنے کے لئے ایک نایاب خزینہ ہے۔ فقیر ابوالفیض چشتی سلیمانی عفا اللہ عنہ

ساکن منگل ضلع حصار ڈاک خانہ رتیا

فتوائے گونڈل کاٹھیاواڑ

(۲۴۴) بے شک فتاوی حسام الحرمین الکریمین نہایت حق و صحیح و قابلِ قبولِ مسلمانان ہے فقط۔

خادم الطلبا قاسم میاں رضوی عفی عنہ ساکن گونڈل کاٹھیاواڑ

فتوائے جوناگڈھ کاٹھیاواڑ

(۲۴۵) کتاب حسام الحرمین کو اس فقیر نے بغور دیکھا یہ کتاب جمیع اہلسنت وجماعت کے لئے واجب العمل بلکہ تمام اسلامی مدارس میں زیر تعلیم رکھی جانے کے قابل ہے۔ خدا اپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صدقہ میں اسکے مصنف کو جزائے خیر مرحمت فرمائے۔

احقر العباد، خادم قوم محمد قاسم ہاشمی قادری عفی عنہ خطیب جوناگڈھ اسٹیٹ کاٹھیاواڑ

کتاب حسام الحرمین الشریفین نہایت صحیح و معتبر ہے۔

احقر محمد عبدالشکور گیسو دراز سنی حنفی قادری اویسی
ساکن دھوراجی عفااللہ عنہ نزیل جونا گڈھ کاٹھیاواڑ

فتوائے جلال پور جٹان پنجاب

(۲۴۶) حقیقتِ امر یہ ہے کہ جماعتِ وہابیہ دیوبندیہ نے اسی کا بیڑا اٹھایا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو معاذاللہ حضور کی توہین میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے۔ کسی نے چھوٹے بڑے چوہڑے چمار سب کو برابر کہا۔ کسی نے حضور کا تصور گاؤ خر سے بدتر سمجھا۔ کسی نے شیطان کے علم سے کمتر آپ کا علم بتایا۔ کسی نے صبی و مجنوں و بہائم کا ہمسر ٹھہرایا۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ کتنے دشمنانِ خدا اور سول غارت وتباہ خسر الدنیا و الآخرۃ ہوگئے اور جو ہیں ان کا حشر بھی وہی ہونا ہے۔ ان شانئك هو الابتر اے لوگوں آخر تمہیں مرنا ہے اور خدا اور سول کو منہ دکھانا ہے۔ خداوندِ عالم نے تم کو جو حکم فرمایا ہے کہ وتعزروہ وتوقروہ اس حکم کی تعمیل یوں ہی کی جاتی ہے کیا اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ حضور کی توہین کرو۔ کیا تم اس حکم سے مستثنیٰ ہو کہ ان تحبط اعمالکم ہرگز نہیں جبکہ ادنیٰ رفعِ صوت وہ بھی بقصدِ اہانت نہیں موجبِ ہبطِ اعمال ہو تو جو شخص بالقصد حضور کی شان میں بے ادبی و دریدہ دہنی کرے وہ کیونکر اس وعید سے بری ہوسکتا ہے۔ جن اشیا کو حضور کی ذات مقدس سے نسبت ہے۔ ان کی توہین موجبِ کفر ہے۔ لوقال محمد درویشک بود او قال جامہ پیغمبر ریمناک بود۔ او قال۔ قد کان طویل الظُفر اذ قال علی وجہ الاھانۃ کفر (ہدایہ ، عالمگیری) پس جو شخص حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حملہ کرے اور کلماتِ گستاخانہ بلکہ ملحدانہ بکے اور اسی کو اپنا دین وایمان سمجھے وہ کب مؤمن رہ سکتا ہے۔ کیا ایمان اسی کا نام ہے کہ حضور کی شانِ والا میں زبان درازی کرے۔ دیکھو عاص بن وائل جس کی ادنیٰ گستاخی پر حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے سورۂ کوثر نازل فرما کر اپنے محبوب پاک کی کس قدر دلداری فرمائی اور اس کافر بدنصیب کو کیا کچھ نہ کہا اور اسی خبیث نے حضور کی شان اقدس میں لفظ ابتر استعمال کیا تھا اب کے ایمانداروں کی زبان سے جو کلمات سرزد ہو رہے

ہیں۔ کیا وہ عاص بن وائل کے قول سے کمتر ہیں۔ نہیں۔ اس سے بدرجہا بڑھ کر۔ پھر باوجود ان کفریات کے یہ مؤمن ہی رہے۔ استغفر اللہ! یہ لوگ قہر الٰہی کے مستحق وسزاوار ہیں۔ اگر جناب رحمۃ للعالمین کا واسطہ نہ ہوتا تو دنیا ہی میں عتابِ الٰہی ہوتا۔ یہ حضور ہی کا طفیل ہے کہ یہ یہاں مصوٗن ومحفوظ ہیں۔ مگر آخرت میں ان شانئك هو الابتر کے زمرے میں ہونگے۔ درمختار میں ہے ''الكافر بسبّ نبی من الانبیاء لاتقبل توبته مطلقا ومن شك فی عذابه و كفره كفر'' جو شخص کسی نبی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہے۔ اس کی توبہ بھی قبول نہیں اور جو شخص اس کے عذاب وکفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ جو صاحب دیوبندیوں کے کفر پر فتاوئ مع مواہیر دیکھنا چاہیں تو علمائے حرمین طیبین سے بڑھ کر کہاں کی ہوں گی جہاں سے دین کا آغاز ہوا۔ لہٰذا اپنے عام بھائیوں کی زیادتِ اطمینان کے لئے اعلان ہے کہ کتاب ''حسام الحرمین علی منحر الكفر والمین'' منگا کر دیکھیں جس کے ہر صفحہ پر اصل کتاب کی عربی عبارت اور اس کے مقابل سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ کوئی شہر، کوئی محلہ، کوئی مکان اہلسنت وجماعت کا اس کتاب سے خالی نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ ہر جگہ دیوبندیوں نے شور مچا رکھا ہے۔ یہ مبارک کتاب بوقت ضرورت تیز حربہ کا کام دیگی۔

فقیر پر تقصیر حافظ حاجی پیر سید ظہور شاہ واعظ الاسلام قادری جلال عفی عنه

فتوائے عالیجناب مولانا مولوی محمد صدیق صاحب بڑودی

سند یافتۂ مدرسۂ دیوبند وسابق مفتی سورتی مسجد رنگون

کیا فرماتے ہیں علمائے دینِ مبین ومفتیانِ شرعِ متین ان مسائل میں کہ

(۱) مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب ''حفظ الایمان'' کے صفحہ ۸ پر لکھا۔

''آپ کی ذات مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنوں بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے

لئے بھی حاصل ہے''۔ملاحظہ ہوعلم غیب کی دوقسمیں کیں علم کل اور علم بعض علم کل کا انکار کیااور علم بعض کو جانوروں پاگلوں کے علم کی طرح بتایاو العیاذ بالله تعالیٰ اس عبارت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و بے ادبی ہے یانہیں۔اور شریعت مطہرہ کی روسے مولوی صاحب موصوف کافر ہیں یا مسلمان بینوا توجروا؟

(۲)رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ میں ایک واقعہ چھاپا گیا کہ ایک شخص خواب میں لاالـــہ الا الـلـه اشرف علی رسول الله پڑھتا ہے۔جاگتا ہے تو بیداری میں ہوش کے ساتھ الـلـهـم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی پڑھتا ہےاور بیکار عذر یہ کرتا ہے کہ زبان میرے اختیار میں نہ تھی۔اوردن بھراس کا یہی حال رہتا ہے پھر مولوی اشرف علی

(۵) جو شخص ان اقوال کے قائلین کو ان کے ان اقوال پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانے وہ بھی کافر ہے یا نہیں بینوا توجروا

المستفتی۔ بوہرہ سلیمٰن رجب قادری برکاتی نوری غفرلہ از مقام پادرہ ریاست بڑودہ

الجواب ھو الموفق للصواب، الحمد لولیہ و الصلاۃ و السلام علی نبیہ ورسولہ و حبیبہ ۔اما بعد

(۱) حضور سرورِ کائنات، مفخرِ موجودات، علیہ افضل الصلوات واتم التسلیمات کا علم شریف وہ بحرِ ذخار اور دریائے ناپیدا کنار ہے، جس کی کوئی حد و غایت نہیں۔ آپ کو اولین وآخرین کا علم عطا ہوا حدیث مقدس علمت علم الاولین و الاخرین (او کما قال) اس

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

پس ایسے علم شریف ناپیدا کنار کو جانوروں اور پاگلوں کے علم کی طرح تحریر کرنا اور اس کے ساتھ تشبیہ دینا صراحۃً کفر وجہالت اور کھلی حماقت ونادانی ہے۔اور نبی برگزیدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی سخت توہین ہے۔اور آپ کی شان اقدس میں ایک شمہ برابر گستاخی کرنے والا قطعاً مرتد ہے اللھم احفظنا

(۲) حضرات انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کے علاوہ کسی غیر پر استقلالاً صلوٰۃ بھیجنا ہرگز جائز نہیں۔خواہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہوں یا اولیائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ۔ہاں تبعاً جائز ہے چنانچہ تفسیر احمدی میں آیۂ کریمہ ان اللہ وملئکتہ الآیہ کے تحت میں مرقوم ہے۔ثم انہم ذکروا ان الصلاۃ علی غیرہ والہ بطریق التبعیة جائز وبالاستقلال مکروہ تشبہ بالروافض پس نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے بعد میں قصد واختیار کے ساتھ ہوش وحواس کے درست ہوتے ہوئے عمداً کسی غیر کا کلمہ پڑھنا اور اس پر درود پڑھنا جیسا کہ سائل تحریر کررہا ہے اور پھر اس کے اس فعل کو تسلی بخش بتانا۔یقینی کفر وارتداد ہے

(۳) شیطان کے لئے تمام روئے زمین کا علم محیط نص سے ثابت ماننا اور حضور پر نور علیہ افضل الصلاۃ والسلام کا علم اس سے کمتر بتانا کما حررہ سائل یہ یقینی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت ترین توہین اور ایسا تحریر کرنے والا قطعاً مرتد ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کی تو وہ شان ہے کہ شیطان تو درکنار اولوالعزم انبیا علیہم الصلاۃ والسلام بھی اس کے قریب نہیں پہنچتے کمافی قصیدۃ البردۃ واللہ درہ حیث قال

فاق النبیین فی خلق وفی خلق
ولم یدانوہ فی علم ولا کرم
وکلھم من رسول اللہ ملتمس
غرفا من البحر او رشفا من الدیم
وواقفون لدیہ عند حدھم

مــن نــقــطة الــعــلــم اومن شـكـلة الـحـكـم

(۴) حضور نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کو خاتم النبیین نہ ماننا اور آپ کے بعد میں دوسرے نبی کے وجود کو ممکن اور جائز سمجھنا بلاشک نصوصِ قطعیہ صریحہ کا انکار ہے جو صراحۃً کفر وارتداد ہے۔ آیۂ کریمہ ما كـان محمد ابا احدمن رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين اس کے لئے دلیلِ قاطع وبرہانِ ساطع ہے۔ تفسیر احمدی میں ہے هذه الأية تـدل على ختم النبوة على نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صريحًا دوسری جگہ ہے وخـاتـم الـنبيين اى لـم يـبعث بعده نبى قط و اذانزل عيسىٰ فقد يعمل بشريعته ويكون خليفة له ولم يحكم بشطرمن شريعة نفسه وان كان نبيا قبله

(۵) سرورِ کائنات، فخرِ موجودات علیہ افضل الصلوات واتم التسلیمات کی شان اقدس میں ذرہ برابر گستاخی کرنے والا اور شمہ برابر توہین کرنے والا بلا ریب کافر ومرتد ہے۔ اور جو شخص ایسے گستاخ شخص کو اس کے اقوالِ کفریہ کا علم ہونے کے باوجود کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے۔ کتب عقائد میں صاف وصریح مرقوم ومسطور ہے۔ مـن شك فـى كـفـره وعذابه فقد كفر۔ اللهم ارزقـنـا خيـر الـداريـن واسـألك اللهم حبك وحب حبيبك صلى الله عليه وسلم۔ اللهم ارزقـنا زيارة حرمك وحرمه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من قبل ان تمتنا وتوفنا مسلمين والحقنا بالصالحين غير خزايا ولا نادمين ولا مفتونين۔ امين۔ يارب العالمين۔

كتبـه العبدالفقير الـى ربه الغنى محمد صديق البرودى غـفـر الله له ولوالديه ولمشايخه اجمعين۔

(۲۴۷) الجواب صواب والمجيب مصيب

الراقم احمد سيد خالد شامى عفى عنه

(۲۴۸) هذاهو الحق عندى۔

احقر الزماں محمد عبداللہ بڑودی غفرلہ الرحمن القوی

فتوائے دیگراز بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع مبین اس مسئلہ میں کہ کتاب حسام الحرمین شریف حق ہے یانہیں اور مسلمانوں کواس کے احکام کا ماننا اوران پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں۔بینوا توجروا۔

المستفتی۔بوہرہ سیٹھ سلیمٰن رجب قادری برکاتی نوری غفرلہ۔از پادرہ ضلع بڑودہ

الجواب

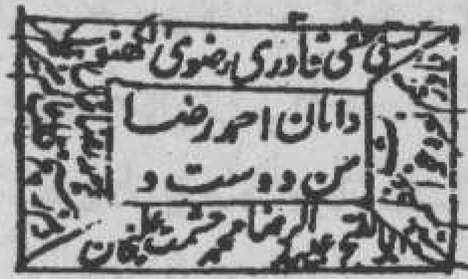
(۲۴۹) الحمد لله رب المشرقين و المغربين،الذى سل حسام الحرمين على منحر الكفر و المين، وافضل الصلاة واكمل السلام فى النشأ تين ، على حبيبه المزين بكل زين ، والمنزه من كل عيب و شين ، سيدالكونين،وجدالحسنين ، نبى القبلتين، وسيلتنا الى الله تعالىٰ فى الدارين،سيدنا ومولانا محمد واله وصحبه وابنه وحزبه اجمعين فى الملوين،امين يا خالق الكونين ۔

امابعد! کتاب برکت مآب،کامل النصاب حسام الحرمین شریف از اول تا آخر بالکل درست وصحیح ،بجا اورحق واجب العمل ،واجب الاعتقاد،واجب الاعتبار ہے۔ بلکہ حسام الحرمین شریف کھرے کھوٹے سچے جھوٹے کو پرکھنے کے لئے سچی کسوٹی اور صحیح میعار ہے۔اگراس کے تمام احکام کوبکشادہ پیشانی حق مان کران کے حضورسر تسلیم خم کردے معلوم ہوجائے گا کہ سچاسنی مسلمان ایماندار ہے۔اوراگر جان بوجھ کرانکار کیاتو کھل جائے گا کہ گمراہ،بدمذہب ،مکار ہے۔حسام الحرمین ایماں وسنت کاایک مہکتا گلشن لہکتا گلزار ہے جس کے پھولوں میں باغ حرم کے پھولوں کی خوشبو،جس کی بہار چمنِ طیبہ کی بہار ہے حسام الحرمین جلوۂ باطنه فيه الرحمة وظاهره من قبله العذاب کا آئینہ دار ہے کہ اہلسنّت کے لئے نمونۂ جنات تجرى من تحتها الانهار ہےاور بدمذہبوں منافقوں کے لئے قہر پروردگار ہے۔ دینداروں کے لئے نور، بے دینوں کے لئے نار ہے۔مسلمانوں کے لئے مہکتے ہوئے پھول اور بے ایمانوں کی آنکھوں میں کھٹکتا خار ہے۔حسام الحرمین دین وسنت کی سپراوردشمنان دین کے سروں پر شمشیرِ برق بار ہے۔پاک خدا کے پاک گھر کعبۂ معظمہ کی برہنہ تلوار ہے

۔پیارے نبی کی پیاری سرکار مدینۂ طیبہ کی تیغ آبدار ہے۔محمدی فوج ظفر موج مفتیان مدینۂ منورہ کا نیزۂ کا فرشکار ہے الٰہی لشکر ظفر پیکر یعنی علمائے مکۂ معظمہ کا خنجر خونخوار ہے کہ خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں بدگویوں کی گردنوں پر پڑتا وار پر وار ہے۔بے دینوں کو چارہ جوئی کا کہاں وار ہے۔حسام الحرمین کی وہ قاہر مار ہے کہ خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توہین وگستاخی کرنے والوں کے سینوں میں غار ہے۔ جسکا ہر وار وار سے پار ہے۔اور کیوں نہ ہو کہ اس کا مصنف محمدی کچھار کا شیر خونخوار ہے۔ حیدری اکھاڑے کا شہ زور پہلوان، میدانِ حمایتِ اسلام کا یکہ تاز شہسوار ہے۔جو علمائے کرام کی آنکھوں کا تارا، مفتیانِ عظام کے سروں کا تاج، امتِ مصطفیٰ کا پاسبان، حامیانِ ملت کا سردار ہے۔جس کی بلندیِ جلالت ورفعتِ وجاہت علمائے حرمین کے فرمان شهد له علماء البلدِ الحرامِ انه السید الفردُ الامامُ سے روشن وآشکار ہے۔جو دینِ پاک کا مجدد، ملتِ طاہرہ کا مؤید، علمائے اہلسنت کا امام اور پیشوائے نامدار ہے۔سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زندہ کرنے والا دشمنان مذہب اہلسنت کو خاک وخون میں لٹانے والا کفر وشرک کو مٹانے والا حمایت شریعت وطریقت کا علمبردار ہے۔اس مبارک فتاویٰ پر تصدیق کرنے والوں میں ہر ایک ساکن بلد اللہ الحرام یا مجاور آستانۂ سرکار ابد قرار ہے جو شخص جان بوجھ کر اسے نہ مانے وہ کافر مرتد عذابِ نار کا سزاوار ہے۔مستحق غضبِ جبار ہے لائقِ لعنتِ حضرتِ کردگار ہے۔موردِ قہرِ قہار ہے۔اور اس پر خدا کی سخت لعنت اور پھٹکار ہے۔کیونکہ اس نے اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت وجلالت ووجاہت کو اس قدر ہلکا جانا کہ ان کی توہین اور گستاخی کو کفر نہ مانا اور یہ ظاہر ہے کہ جس طرح اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین وگستاخی کرنے والا کافر ہے اسی طرح جو شخص اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی کو کفر نہ جانے وہ بھی اسلام سے خارج اور مرتد خاسر ہے۔بالجملہ بیشک فتاویٰ حسام الحرمین شریف حرف بحرف قطعاً حق وصحیح ہیں اور ان کو ماننے والے، ان پر سچے دل سے عمل کرنے والے سچے پکے سنی مسلمان سعید وصحیح ہیں اور بیشک قادیانی نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھی، تھانوی اپنے ان کفریاتِ واضحہ صریحہ خبیثہ ملعونہ کے سبب جو اصل فتاویٰ حسام الحرمین شریف میں بعبارا تہا منقول ہیں جن میں اللہ

کوئی ایسی تاویل وتوجیہ قطعاً ناممکن جو قائلین کو قطعی یقینی کفر وارتداد سے بچا سکے قطعاً یقیناً کافر مرتد لائق تذلیل وتوہین وواجب التفضیح ہیں۔ اور بیشک جو لوگ ان کے کفریات قطعیہ ملعونہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی انہیں مسلمان جانیں یا ان کے کافر ہونے میں شک رکھیں...... یا ان کو کافر کہنے میں توقف کریں وہ بھی خارج از اسلام داخل کفر قبیح ہیں۔ اور بیشک ان فتاوئ کا ماننا مسلمانوں پر فرض دینی اسلامی قطعی یقینی اور ان پر عمل کرنا حکم شرعی لازم حتمی۔ ھذا ماقول وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد و باللہ التوفیق وعلیہ الاعتماد واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔ الفقیر ابو الفتح عبید الرضا

کتبہ محمد المدعو حشمت علی القادری الرضوی اللکنوی غفرلہ ولابویہ واخویہ وجمیع اھل السنۃ والجماعۃ ربہ المولیٰ العزیز القوی آمین۔



فتوائے علمائے سندھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

استفتاء

چہ می فرمایند علمائے اہلسنّت ومفتیان دین وملت کثر اللہ تعالیٰ امداد ھم و کسر اضداد ھم دریں مسائل کہ مرزا غلام احمد قادیانی دعوائے نبوت کرد وحضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام را سخت ناپاک دشنامہا داد۔

از مولوی رشید احمد گنگوہی استفتا کردہ شد کہ:

"دو شخص در کذب باری گفتگو ے کردند برائے طرفداری یکے شخصِ ثالث گفت کہ من کے گفتہ ام کہ من قائلِ وقوعِ کذبِ باری ہستم۔ ایں قائل مسلمان ست یا کافر، بدعتی ضال ست یا منجملۂ اہلسنت باوجودیکہ قبول کرد وقوعِ کذب باری را"

مولوی رشید احمد گنگوہی فتوی داد کہ

"اگرچہ شخصِ ثالث در تاویلِ آیات خطا کرد۔ مگر وے را کافر یا بدعتی ضال نمی باید گفت۔ زیرا کہ وقوعِ خلف وعید را جماعت کثیرہ از علمائے سلف قبول می کند۔ خلف وعید خاص ست وکذب عام ست۔ زیرا کہ قول خلافِ واقع را کذب میگویند پس آن قول خلافِ واقع گاہے وعید می باشد گاہے وعدہ گاہے خبر، وایں ہمہ انواعِ کذب ست ووجودِ نوع وجودِ جنس را مستلزم ست۔ لہٰذا معنئ وقوعِ کذب (از باری تعالیٰ) درست شد اگرچہ بضمن فردے باشد۔ پس بناءً علیہ ایں ثالث را ہیچ کلمۂ سخت نباید گفت کہ دریں تکفیرِ علمائے سلف لازم می آید۔ حنفی را بر شافعی وشافعی را بر حنفی بوجہ قوت دلیل خود طعن وتضلیل کردن نمی رسد۔ ایں ثالث را از تضلیل وتفسیق مامون باید کرد۔"

مولوی قاسم نانوتوی در کتابِ خود مسمیٰ بہ "تحذیر الناس" بر صفحہ سوم نوشت

"در خیال عوام خاتمیتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بایں معنی ہست کہ زمانہ آنحضرت بعد زمانہ انبیاءِ پیشین ست وآنحضرت آخر الانبیاء ہست۔ مگر بر اہل فہم روشن باشد کہ در تقدم یا تاخرِ زمانی ہیچ فضیلت بالذات نیست۔ پس در مقامِ مدح ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمودن دریں صورت چگونہ صحیح می تواند شد۔ آرے اگر ایں وصف را از اوصافِ مدح نشمارند وایں مقام را مقامِ مدح نگردانند پس البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی درست میتواند بود۔ مگر من میدانم کہ کسے را از اہلِ اسلام ایں سخن گوارا نخواہد بود۔"

وبرہمیں صفحہ نوشت

''بلکہ بنائے خاتمیت برامر دیگرست کہ ازاں تأخرِ زمانی وسدّ بابِ مذکور خود بخود لازم می آید وفضیلت نبوی دو بالا می شود۔ تفصیلِ ایں اجمال آنست کہ قصہٗ موصوف بالعرض بر موصوف بالذات ختم میگردد چنانکہ وصف موصوف بالعرض مکتسب از موصوف بالذات میشود۔ وصفِ موصوف بالذات از دیگرے مکتسب ومستعار نمی شود''

وبرصفحہ چہارم نوشت

''بہمیں طور خاتمیتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را تصور فرمائید یعنی آنحضرت موصوف بوصف نبوت بالذات ہستند وسوائے ایشاں دیگر انبیاء موصوف بوصفِ نبوت بالعرض۔ نبوتِ دیگر انبیاء فیض آنحضرت است مگر نبوت آنحضرت فیض دیگرے نیست (بہمیں معنے) بر آنحضرت سلسلہ نبوت مختتم میشود''

وبرصفحہ چہاردہم نوشت

''اگر اختتامِ نبوت بایں معنے تجویز کردہ شود کہ من گفتم پس خاتم شدنِ آنحضرت فقط بہ نسبت انبیائے گزشتہ خاص نباشد بلکہ اگر بالفرض در زمانہ آنحضرت ہم نبی دیگر بمقام دیگر شود دراں حال ہم خاتمیتِ آنحضرت بحال خود باقی میماند''

وبرصفحہ بست وہشتم نوشت

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ہم نبی دیگر پیدا شود۔ دریں صورت ہم در خاتمیت محمدیہ ہیچ فرقے وخللے نخواہد افتاد''

مولوی خلیل احمد انبیٹھی کتابے بنامِ براہین قاطعہ نوشت و اُستاذش مولوی رشید احمد گنگوہی حرف حرفِ ایں کتاب را تصدیق نگاشت۔ دریں کتاب برصفحہ پنجاہ ویکم می نویسد

''الحاصل غور می باید کرد کہ حال شیطان وملک الموت را دیدہ علم محیط زمین را برائے فخر عالم خلاف نصوص قطعیہ بلادلیل محض قیاس فاسدہ

ثابت کردن اگر شرک نیست پس کدامے حصۂ ایماں است۔ برائے شیطان ایں وسعتِ علم بنص ثابت شد بر وسعتِ علم فخر عالم کدام نص قطعی ہست کہ بآں ہمہ نصوص رارد کردہ یک شرک ثابت میکند۔"

مولوی اشرف علی تھانوی در کتاب خود مسمیٰ بہ حفظ الایمان بر صفحہ ہشتم نوشت

"برائے ذاتِ مقدسہ آنحضرت علم غیب ثابت کردن اگر بقول زید صحیح باشد پس امر دریافت طلب اینست کہ مراد ازیں غیب آیا بعض غیب ست یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہستند پس دریں علمِ غیب تخصیصِ حضور چیست۔ مثل ایں علم غیب برائے زید وعمر بلکہ برائے ہر صبی ومجنوں بلکہ برائے جمیع حیوانات وبہائم نیز حاصل ست زیرا کہ ہر کسے راامرے معلوم باشد کہ از دیگرے مخفی ست پس باید کہ ہمہ را عالم الغیب گفتہ شود پس اگر زید التزام بکند کہ آرے من ہمہ را عالم الغیب خواہم گفت پس علمِ غیب را منجملہ کمالاتِ نبویہ چرا شمردہ می شود۔ وصفے کہ دراں خصوصیت مؤمن بلکہ خصوصیت انسان ہم نباشد او از کمالاتِ نبوت چگونہ تواند شد۔ واگر التزام کردہ نشود پس درمیان نبی وغیر نبی وجہ فرق بیان کردن ضرورست واگر تمام علوم غیب مراد ہستند بایں طور کہ فردے از افراد علم غیب خارج از علم نبوی نماند پس بطلان ایں امر بدلیل نقلی وعقلی ثابت ست۔"

اکنوں علمائے ربانیین وفضلائے حقانیین براہِ ہمدردیِ اسلام ومسلمین بلاخوف لومۃ لائم اظہار حق فرمایند کہ آیا از مذکورین۔

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کافر مرتد ست یا نے بینوا توجروا۔

(۲) مولوی رشید احمد گنگوہی کہ وقوع کذب باری را درست گفت مرتکبِ تکذیبِ خدائے قدوس وسبوح جل جلالہٗ ہست یا نے۔ بینوا توجروا۔

(۳) مولوی قاسم نانوتوی کہ معنے ختم نبوت را تحریف کرد وخاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء را غلط وخیال عوام گفت ومعنی خاتم النبیین نبی بالذات ساخت پیدا شدن نبی جدید بعد زمانہ نبوی ہم تجویز کرد، آیا منکر مسئلہ ضروریۂ دینیۂ ختم نبوت ہست یا نے۔ بینوا توجروا۔

کونسل بورڈ کے سالانہ شرعی سیمینار کے آخری دن کے موقع پر نائب قاضی القضاۃ شرعی، وارثِ علوم صدر الشریعہ علیہ الرحمہ، حضرت علامہ ضیاء المصطفی صاحب المعروف محدثِ کبیر مدظلہٗ الاقدس نے میرا یہ استفتاء جو مع منسلکات ملاحظہ فرما چکے تھے۔ کتاب "الصوارم الہندیہ" میں سید جیلانی میاں صاحب کچھوچھوی کی تصدیق شائع کرنے پر حضرت مولانا محمد یونس صاحب نائب صدر المدرسین جامعۃ الرضا اور حضرت مولانا معین الدین صاحب مدرس جامعۃ الرضا اور بہت سے علماء وطلباء کی موجودگی میں تقریری مسئلہ بتا کر مجھ مستفتی کو جیلانی میاں صاحب کچھوچھوی کی تصدیق کتاب "الصوارم الہندیہ" میں شائع کرنے پر عند الشرع بری فرمایا۔ الحمد للہ رب العالمین۔

مگر شرعی سیمینار کی مصروفیات کے باعث تحریری فتویٰ عطا فرمانے کا موقع نہ تھا۔ ساتھ ساتھ حضرت ہی کے والدِ ماجد صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ المجید کے اہتمام سے ۱۳۳۴ھ میں چھپی ہوئی کتاب "سد الفرار علی صید الفرار" مصنف حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ کو جدید طرزِ کتابت وطباعت کے ساتھ دار العلوم رضائے خواجہ اجمیر شریف کے شعبۂ نشر و اشاعت سے طبعِ نو کی اجازت، دعا وکلماتِ تبریک کے ساتھ مرحمت فرمائی۔ انشاء اللہ تبارک وتعالیٰ شعبۂ نشر واشاعت دار العلوم رضائے خواجہ اجمیر شریف کتابِ مذکور کو جلد شائع کرے گا۔

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَان. وَاتَّقُوْا اللّٰہَ . اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ (پارہ ۶ سورۂ مائدہ)

ترجمہ: نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

سائل دعا

ارشاد احمد مغربی رضوی

تاریخ طبع: 17 رمضان المبارک، 1429

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) راقم الحروف ارشاد احمد مغربی رضوی قادری چشتی مقیم حال دارالخیر اجمیر معلی نے خالص جذبہ سنیت کے تحت "الصوارم الہندیہ" کو جو حسام الحرمین پر علمائے اہلسنت کثرہم اللہ تعالیٰ کی تصدیقات مبینہ کا حسین مجموعہ ہے۔ ایک سال قبل ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۰۰۷ء میں اجمیر معلی سے جدید کمپوزنگ اور طباعت کے ساتھ نشر کیا۔ جس میں چند موجود علمائے اہلسنت اور مشائخ کرام کی تصدیقات کا اضافہ بھی کر دیا ہے۔

ان تصدیقات میں مولانا سید جیلانی میاں کچھوچھوی کی تصدیق بھی شامل ہے جن کے متعلق ان کے عم محترم ملقب بہ مجدد دوراں غوث زماں مفتی سواد اعظم تاجدار اہلسنت امام المتکلمین حضور شیخ الاسلام و المسلمین سلطان المشائخ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی کی جانب سے فتویٰ شائع ہوا ہے۔

جس وقت میں نے مولانا جیلانی میاں کچھوچھوی کی تصدیق حاصل کی تھی اس وقت بھی مجھے یہ علم تھا کہ ان پر حضرت مدنی میاں کی جانب سے حکم کفر عائد ہوا ہے کیونکہ اس وقت "صحیفہ ہدایت" نامی کتاب مطبوعہ مئی ۲۰۰۷ء ناشر سید محمد قاسم اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی منظر عام پر آ چکی تھی جس میں جیلانی میاں پر حکم کفر کے ساتھ ہی مجھے ان کی توبہ کا بھی علم ہو گیا۔ بریں بنا میں نے الصوارم الہندیہ میں جیلانی میاں کچھوچھوی کی تصدیق شائع کر دی۔

اب میں علمائے ذوی الاحترام بالخصوص تاج الشریعہ فقیہ اسلام وارث علوم امام احمد رضا حضور ازہری میاں قبلہ دامت برکاتہم العالیہ اور شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کی خدمت میں بصد ادب و احترام عرض گزار ہوں کہ جس شخص پر ایک مشہور و معروف عالم اور شیخ طریقت کی جانب سے حکم کفر نافذ ہوا اس کی تصدیق کو الصوارم الہندیہ میں شائع کرنے کی وجہ سے مجھ پر کیا حکم شرع نافذ ہوتا ہے؟

(۲) کمپوزنگ کی غلطی سے الصوارم الہندیہ میں بعض مقامات پر فحش غلطی شائع ہو گئی ہے مگر وہ سب میرے عدم علم اور کمپوزر کی غلطی سے ہوا اس طرح کی غلطی کی بنا پر بحیثیت ناشر میرے لئے کیا حکم ہے۔

المستفتی

گدائے خواجہ سگ بارگاہ رضویت

ارشاد احمد مغربی رضوی قادری چشتی

مقیم حال دارالعلوم رضائے خواجہ مسجد بڑی چناٹی

امام باڑہ روڈ، محلہ شورگران، دارالخیر اجمیر شریف، راجستھان۔ 305001

فون:0145-2623012، موبائل:09414355399

نوٹ: گدائے خواجہ ارشاد احمد آپ مفتیان اہلسنت والجماعت دام ظلہم کی خدمت میں فریقین اور ان کے حامیوں کی جانب سے مطبوعہ یا غیر مطبوعہ مضامین و کتب کی اصل یا زیروکس حتی الامکان اسی استفتاء کے ساتھ منسلک ہیں۔ فقط والسلام

آج بتاریخ ۱۲ جمادی الاخرہ ۱۴۳۰ھ مطابق ۵ جولائی ۲۰۰۹ء بروز ہفتہ کتب استفتاء مع ۱۸ منسلکات حضرت مولانا حافظ و قاری ارشاد احمد صاحب نے مجھ کو عنایت کیا اور میں نے مرکزی دارالافتاء میں اس کو وصول کیا

محمد یونس رضا

مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف

(۴) مولوی خلیل احمد انبیٹھی کہ علم محیط زمین رابرائے شیطان وملک الموت ثابت بنصوص گفت واثبات ہمیں علم رابرائے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک گردانید آیا علم شیطان رازائد از علم نبوی گفتِ یانے۔ وانبیٹھی مذکور توہین وتنقیص کنندہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہست یانے بینوا توجروا۔

(۵) مولوی اشرف علی تھانوی کہ علم غیب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رامثل علم غیب جانوراں وچارپایگاں وبچگاں ومجنونان گفت آیا اہانت استخفاف کنندۂ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہست یانے۔ بینوا توجروا۔

المستفتی:۔ فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ ولا بویہ ربہ القوی مدرس مدرسہ اہلسنت وجماعت پادرہ ضلع بڑودہ ملک گجرات

بسم الله الرحمن الرحیم

(۲۵۵) الحمد لله رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین واله واصحابه اجمعین۔

جواب سوال اول۔ مرزا غلام احمد قادیانی کہ دعویٔ نبوت ورسالتِ خود کردہ است چنانکہ از کتبِ مصنفۂ اوظاہر ست ہیچ کس رااز اہل اسلام درالحاد وزندقہ ٔاواختلاف نیست۔

مرزا غلام احمد قادیانی درصفحہ (۱۱) از کتابِ خود ''دافع البلا'' اعلان می کند کہ سچا ''خداوہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا''

ودر صفحہ دہم میگوید۔

''بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔''

ودر صفحہ ۲۱۷ گوید۔

''اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔''

ودر صفحہ ۲و۳ کتاب ''تریاق القلوب'' میگوید کہ

منم مسیح ببانگِ بلند میگویم
منم خلیفۂ شاہی کہ بر سما باشد
منم مسیحِ زمان و منم کلیمِ خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

ودر کتاب تتمہ "حقیقۃ الوحی" صفحہ ۴۹۷ میگوید۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

ودر حاشیہ مطلب ایں شعر مےنویسد کہ

"اکثر ناداں اس مصرعہ کو پڑھ کر نفسانی جوش ظاہر کرتے ہیں مگر اس مصرعہ کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ امت محمدیہ کا مسیح امت موسیہ کے مسیح سے افضل ہے۔"

ازیں عبارات مرزا قادیانی صاف معلوم شد کہ مرزا غلام احمد خود را نہ فقط نبی و رسول میگوید بلکہ از انبیا علیہ السلام خود را افضل و اعلیٰ می داند و توہینِ انبیا علیہم السلام برملا کردہ ضروریاتِ دین را صریح تکذیب می نماید و صاحب فصول عمادی نوشتہ است کہ اگر کسے گفت کہ من رسولِ خدا ہستم یا ایں لفظ گفت کہ من پیغمبرم کافر می شود و اگر کسے ازو معجزہ طلب کرد، آں ہم کافرست۔ چرا کہ دعویٰ اور ا محتملِ صدق دانست و اگر بغرض عاجز کردن او می گوید پس کفر نیست۔ ولفظہ' ھکذا قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یریدبہ من پیغام می برم یکفر ولوانہ حین قال ھذہ المقالۃ طلب غیرہ منہ المعجزہ قبل یکفر۔ والمتأخرون من المشایخ قالوا ان کان غرض الطالب تعجیزہ وافضاحہ لا یکفر۔ انتھی۔ وایں مضمون در فتاویٰ ہندیہ و جامع الفصولین ہم مذکورست و در اشباہ و نظائر در آخر باب ردّہ می نویسد کہ اذالم یعرف ان محمد اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات۔ انتھی۔ یعنی کسے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را آخرین انبیا نمی داند کافرست چرا کہ ایں عقیدہ از ضروریاتِ دین ست و در شفائے قاضی عیاض تصریح فرمودہ است کہ و کذلک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولھم ان الائمۃ افضل من الانبیاء۔ انتھی۔ وعلامۂ

قسطلانی در جلد اول ارشاد الساری شرح صحیح بخاری در صفحہ ۵۷ امی فرماید النبی افضل من الولی وھو امر مقطوع بہ و القائل بخلافہ کافر لانہ معلوم من الشرع بالضرورۃ ۔انتھی۔ ھذا ماظھر لی فی ھذا الباب۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب.

جواب سوال دوم۔ مولوی رشید احمد گنگوہی سرگروہ علمائے دیوبند در فتوٰی مذکورۂ خود علی الاعلان گفت کہ معنی وقوع کذب باری تعالیٰ درست شد اگر چہ در ضمن فردے باشد بنابرایں عقیدہ برصدق قرآن شریف کہ اصل اصول اسلام وایمان ست۔ چرا کہ اگر در کدام یک سخنے کاذب بودن باری تعالیٰ ظاہر شد پس بر دیگر اقوالش چگونہ اعتماد ویقین خواہد شد۔ تعالیٰ اللہ عما یقولون علوا کبیرا ۔ مطلب ایں ست کہ از روئے ایں عقیدۂ فاسدہ نہ اسلام باقی می ماند، نہ اصول وفروع آں ۔نعوذباللہ من ھذہ العقیدۃ الشنیعۃ۔ چرا کہ بسبب وقوع کذب باری تعالیٰ از ہمہ ضروریاتِ دین دست شستہ شد، نہ بر خدائے تعالیٰ ایمان ماند، نہ بر قرآں، نہ بر رسالتِ رُسُل، نہ بر ملائکہ، نہ بر قیامت وحشر ونشر وعذاب وثواب، بلکہ ہیچ چیز در دست نماند۔ وقدرو اللہ تعالیٰ علی ھذہ العقیدۃ الفاسدۃ حیث قال جل شانہ وعزبرھانہ۔ وقد قدمت الیکم بالوعید ما یبدل القول لدیَّ و ایضا قال عز من قائل ولن یخلف اللہ وعدہ وعیدہ کماذکرہ الشامی فی ردالمحتار و ایضا قال اللہ تعالیٰ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا اولئك یعرضون علی ربھم ویقول الاشھاد ھؤلا الذین کذبوا علٰی ربھم الا لعنۃ اللہ علی الظالمین۔ یعنی کیست ظالم تر ازاں شخصے کہ تہمتِ کذب بر خدائے تعالیٰ می بندد۔ ایں کساں در حضورِ ربّ خویش حاضر کردہ خواہند شد و گواہاں خواہند گفت کہ ایں آں کساں اند کہ بر ربّ خویش کذب بستند۔ خبردار شوید بر ظالماں لعنتِ خداست۔ قال الرازی فی التفسیر الکبیر۔ قال المحققون اذا ثبت ان من افتری علی اللہ و کذب فی تحریم مباح استحق ھذا الوعید الشدید فمن افتری علی اللہ الکذب فی مسائل التوحید ومعرفۃ الذات والصفات والنبوۃ والملئکۃ ومباحث المعاد کان وعیدہ اشد واشق۔انتھی۔ وظاہر ست کہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی در فتوائے خود مذکورۂ بالا نصوص قطعیہ را غیر صادق وبے اعتبار ساخت، تکذیبِ آنہا کردہ باب ضلالت والحاد را برائے اغوائے عوام

خلق اللہ کشادہ است، چرا کہ در جوابِ خود تصریح نمود کہ قائلِ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ را کافر یا فاسق ضال نباید گفت۔ حالانکہ از عقائدِ ضروریۂ اہل اسلام ایست کہ حق تعالیٰ را از شائبۂ جمیع نقائص منزہ و برتر یقین کردن باید۔ کماصرح به فی العقائد العضدية حيث قال وهو تعالىٰ منزه عن جميع النقائص كما سبق من اجماع العقلاء على ذالك۔ انتهى۔ وکسے کہ چنیں عقیدہ ندارد یعنی حق تعالیٰ را از عیوب و نقصائص منزہ نگوید آنکس بلا اشتباہ مبتدع وضال ست واز اہل سنت و جماعت خارج ست۔ چنانچہ در فتاویٰ عالمگیریہ مطبوعۂ مصر جلد دوم صفحہ ۲۵۸ تصریح کردہ است حيث قال يكفر اذا وصف الله تعالىٰ بمالا يليق به او نسبه الى الجهل او العجز و النقص۔ انتهى۔ و در جامع الفصولین مطبوع مصر جلد دوم صفحہ ۲۹۸ وفتاویٰ بزازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۲۳ مطبوعۂ مصری نویسد کہ لو وصف الله تعالىٰ بمالايليق به كفر۔ انتهى۔ و دریں شک نیست کہ از جملہ عیوب ونقائصِ کذب ہم یک شنیع وقبیح تر نقص است کماصرح به فی تفسير مدارك التنزيل تحت اية "من اصدق من الله حديثا" اى لا احد اصدق منه فى اخباره ووعده وعيده لاستحالة الكذب عليه تعالىٰ بقبحه، لكونه اخبارا عن الشى بخلاف ماهو عليه۔ انتهى۔ وہمچنیں علامہ قاضی بیضاوی در تفسیرِ خود زیرِ آیتِ مذکورہ می فرماید انكار لان يكون احدا اكثر صدقا منه فانه لايتطرق الكذب الى خبره بوجه لانه نقص وهو على الله تعالىٰ محال۔ انتهى۔ وايضا قال فى تفسير الخازن تحت الاية المذكورة يعنى لا احد اصدق من الله فانه لايخلف الميعاد ولا يحوز عليه الكذب۔ انتهى۔ ازیں عباراتِ تفاسیر معتبرۂ اہل السنۃ والجماعۃ مبرہن گشت کہ حق تعالیٰ از شائبۂ نقص وکذب منزہ و برتر ست۔ وکذب از حق تعالیٰ ممتنع ومحال ست وکسے کہ نسبت کذب بہ او تعالیٰ می دہد ملحد صریح وزندیق قبیح ست۔ قبل ازیں در بعض رسائل علمائے دیوبند ایں عقیدۂ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ بمطالعہ رسیدہ بود۔ مگر از تقیۂ ایں قولِ فاسد اعنی وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ را انکاری کردند۔ اکنوں معلوم شد کہ امامِ طائفۂ علمائے دیوبند مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی قائلِ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ را بزور در دائرۂ اہلِ سنت داخل کردہ در تنقیصِ شانِ الوہیت سعی بیجا نمودہ، واز عقیدۂ امکانِ کذبِ او تعالیٰ قدم افزودہ، تائیدِ وقوعِ

کذبِ باری تعالیٰ ہم می نماید۔ کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا۔ چونکہ اہلِ ہوادر مسئلۂ امکانِ کذب عوام را فریب دادہ بر ایمانِ خلق اللہ دست دراز می کنند۔ لہٰذا ضروری شد کہ بطریقِ اختصار ردِ دلائل واہیۂ اہلِ توہب نمودہ، فریب بازیِ ایں قوم ظاہر کردہ شود۔ و باید دانست کہ وہابیاں ہمیشہ عقیدۂ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ پیش کردہ مردماں را ایں فریب می دہند کہ در مسئلۂ خلف الوعید علمائے اشاعرہ کہ سلفِ اہلسنّت اند اختلاف می دارند۔ و خلف وعید یک شاخ امکان کذب ست چرا کہ وعید ہم یک خبر ست پس خلاف آں کذب خواہد شد۔ حالانکہ ایں صریح فریب بازی اہلِ مذاہبِ باطلہ است کہ خلافِ حق را با حق آمیختہ دامِ تزویر می نہند۔ اکابرِ اہلِ سنت در تصانیفِ خویش ایں حقیقت را مثل آفتاب روشن کردہ اند کہ کسانیکہ خلف الوعید را قائل اند آنہا میگویند کہ خلف وعید چیز دیگر ست و کذب چیز دیگر کہ بیک دیگر ہیچ تعلق ندارند۔ چرا کہ وعید انشائے تخویف ست یعنی پیدا کردن خوف و ظاہر ست کہ صدق و کذب بخبر تعلق میدارند نہ بہ انشاء۔ لہٰذا خلفِ وعید در کذب داخل نخواہد شد۔ باقی خلف وعد کذب ست کہ بر خلافِ واقع خبر دادن را میگویند و ازیں سبب گفتہ اند کہ خلف الوعید از خدا تعالیٰ فضل و کرم ست و خلف الوعد از حق تعالیٰ محال و نقص ست۔ کما صرح به فی مسلم الثبوت وشرحه فواتح الرحموت لمولانا بحر العلوم اللکنوی۔ و نص العبارة هکذا۔ الخلف فی الوعید جائز فان اهل العقول السلیمة یعدونه فضلا لا نقصا، دون الوعد فان الخلف فیه نقص مستحیل علیه سبحانهٗ وتعالیٰ ورد بان ایعاد الله تعالیٰ خبر فهو صادق قطعا لاستحالة الکذب هناك واعتذر بان کونه خیرا ممنوع بل هو انشاء للتخویف فلا بأس فی الخلف۔ انتهی۔ ازیں عبارت چوں روزِ روشن ظاہر شد کہ کسانیکہ قائلِ خلف الوعید اند اوشان ازیں خلف الوعید معنی کذب و خلافِ وعدہ ہر گز نمی گیرند۔ بلکہ کذب را نقص و محال گفتہ حق تعالیٰ را منزہ و مبرّا از کذب یقین می کنند نہ مثل وہابیاں خذلهم الله تعالیٰ کہ از خلف وعید خواہ مخواہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ ثابت می کنند کہ صریح نقص و عیب ست۔ صاحب ردالمحتار در فصل تالیف الصلوٰۃ از جلد اول در خلفِ وعید اختلافِ اشاعرہ بیان کردہ می فرماید۔ هل یجوز الخلف فی الوعید فظاهر ما فی المواقف و المقاصد

ان الاشاعرة قائلون بجوازه لانه لا یعد نقصا بل جودا و کرما ۔ وصرح التفتازانی بان المحققین علی عدم جوازہ۔انتھی۔ ازیں عبارت معلوم شد کہ محققین اشاعرہ قائل خلف وعید عیستند وغیر محققین نیز آں را کذب ونقص نمی گویند، بل جود وکرم می گویند۔بس حاصل تمامی ایں تحقیق آنست کہ کسے از اہلِ اسلام خلفِ وعید را بمعنیٰ کذب نگرفتہ ووہابیاں قاتلھم اللہ تعالیٰ برائے فریب دادنِ عوام ایں افترا ایجاد نمودند کہ خلفِ وعید از افرادِ امکانِ کذب ست ھذا ما تیسر لی فی ھذا الباب ۔ واللہ اعلمُ باالحق والصواب۔

جواب سوال سوم:ازعبارتِ کتاب تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی (بانی مدرسہ دیوبند) تصریحاً لائح گشت کہ خاتمیتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بایں معنیٰ نیست کہ آخر الانبیاء است ودر زمانہ از ہمہ ابنیائے آخر است واز خاتمیتِ رسول اللہ معنی آخر الانبیاء فہمیدن خیالِ عوامِ بے فہم ست ۔ الخ ۔ حالانکہ از تمام مفسرین ومحدثین ومتکلمین اہل السنۃ والجماعۃ تواترِ ایں معنیٰ یعنی خاتم النبیین بودنِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی آخر الانبیاء از صحابہ وتابعین وائمۂ مسلمین رضوان اللہ علیھم اجمعین مروی ومنقول ست ۔ وایں معنیٰ گرفتن از ضروریاتِ دین شدہ است ۔ چنانچہ در اشباہ در آخر باب ردہ تصریح کردہ کہ اگر کسے سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم را آخر الانبیاء نمی داند از اسلام خارج ست چرا کہ حضورِ انور را آخر الانبیاء دانستن از ضروریاتِ دین ست وعبارۃ الاشباہ ھکذا ۔ اذالم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم، لانہ من الضروریات ۔ انتھی ۔ مزید عجب مولوی صاحب نانوتوی اینست کہ میگوید خاتمیتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را بمعنی آخر الانبیاء در فضیلت ومدحِ آنحضرت ہیچ دخل نیست ، حالانکہ علامہ قاضی عیاض در کتاب 'شفا' وعلامہ قسطلانی شارح بخاری در "مواہب لدنیہ" می آرد کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بایں چنیں الفاظ فضائل ومناقبِ عالیۂ فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفاتِ وے بصیغۂ ندا بیان فرمودہ اند حیث قال بابی انت وامی یارسول اللہ لقد بلغ من فضیلتك عنداللہ ان بعثك آخر الانبیاء وذکرك فی اولھم فقال واذاخذنا من النبیین میثاقھم ومنك ومن نوح ۔ الآیۃ ۔ ھذا واللہ سُبحانہ وتعالیٰ

اعلم وعلمہ اتم و احکم۔

جواب سوال چہارم: از عبارت کتاب ''براہین قاطعہ'' مولفۂ مولوی خلیل احمد انبیٹھی ومصدقۂ مولوی رشید احمد گنگوہی صاف صاف ہویدا می شود کہ علمِ شیطان وملک الموت علیہ السلام از فخرِ دوعالم علیہ الصلاۃ والسلام وسیع ترست وایں وسعت از نصوص قطعیہ ثابت ست۔ وبرائے فخرِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بقدر وسعتِ مذکورہ تسلیم کردن شرک و بے ایمانی ست۔ الخ۔ ازیں عبارت چند وجوہ خرابی وفسادِ عقیدۂ اسلامیہ لازم می آیند۔ یکے توہین واستخفاف حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ درمقابلۂ علم بے پایان آنحضور علیہ السلام علمِ شیطانِ لعین را زائد گفتہ شد۔ دیگر آں وسعتِ علمی را کہ برائے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کردن شرک و بے ایمانی گفتہ است۔ برائے ملک الموت علیہ السلام وشیطانِ لعین نہ فقط تسلیم کردہ است بلکہ بموجب خیالِ باطل خود مثبت بنصوصِ قطعیہ گفتہ است۔ حالانکہ ایں عقیدۂ مسلمۂ اہل اسلام است کہ چیزے کہ مستلزمِ شرک ست آنرا برائے ہر کس از ماسوی اللہ تعالیٰ تسلیم کردن شرک وکفرست۔ افسوس کہ مصنف براہین قاطعہ دریں مسئلہ بدیہیہ چہ قدر از راہِ حق دور افتادہ کہ اثباتِ وسعتِ علمی را درحقِ فخرِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بے ایمانی وشرک می داند وبرائے ملک الموت وشیطانِ لعین عین ایمان می پندارد۔ یاللعجب مصنف صاحب درخمارِ وہابیت از کجا تا کجا رسیدہ است وبرخود الزامِ مشرک شدن و بے ایمانی ثابت کردہ است وللہ در من قالہ۔

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اگرچہ مولوی خلیل احمد صاحب مصنف ''براہین قاطعہ'' بلکہ تمامی وہابیاں از وسعتِ علمِ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نہ فقط منکر بلکہ قائل را مشرک بے ایماں میگویند۔ مگر درحقیقت وسعتِ علمی سردارِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم از آیاتِ قرآنیہ واحادیثِ صحیحہ چوں روز روشن ظاہر و باہرست۔ ولکن الوھابیین لایعلمون۔ وایں عقیدہ متفقہ اہلسنّت ست کہ علمِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از علمِ ہمہ مخلوقات وسیع تر و بے پایاں ست۔ وعلمِ تمامی مخلوقات بنسبتِ علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جزوی ست۔ وعلمِ حضورِ انور کلی ومعلوماتِ حضرت سید البشر صلی

اللہ علیہ وسلم بنسبتِ معلوماتِ خلاقِ عالم جل شانہٗ یک قطرہ از بحرِ ناپیدا کنار ست۔ ودریں جا بحث از علمِ مخلوق کہ بعطائے الٰہی شدہ است کردہ می شود وتصریحِ ایں الفاظ ازیں باعث ضروری افتاد کہ مفتریاں را موقعۂ افترا بدست نیاید۔ قال فی تفسیر المدارك تحت اية۔ "وعلمك مالم تكن تعلم" من امور الدين و الشرائع ومن خفيات الامور وضمائر القلوب "وكان فضل الله عليك عظيما" فيما علمك وانعم عليك۔ انتهى۔ وايضا قال فى الجلالين وعلمك مالم تكن تعلم من الاحكام والغيب وكان فضل الله عليك عظيما بذلك وغيره۔ انتهى۔ وامام زاہدی در تفسیر خود زیرِ آیت فاوحى الى عبده ما اوحى می نویسد ای تكلم ما تكلم یعنی بگفت با بندۂ خود انچہ گفت از ابتدا تا انتہا کہ ہمہ انبیاء رسل وہمہ خلائق عاجز آیند از دانستنِ تفسیر ایں ما بجز خداوند عز وجل ورسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ انتہی۔

ودر تفسیر روح البیان جلد سادس مطبوعہ مصر صفحہ ۲۴ می نویسد وكذا صار علمه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم محيطا بجميع المعلومات الغيبيه الملكوتيه كما جاء فى حديث اختصام الملئكة انه قال فوضع كفه على كتفى فوجدت بردها بين ثدى فعلمت علم الاولين والاخرين۔ وفى رواية علم ما كان وما يكون۔ انتهى۔ ودر تفسیرِ نیشاپوری زیرِ آیت شریفہ وجئنا بك على هؤلاء شهيدا۝ فرمود کہ روحِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع ارواح وقلوب ونفوس را مے بیند ومشاہدہ می فرماید لان روحه صلى الله عليه وسلم شاهد على جميع الارواح والقلوب والنفوس۔

وحضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمہ در تفسیر عزیز در جلد اوّل زیرِ آیت شریفہ "ويكون الرسول عليكم شهيدا" جگر اہل توہب را پارہ پارہ می کند ومی فرماید کہ

"یعنی وباشد رسولِ شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع ست بہ نورِ نبوت بر رتبۂ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ وحقیقتِ ایمانِ او چیست وحجابے کہ بدان از ترقی محجوب ماندہ است کدام است۔ پس اومی شناسد گناہانِ شمار او درجاتِ ایمانِ شمار او اعمالِ نیک وبد شمار را واخلاص ونفاق شمار الہٰذا شہادتِ او در دنیا وآخرت در حق اُمت مقبول و واجب العمل ست۔"

وآنچہ از فضائل ومناقب حاضرانِ زمانِ خود مثل صحابہ وازواج واہل بیت یا غائبان از زمانِ خود مثل اویس ومہدی ومقتلِ دجال یا از معائب ونقائصِ حاضراں وغائباں میفرماید اعتقاد براں واجب ست۔ انتہی

ودر تفسیر حسینی زیر آیت شریفہ خلق الانسان علمه البیان فرمودہ کہ بوجود آورد محمد را صلی اللہ علیہ وسلم وبیاموزانید وے را بیانِ انچہ بود وہست وباشد چنانچہ مضمون فعلمت علم الاولین والاخرین ازیں معنی خبر میدہد۔ انتہی۔

لہٰذا علمائے اہلسنّت تصریح فرمودہ اند کہ دربارۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چنیں گفتن کہ فلاں در علم از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ است وعلمِ حضورِ انور از اں کس کم ست ناجائز وناروا وکفر ست کہ بایں گفتنِ او تنقیصِ شانِ رسالت پناہ ومعیوب گردانیدنِ آنحضرت معلوم میشود۔ اگرچہ تصریحاً سب نداد۔ مگر حکم سبّ دہندہ وتنقیص کنندہ یک ست۔ قال القاضی عیاض فی الشفاء والعلامة شهاب الدین الخفاجی فی شرحه المسمی بنسیم الریاض۔ ان جمیع من سب النبی صلی الله علیه وسلم او شتمه او عابه وهو اعم من السب فان من قال فلان اعلم منه صلی الله علیه وسلم فقد عابه ونقّصه وان لم یسبه فهو سابّ۔ والحکم فیه حکم الساب من غیر فرق بینهما لانستثنی منه فصلا ای صورة ولا نمتری فیه تصریحا کان او تلویحا۔ وهذا کله باجماع من العلماء وائمة الفتویٰ من لدن الصحابة رضی الله عنهم الی زماننا هذا وهلم جرا۔ انتهی۔ مختصراً۔ دریں جا شعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ یاد می آید کہ در مدحِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گفتہ است۔ حیث قال۔

خُلقت مبرءا من کل عیب
کانك قد خلقت کما تشاء
واحسن منك لم ترقط عین
واجمل منك لم تلد النساء

سوم ازیں عبارتِ براہین ہویدا شد کہ کسے کہ علمِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را از علمِ شیطانِ لعین وملک الموت وسیع تر گوید (چنانچہ عقیدہ جمیع اہل السنۃ ست مشرک وبے ایمان

ست وایں نسبت شرک و بے ایمانی بہ امت مرحومہ دادن صریح ضلالت وخروج از دائرہ اسلام ست۔) حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ در کتاب ''شفا'' تصریح کردہ است کہ مایان قطعاً آں کس را کافر تسلیم می کنیم کہ درحقِ امت ایں چنیں لفظ گوید کہ دراں نسبتِ گمراہی بہ امت باشد حیث قال نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل به الی تضلیل الامة۔ انتھی۔ پس حاصل ایں ہمہ تحقیق آنست کہ مولوی خلیل احمد انبیٹھی کہ علم محیط زمیں را برائے شیطان وملک الموت ثابت بنصوص گفت واثباتِ ہمیں را برائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک گردانید۔ بلاشک علمِ شیطان را زائد از علمِ نبوی گفتہ توہین وتنقیصِ شانِ رسالت نمودہ است۔ وحکمِ توہین وتنقیص کنندۂ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از عبارتِ شفائے قاضی عیاض وشرح او مسمی بہ نسیم الریاض ظاہر است۔ وقد علمت من عبارته المذكورة فيما سبق ان من قال فلان اعلم منه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقد عابه ونقصه۔ فما بال من قال ان الشيطان اعلم منه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔ ونعوذ بالله تعالىٰ من امثال هذه الكلمات الكفرية۔ ولقد كان فى زوايا الكلام خبايا من تحقيق وسعة علم النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تركنا ذكر تفاصيلها مخافة الاطناب۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔ واليه المرجع والمآب

جواب سوال پنجم: از عبارت کتاب ''حفظ الایمان'' مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی چوں روزِ روشن ایں امر ہویدا گشت کہ علمِ غیب را دو قسم ست۔ یکْ محیط کلی کہ از وہیچ فرد خارج نشود۔ ایں قسم را عقلاً ونقلاً باطل تسلیم کرد۔ لہٰذا ایں قسمِ علم الغیب برائے سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاصل نشد۔

دوم علمِ غیبِ جزوی وبعض ایں قسم را برائے فخر دو عالم علیہ الصلاۃ والسلام اگرچہ مجبوراً تسلیم میکند مگر میگوید کہ ''دریں تخصیصِ حضورِ انور چیست؟ ایں چنیں علم برائے زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنوں بلکہ برائے جمیع حیوانات وبہائم حاصل ست پس دراں علم درمیانِ نبی وغیر نبی چہ فرق ست۔'' ودریں الفاظِ ناشائستہ آنقدر سخت استخفاف وگستاخی وتوہین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمودہ است کہ مثلِ آں از اہل اسلام متصور نیست۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در جلدِ سوم از رد المحتار در باب المرتد تصریح کردہ کہ امام

ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در کتاب الخراج میفرماید کہ اگر کسے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را دشنام داد یا تکذیب کرد یا تعییب یا تنقیص شانِ حضور انور نمود کافر گردد۔ نص العبارة هكذا۔

"ایما رجل مسلم سبَّ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و کذبه او عابه او نقصه فقد كفر بالله تعالیٰ و بانت منه امرأته۔" انتهی۔ و در قرآن شریف صحابۂ کرام را از لفظِ رَاعِنَا گفتن کہ ایہام معنی توہین داشت سخت ممانعت شدہ۔ اگرچہ غرضِ صحابۂ کرام ازیں لفظ گفتن تنقیصِ شانِ آں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرگز نہ بود۔ پس از علماء دیوبند افسوس صد افسوس ست کہ دیدہ و دانستہ الفاظِ توہین آمیز بر زبان می آرند بلکہ چھاپ کردہ مشتہر می سازند۔ اگر کسے فوٹوے ایں الفاظ گرفتہ در حق مولوی اشرف علی صاحب یا بزرگاں و استاتذۂ او کہ دریں قول ہمو ایش می باشند بگوید کہ:

مولوی اشرف علی صاحب و علمائے دیوبند علم محیط کلی ندارند کہ عقلاً و نقلاً غیر مسلم ست۔ باقی ماند علم جزوی پس دریں تخصیصِ مولوی اشرف علی و علمائے دیوبند چیست؟ ایں چنیں علم برائے ہر کناس و چمار بلکہ ہر خر و سگ و خنزیر حاصل ست۔ چرا کہ ہر یک را گونہ علم مثلاً کہ ایں چیز از خوردنی او ست حاصل است۔ اگر چنیں نیست۔ پس در میان علمائے دیوبند و بہائم خر و سگ وغیرہ وجہِ فرق بیان کردن ضروری است۔

پس ظاہر آنست کہ ایں الفاظ موہنہ را مولوی اشرف علی صاحب در حق خود و اساتذۂ خود ہرگز گوارہ نکند و اگر گوارہ فرماید پس او را مبارک و بر ایں تقدیر او را می باید کہ چنانچہ ایں الفاظ را در شانِ سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نوشتہ بذریعۂ رسالۂ مطبوعہ مشتہر کردہ است ہمچناں برائے خویش و اساتذۂ خویش نیز ایں الفاظ را بصورتِ اشتہار چھاپ کنانیدہ خود را مشتہر فرماید۔ و قبل ازیں در جواب سوالِ چہارم وسعتِ علم حضرت سردار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از جمیع مخلوقات بدلائل ساطعہ مبین و مبرہن کردہ شد کہ اعادۂ آں تحصیلِ حاصل و تطویلِ لاطائل ست۔ علامہ ابن جریر در تفسیرِ خود مطبوع مصر جلد دہم صفحہ (۱۰۵) از حضرت مجاہد شاگرد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم شانِ نزولِ آیت ولئن سألتهم ليقولن انما

کنا نخوض ونلعب قل ا بالله وآیته ورسوله کنتم تستهزؤن o لا تعتذر وا قد کفرتم بعد ایمانکم ۔(سورہ توبہ) بیان میفرمایند کہ ناقۂ شخصے گم شدہ بود۔ پس آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود کہ ناقہ درفلاں وادی است۔ پس یکے از منافقین گفت کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ازغیب چہ داند۔ وعبارۃ التفسیر ھکذا۔ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادی کذا و کذا وما یدریه بالغیب۔ انتھی۔ ازعبارتِ ایں تفسیر ظاہر شد کہ درحقِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گفتن کہ اواز علم غیب چہ داند صریح استہزاو تنقیصِ شانِ رسالت ست وتنقیصِ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفرست۔ کما ذکرہ فی شفاء القاضی عیاض وشرحه نسیم الریاض۔ ھذا ما ظھرلی فی ھذاالباب۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔ والیه المرجع والمآب۔

حررہ الفقیر صاحبداد السندھی السلطان کوٹی غفرله رب العباد۔

یوم الاثنین ۱۱ ذی القعدۃ الحرام ۱۳۴۷ھ

مطابق ۲۲۔ اپریل ۱۹۲۹ء

(۲۵۶) ایں تمامی اجوبہ حق صراح وصدق قراح ند فللّٰه در المجیب الفاضل والمحقق الکامل حیث سعی فی اظھار مکائد الوھابیین والردعلی خیالات اھل الزیغ المبطلین۔ جزاہ الله عنی وعن سائر المسلمین خیر الجزاء وحفظه عن السهو والزلل والخطا وانا المصدق۔

الفقیر محمد حسن الکتباری عفا عنه به الباری

(۲۵۷) الاجوبة کلها صحیحة ۔خادم حسین عفا عنه رب المشرقین۔

بلبیڈنہ آبادی

(۲۵۸) اصاب الفاضل التحریر فیما اجاب بالتحریر۔ انا المؤید الراحی رحمةرب الغنی۔

محمد ابراہیم الیاسینی عفاعنه الله العلی ناظم جمعیة الاحناف صوبہ سندھ

(۲۵۹) المجیب مصیب وجوابه حق صریح وصدق صحیح ۔

وانا المصحح الفقیر : قمر الدین العطائی مدیر رسالہ "مہر"

(۲٦٠) للہ در المحرر المحقق و الفاضل المدقق حیث اتیٰ باجوبۃٍ کافیۃٍ ودلائل شافیۃٍ سطع الحق بہاحق السطوع۔ ووضح الصدق بہا حق الوضوح۔ وماذا بعد الحق الا الضلال و الہادی ہو اللہ المتعال۔

وانا المصدق الفقیر: محمد قاسم المتوطن فی گڑھی یاسین، ضلع سکھر سندھ۔

(۲٦۱) الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔ فقیر عبدالستار، صدر مدرس جامعہ الٰہ آباد، نزدیک صحبت پور، ضلع سیوی، بلوچستان۔

(۲٦۲) ہذا ہو الحق و الحق احق ان یتبع۔ نمقہ الفقیر عبدالباقی الہمایونی عفی عنہ۔

(۲٦۳) بجناب اقدس حضرت حامیِ شرع متین، ماحیِ آثارِ راہزنانِ دین مولانا مولوی حشمت علی صاحب سلمہٗ

فقیر محمد حسن تسلیمات عرض میرساند واستدعاے دعاے خیر از حضورِ احباب میکند۔ از مدتے سوالہاے پنجگانہ براے تصحیح علماے سندھ بتوسط ایں گمنامِ بے بضاعت رسیدہ اند۔ الحال واپس رسیدہ اند بحضور عرض داشتہ شدہ اند۔ وایں فقیر بہ نسبتِ دشمنانِ حضورِ اقدس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ بموجب ولتعرفنہم فی لحن القول بخارِ عداوتِ آنہا از تحریرات وتقریراتِ خبیثہ آنہا دانستہ توقف را در شانِ آنہا جائز نمی داند و اقول انا لا اتوقف فی شانہم بل غضب اللہ علیہم وعلی اعوانہم۔

باید دانست کہ ارتدادِ مرزا غلام احمد قادیانی بدو طریق از اصولِ مذہب اہل السنۃ والجماعۃ ثابت ست۔ یکے دشنامِ دادن مرنبی اولوالعزم حضرت عیسیٰ بن مریم علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام ووالدۂ طاہرۂ ومطہرہ اورا۔ دوم صریح دعواے نبوت ورسالتِ او بعد خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ وبرہمیں دعواے رسالت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسیلمہ کذاب را مرتد وکافر دانستہ با او حکمِ جہاد جاری فرمود۔

مولوی رشید احمد گنگوہی بہمیں تحریر بیشک مرتکبِ تکذیبِ خداے قدوس وسبوح ست۔ مولوی قاسم کہ معناے ختمِ نبوت را تحریف کرد۔ وخاتم النبیین را بمعناے آخر الانبیاء

غلط وخیالِ عوام گفت۔ وپیدا شدنِ نبی جدید را بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم تجویز کرد۔ بیشک منکرِ مسئلہ ضروریہ دینیہ ختم نبوت ست۔

مولوی خلیل احمد کہ علم محیط زمیں را برائے شیطان وملک الموت ثابت بنصوص گفت واثبات ہمیں علم را برائے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شرک گفت۔ بیشک توہین وتنقیص کنندۂ حضورِ اکرم ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

وہم چنیں حال ست مولوی اشرف علی را خذلهم الله تعالیٰ ما اجرأهم علی هذه الكلمات الخبيثة الضالة المضلة "كَبُرَتُ كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا۔" والسلام علی من اتبع الهدیٰ۔

جنابِ من رائے فقیر اینست کہ تحریر نمود و انا استغفر الله العظيم لی ولكم ونسأل الله لنا ولكم الثبات والاستقامة فی الدين والدنيا والاخرة۔ ورحم الله عبدا قال امينا۔ والسلام عليكم وعلی من لديكم۔ ۱۶۔ ماہ ذی الحجہ الحرام ۱۳۴۷ھ۔

العبد الفقير محمد حسن الفاورقی المجددی عفی عنه ما كان منه

فتاویٰ ڈیرہ غازی خاں پنجاب

(۲۶۴) **الجواب** : بسم الله الرحمن الرحيم ۔اللهم صل وسلم وبارك علی نبيك محمد واله بعدد معلوماتك۔ میں یقین سے کہتا ہوں اور حق جل شانہ سے الحاح والتماس کرتا ہوں کہ میرے اس یقین کو قیامت کے لئے محفوظ و مأمون رکھ کر اُسے میری نجات اور فلاح کا موجب بنادے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحابہ وسلم بلاریب نبی آخر الزماں ہیں اور آپ کا تاخر، تاخرِ زمانی کہنا ضروریات دین سے ہے۔ اگر آپ کی کمال مدح آپ کے بعد انبیاء علیہم السلام کے مستفیض ہوکر تشریف لانے میں ہوتی ،جیسا کہ نانوتوی صاحب بیان کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے سوا ان آلہہ کا تعدد جائز کہنا پڑے گا جو صاحب اطاعت اور جناب باری عز اسمہ سے صاحب استفاضہ ہوں۔ یا حق جل شانہ کے حق میں اس طرح کی غایت ثنا وکمال مدحت ناجائز ہوگی۔ نانوتوی صاحب کا فقط نہیں

بلکہ وہابیہ کے باپ اسمٰعیل دہلوی اور اس کے بعد اس کے اتباع سب کا عوام کو دھوکہ دینے کیلئے یہ ایک عجیب ڈھکوسلہ ہے جو نانوتوی صاحب بیان کرتا ہے۔ نہیں معلوم کہ وہ اسے کمالِ عظمت کیوں نہیں سمجھتا کہ آپ کے بعد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس رتبہ عظمیٰ کا مستحق بھی کوئی نہ ہو اور کسی کے لئے آپ کے بعد ایسے منصب کی ضرورت ہو اور نہ وجہ ضرورت۔ اور گنگوہی خلف وعید کے مسئلہ پر بنا کرتے ہوئے بلاشک حق جل شانہ کے کذب اور وقوع کا مجوز ہو اور بلاشک حق جل شانہ کی گستاخی وتوہین ناقابل معافی وناقابل تلافی ہے۔ والعلم عنداللہ العلی العظیم۔ اس نے اپنی رستگاری اور نجات کی کوئی امید باقی نہیں رکھی۔

اور اسی طرح شیطان کے علم کو منصوص بنص ماننا اور آپ کے علم کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے مقابلے میں بیان کر کے یہ کہنا کہ (فخرِ عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے) الٰہی قیامت کے دن کونسی خزی اور کس خذلان کا موجب ہوگا۔ افسوس کہ ان اندھوں کو وعلمك مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیك عظیما لفظ باری جل شانہ (عظیم) پر اس قدر نظر بھی نہیں پڑی کہ عظمت کا انداز لافظ (باری جل شانہ) کے شانِ اعلیٰ کے مطابق مقصود ہے۔

اور تھانوی کی رسلیا کا فقرہ کہ (ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے) کیسی فاحشہ جہالت ہے۔ حق جل شانہٗ تو علمِ غیب پر خبردار کرنے کے لئے رسولوں کو پسند فرمائے کہ الامن ارتضی من رسول اور یہ مغرور کہے کہ زید وعمرو پاگل وبہائم وغیرہ کو حاصل ہے جزاھم اللہ تعالیٰ احسن ما جوزی بہ امثالھم۔

ناظرین بخدا کتاب حسام الحرمین علی راس الکفر والمین کو ضروری طور پر ہمیشہ اپنا ورد رکھو۔ جس میں یہ سب مسائل شرعی احکام مع جوابات مع جوابات مفتیان حرمین شریفین موجود ہیں زادھم اللہ شرفاً تعظیماً۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

وانا العبد العاصی المدعو با حمد بخش عفی عنہ ساکن ڈیرہ غازی خان۔

(۲۶۵) بلاشک یہ معنے خاتم النبیین کا جس کی لفظ مذکور سے ارادہ کرنے میں

ضرورت نہیں ہے بلکہ صحتِ ارادہ میں کلام ہے۔ ختمِ نبوت بمعنی لانبی بعدی کے منافی ہے۔ امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیۃ کو معنئ مذکور کی ادا میں نص بلا تاویل و تخصیص باجماع امت فرماتے ہیں اور شرعاً وقوعِ کذبِ باری کا قائل بلا خلاف کافر ہے۔ اور وقوعِ کذب کو خلف فی الوعید میں داخل کرنا اور خلف فی الوعید کو نوع کذب کا قرار دینا کمال ابلہ فریبی اور بیبا کی ہے۔ اور دلائلِ عقلیہ ونقلیہ دربارۂ احاطۂ علمِ نبی علیہ اکمل الصلوۃ والسلام جمیع اشیاء ماکان ومایکون کے بکثرت موجود ہیں خداوند تعالیٰ گستاخوں کو گستاخی کا نتیجہ دے گا۔ فقط

الفقیر فضل الحق عفا عنہ مدرس اول مدرسہ نعمانیہ ڈیرہ غازی خاں

(۲۶۶) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیشک بیشک کتاب مبارک حسام الحرمین شریف قطعاً یقیناً حق وصحیح ہے اور نانوتوی وگنگوہی وانبیٹھی وتھانوی وقادیانی میں سے ہر ایک اپنے کفریاتِ واضحہ شنیعہ ملعونہ کے سبب کافر مرتد فضیح ہے اور جو شخص ان میں سے کسی کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد اس کو مسلمان جانے یا اس کے کافر ہونے میں شک لائے یا اس کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی اسلام سے خارج، کافر واجب التقبیح ہے۔ ہم اس عقیدہ کو حق جانتے ہیں اور اس پر اپنے رب جل جلالہ سے اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اجر عظیم نعیم مقیم کی امید رکھتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الفقیر ابو الضمانۃ محمد امانۃ الرسول القادری البرکاتی النوری اللکنوی غفرلہ ابن حضرۃ اسد السنۃ سیف اللہ المسلول محمد ہدایۃ الرسول علیہ غفران الرب ورحمۃ الرسول (واعظ الاسلام منجانب سلطنت عالیہ آصفیہ حیدرآباد دکن)

فتوائے ماتر ضلع کھیڑہ

(۲۶۷) بیشک کتاب حسام الحرمین شریف مسلمانوں کے لئے نور اور بے دینوں کیلئے نار ہے۔ اہلِ ایمان کے لئے باغِ سنت کا مہکتا پھول اور بدمذہبوں کی آنکھوں میں کھٹکتا خار ہے۔ اہلسنّت کے لئے برداً وسلاماً کا نمونہ اور بے ایمانوں کے لئے غصہ وغیظ وغضب

وغم والم کا بھڑکتا انگار ہے۔ دین وسنت کی سپر اور کفر وبدعت پر تبر ہے۔

اللہ تعالیٰ اسکے مؤلف حضور پُر نور امام اہلسنّت، مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی حاجی شاہ عبدالمصطفی محمد احمد رضاخاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اپنی اور اپنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے شمار رحمتیں فرمائے۔ جنہوں نے یہ مبارک فتاوے شائع فرما کر مسلمانانِ ہند پر وہ عظیم احسان فرمایا ہے کہ ہندوستان کا کوئی سنی مسلمان آپ کے بارِ کرم سے سبکدوش نہیں ہوسکتا۔ جن علمائے کرام حرمین محترمین کی اس پر تصدیقات ہیں ان پر اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ وسلم کی رحمت ورضوان نازل ہو۔ افسوس اور ہزار افسوس کہ وثوق سے معلوم ہوا ہے کہ حسام الحرمین شریف کے مقرظین ومصدقین میں سے جو باقی تھے یا ان کی اولاد میں سے بچے رہ گئے تھے ان کو اس بڑھوتی عمر میں خلیل احمد انبیٹھی علیہ مایستحقہ نے جا کر اپنی آقائے نعمت ابنِ سعود مردود سے کہہ کر شہید کرادیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون واشد مقت اللہ علی کل کافر ملعون۔

فقیر خادم العلماء والسادات والفقراء پیر سید شفیع میاں غفرلہ فرزند وسجادہ نشیں حضرت پیر سید میاں صاحب قادری علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ مارتر ضلع کھیڑہ ملک گجرات۔

(۲۶۸) حضرت اخی المعظم پیر سید شفیع میاں صاحب قبلہ نے جو جواب تحریر فرمایا ہے حق وصواب ہے۔ میں سب سنی بھائیوں کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر سنی بھائی اس مبارک کتاب کو اپنی گھر میں رکھے۔ جو خود پڑھ سکتا ہے خود پڑھا کرے۔ ورنہ دوسرے سے پڑھوا کر سنا کرے۔

فقیر سید زین الدین علوی قادری غفرلہ بن حضرت پیر سید سید و میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔





۹۲/۷۸۶

فریقین کے منسلکات

۱۔ قاضی القضاۃ شرعی کونسل آف انڈیا کے نام جیلانی میاں کا مکتوب

۲۔ یونٹی آف مائنڈ (اتحاد فکری پر جیلانی میاں کا خطاب)

۳۔ سورت اسپریچول ڈکلیریشن اور فیورک میمورنڈم (انگلش، اردو)

۴۔ اشرف الفتاوی سے ماخوذ سورت اعلامیہ اور فیورک دستور کا ترجمہ

۵۔ سیف خالد کا ناقدانہ تبصرہ

۶۔ مدنی میاں صاحب کو جیلانی میاں صاحب کا پہلا خط

۷۔ مدنی میاں کا جواب / اتمام حجت اور بے نامی استفتاء

۸۔ مدنی میاں کا مزید استفتاء

۹۔ جیلانی میاں کا استفتاء

۱۰۔ فیورک لیٹر / وضاحت / ترمیم / اشملہ وضاحت (اردو، انگلش)

۱۱۔ اظہار حق مع ضمیمہ۔ جیلانی میاں صاحب

۱۲۔ صحیفہ ہدایت۔ مدنی میاں صاحب

۱۳۔ آئینہ صداقت۔ حضرت مثنی میاں صاحب

۱۴۔ اعلان حق۔ مفتی معین الدین سنبھلی صاحب

۱۵۔ تنقید متین۔ مولانا اظہار اشرف

۱۶۔ نور حق۔ ہاشمی میاں صاحب

۱۷۔ اظہار حقیقت۔ مفتی حامد رضا

۱۸۔ مفتیان کرام وعلماء انگلینڈ کا لیٹر (فریقین مدنی میاں صاحب وجیلانی میاں صاحب کے نام)

۱۹۔ چیلنج مناظرہ۔ علامہ قمر الاقطاب صدیقی، انگلینڈ (ماخوذ بذریعہ CD)

۲۰۔ جیلانی میاں کا فیورک تنظیم سے استعفی نامہ کی کاپی (اردو، انگلش) اخباری اعلان

۲۱۔ اشرف الفتاوی منسوب بہ قمر احمد، بھاگلپوری

۲۲۔ اشرف الفتاوی کا فراڈ۔ مفتی عبد القدیر کانپوری

۲۳۔ کفر وارتداد کی کہانی۔ مفتی عبد القدیر کانپوری

۲۴۔ اخبار دکن ہیرالڈ بنگلور میں مدنی میاں کا بیان

۲۵۔ جیلانی میاں کی فریب کاری۔ سید ہاشمی میاں

۲۶۔ آئینہ ہدایت۔ شمس القمر رضوی

۲۷۔ فکری ارتداد کی خطرناک مہم۔ خوشتر نورانی ایڈیٹر جام نور

۲۸۔ محاکمہ۔ عبد الرسول رفاعی

۲۹۔ تنویر صداقت۔ قاری ظہیر رضا قادری شطاری

۳۰۔ انڈیا ٹوڈے انٹرویو / وضاحت / اخباری تردید

۳۱۔ آج دنیا کو احمد رضا چاہئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۹ / جمادی الاخریٰ ۱۴۲۹ھ مطابق ۵ / جولائی ۲۰۰۸ء

(۱) راقم الحروف ارشاد احمد مغربی رضوی قادری چشتی مقیم حال دار الخیر اجمیر معلی نے خالص جذبہ سنیت کے تحت "الصوارم الہندیہ" کو جو حسام الحرمین پر علمائے اہل سنت کثرہم اللہ تعالی کی تصدیقات انیقہ کا حسین مجموعہ ہے۔ ایک سال قبل ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۰۰۷ء میں اجمیر معلی سے جدید کمپوزنگ اور طباعت کے ساتھ نشر کیا جس میں چند موجود علمائے اہل سنت اور مشائخ کرام کی تصدیقات کا اضافہ بھی کر دیا ہے۔

ان تصدیقات میں مولانا سید جیلانی میاں کچھوچھوی کی تصدیق بھی شامل ہے جن کے متعلق ان کے عم محترم ملقب بہ مجدد دوراں غوث زماں مفتی سواد اعظم تاجدار اہل سنت امام المتکلمین حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین سلطان المشائخ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی کی جانب سے فتویٰ شائع ہوا ہے۔

جس وقت میں نے مولانا جیلانی میاں کچھوچھوی کی تصدیق حاصل کی تھی اس وقت بھی مجھے یہ علم تھا کہ ان پر حضرت مدنی میاں کی جانب سے حکم کفر عائد ہوا ہے، کیوں کہ اس وقت "صحیفۂ ہدایت" نامی کتاب مطبوعہ مئی ۲۰۰۶ء ناشر سید محمد قاسم اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی منظر عام پر آ چکی تھی جس میں جیلانی میں پر حکم کفر کے ساتھ ہی مجھے ان کی توبہ کا بھی علم ہو گیا بریں بنا میں نے الصوارم الہندیہ میں جیلانی میاں کچھوچھوی کی تصدیق شائع کر دی۔

اب میں علمائے ذوی الاحترام بالخصوص تاج الشریعہ فقیہ اسلام وارث علوم امام احمد رضا حضور ازہری میاں قبلہ دامت برکاتہم العالیہ اور شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کی خدمت میں بصد ادب واحترام عرض گزار ہوں کہ جس شخص پر ایک مشہور و معروف عالم اور شیخ طریقت کی جانب سے حکم کفر نافذ ہوا اس کی تصدیق کو الصوارم الہندیہ میں شائع کرنے کی وجہ سے مجھ پر کیا حکم شرع نافذ ہوتا ہے؟

(۲) کمپوزنگ کی غلطی سے الصوارم الہندیہ میں بعض مقامات پر فحش غلطی شائع ہو گئی ہے مگر وہ سب میرے عدم علم اور کمپوزر کی غلطی سے ہوا اس طرح کی غلطی کی بنا پر اب بحیثیت ناشر میرے لئے کیا حکم ہے؟

المستفتی
گدائے خواجہ سگ بارگاہ رضویت
ارشاد احمد مغربی رضوی قادری چشتی
مقیم حال دار العلوم رضائے خواجہ مسجد بڑی ہتائی
امام باڑہ روڈ، محلہ شورگران، دار الخیر اجمیر شریف، راجستھان 305001
فون: 0145-2623012 موبائل: 09414355399

۷۸۶ — الجواب: اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب (۱) مستفتی کا تصدیق لے کر شائع کرنا کار خیر ہے اور اس وجہ سے اس پر شرعاً کوئی الزام نہیں قرآن کریم میں ہے ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ واللہ تعالی اعلم (۲) کمپوزنگ کی غلطی کی وجہ سے ناشر پر شرعاً کوئی حکم نہیں ہاں آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ضروری ہے۔ واللہ تعالی اعلم

بحکم وارث علوم اعلیٰ حضرت، تاج الشریعہ، فقیہ اسلام، قاضی القضاۃ فی الہند، مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ دام ظلہ



کتبہ
محمد افضال رضوی
مرکزی دار الافتاء ۸۲ / سوداگران بریلی شریف
۲۵ / رجب المرجب ۱۴۲۹ھ ۲۹ جولائی ۲۰۰۸ء

محمد افضال رضوی
۲۵ / رجب ۱۴۲۹ھ ۲۹ / جولائی ۲۰۰۸ء

بحمدہ تعالیٰ

''اس مبارک اور ضروری مسئلہ میں کہ مرزائیہ، قادیانیہ اور وہابیہ، دیوبندیہ دونوں گروہ قطعاً کافر مرتد ہیں ایسے کہ جوان کے کفر پر مطلع ہو کر ان کے کافر ہونے میں شک کریں وہ بھی کافر مرتد ہیں ان سے میل جول، سلام کلام، ان کے ساتھ کھانا پینا، ان کے جنازہ پر یا ان کے پیچھے نماز پڑھنا، ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا، غرض ان کی موت و زندگی میں ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا کوئی برتاؤ کرنا حرام حرام حرام قطعاً حرام و زہر و بیخ کن اسلام ہے۔ ہندوسندھ و پنجاب و بنگال و مدراس و دکن و کوکن و کاٹھیاواڑ و گجرات کے دوسوا اڑسٹھ علمائے کرام و مفتیان اعلام و مشائخ عظام کے فتاویٰ کا''

مجموعہ مسمیٰ بنام تاریخی

الصَّوَارِمُ الهِنْدِيَة

۱۳۴۵ھ علی

مَكْرِ شَيَاطِيْنِ الدِّيوبَنْدِيَة

---(حصہ اول)---

مرتبہ

ناصر الاسلام شیر بیشۂ سنت حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر شاہ
ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری رضوی لکھنوی دام مجدہم العالی

ناشر: دار العلوم رضائے خواجہ، اجمیر شریف

نام کتاب : الصوارم الہندیہ علی مکر شیاطین الدیوبندیہ

مرتبہ : شیر بیشۂ اہلسنت ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری

باہتمام : مولانا حافظ وقاری ارشاد احمد مغربی

صفحات : 120

تعداد : 6000

ہدیہ : -/60

سن طباعت : 2008ء اشاعت سوم

ناشر : شعبۂ نشر واشاعت دار العلوم رضائے خواجہ، اجمیر شریف

ملنے کے پتے

۱۔ دار العلوم رضائے خواجہ مسجد بڑی ہتائی، امام باڑہ روڈ محلہ شور گران، درگاہ معلی اجمیر شریف، راجستھان پن نمبر: 305001
۲۔ حضرت مولانا محمد ادریس رضا صاحب، دار العلوم حشمت الرضا، بیگم گنج، کانپور، یوپی
۳۔ مفتی محمد معصوم الرضا، پر اماہم، ضلع گونڈہ، یوپی
۴۔ مولانا زرتاب رضا، دار العلوم حشمت الرضا، محلہ حشمت نگر، پیلی بھیت
۵۔ عسکری اکیڈمی، حشمت نگر، پیلی بھیت


الله أكبر
islamicacademy.org

عالم اسلام کو عرس غریب نواز
علیہ الرحمۃ و الرضوان مبارک ہو!

پچپاسواں سالانہ عرس شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت
خلیفۂ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان

وصال مبارک انتقال پر ملال

علم وفضل وتقویٰ وطہارت کا یہ آفتاب ۸ر محرم الحرام ۱۳۸۰ھ مطابق ۳ر جولائی ۱۹۶۰ء یکشنبہ کو ہمیشہ کے لئے غروب ہوگیا۔ ۶۱ سال کی عمر پائی پیلی بھیت شریف میں آج بھی آپ کا مزار پرانوار زیارت گاہ خلائق بنا ہوا ہے۔ ہر سال ۲۱، ۲۲، ۲۳ر صفر المظفر کو نہایت تزک واحتشام کے ساتھ آپ کا عرس پاک منایا جاتا ہے۔ ہند و بیرون ہند کے لاتعداد زائرین حاضر ہو اپنی مرادیں حاصل کرتے ہیں۔

ہر سال ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳ صفر المظفر کو اتر پردیش کے ضلع پیلی بھیت شریف میں تشریف لا کر شیر بیشۂ اہل سنت کے فیوض وبرکات سے مالا مال ہوں۔

المشتہر: مولانا محمد سنابل رضا حشمتی، جنرل سکریٹری
آل انڈیا سنی جمعیت العلماء اتر پردیش

شعبۂ نشر واشاعت دار العلوم رضائے خواجہ اجمیر شریف راجستھان